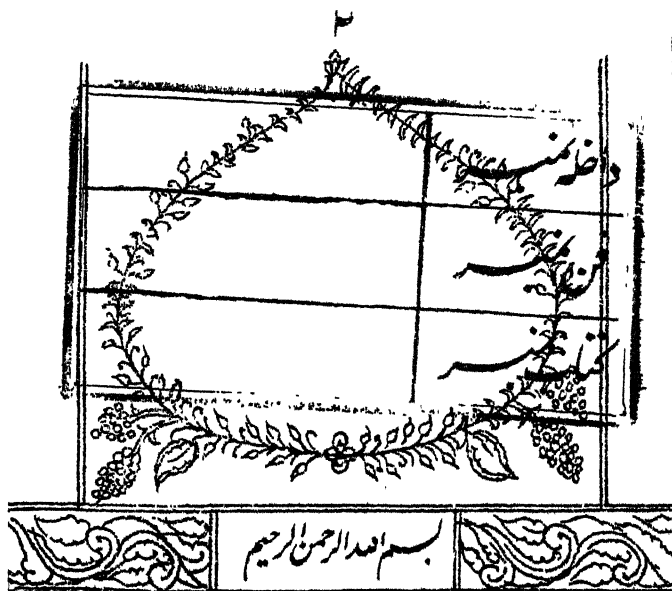


دیباچہ

یہہ امر مسلم ہے کہ ہندوستان کے ہر طبقہ کے مسلمانون کو سلطنت عثمانیہ کے ساتھہ مختلف اسباب سے ایک خاص قسم کی دلچسپی ہے۔ لیکن باوجود اس دلچسپی کے بہت کم لوگ ایسے ملین گے جو سلطنت مذکور کے اصلی اور حقیقی حالات سے واقف ہون۔ لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے ایک ایسا نقشہ مرتب کیا جائے جس سے عام لوگون کو سلطنت عثمانیہ کی وسعت آبادی اور طاقت کا صحیح اندازہ ہوسکے۔

سلطنت عثمانیہ مین یورپ کے جنوبی اور مشرقی ممالک داخل ہین۔ اور ایشیا کے مغربی۔ اور افریقہ کے تمام شمالی ممالک شامل ہین انمین سے بعض سلطان کی راست حکومت مین ہین۔ اور بعض کو جداگانہ حکومت کا اختیار دیا گیا ہے اور چند ممالک پر ایسے خودمختار موروثی حکمران ہین جو سلطان کے باجگذار ہین سلطنت عثمانیہ کا موجودہ رقبہ تقریباً ۱۶ لاکھ ۹۲ ہزار ایکسو پچاس مربع میل اور اوسکی آبادی ۴ کروڑ ۳۰ لاکھ ۹۴ ہزار خیال کیجاتی ہے۔

یورپی حصہ کی آبادی اور رقبہ

نام ملک	رقبہ مربع میل	آبادی
قسطنطنیہ	١١٠٠	١٢٠٠٠٠٠
ایڈریانوپل	١٢٨٠٠	٥٦٠٠٠٠
سالونیکا و کوسوو	١٤٠٠٠	١٤٤٠٠٠٠
جنینا	١٣٠٠٠	٣٩٠٠٠٠
سقوطری	٣٨٠٠	٢٣٠٠٠٠
کینڈیا و دیگر ۹ اتر	٣٤٠٠	١٩٠٠٠٠
جملہ زیر راست حکومت سلطان	٧٦٧٠٠	٥٧٢٠٠٠٠
بلگیریا (باجگذار)	٢٤٣٠٠	٢٠٠٨٠٠٠
مشرقی رومیلیا (خود مختار)	١٤٠٠٠	٩٧٥٠٠٠
بوسنیا - ہرزیگونیا و نووی بازار (حوالہ سلطنت آسٹریا)	٢٣٥٧٠	١٠٢٠٧٠٠
جملہ بعد جنگ ۱۸۷۸ء	١٣٨٥٧٠	١٥٠٤٠٠٠
دبروجہ (حوالہ رومنیا)	٤٢٠٠	١٥٠٠٠٠
نش (حوالہ سرویا)	٤٢٥٠	٣٦٧٠٠٠
دلسگنو (حوالہ مانٹینگرو)	٢٠٠٠	١١٦٠٠٠
اجزائی تھسلی و اپیرس (حوالہ یونان)	٢٠٠٠	١٠٠٠٠٠
جملہ قبل جنگ ۱۸۷۸ء	١٥١٠٢٠	١٠٩٤٠٠٠٠

سلطنت عثمانیہ کی طاقت کا اصلی مرکز ایشیائی حصہ ہے جسمین ترک تعداد اور قوت کے لحاظ سے تمام قومون کے مجموعی تعداد سے جو اسی حصہ مین آباد ہین بڑھے ہوئے ہین - گذشتہ لڑائی مین اس حصہ مین سے ایک چھوٹا سا ضلع قطور جو شرقی سرحد پر واقع ہے اہل ایران کو اور اضلاع کاوس اور باطوم روس کو اور جزیرہ سائپرس انگلستان کو دینا پڑا ہے - یہ ملک انتظامی اغراض سے ۲۰ صوبون پر تقسیم ہے جیسا کہ نقشہ ذیل سے ظاہر ہوگا -

ایشیائی حصہ کی آبادی و رقبہ

نام ملک	نام صوبہ	رقبہ مربع میل	آبادی
ایشیائی کوچک	بروسا وغیرہ	۳۲۰۰۰	۱۹۰۰۰۰۰
	ایدن (سمرنا)	۲۳۰۰۰	۱۶۱۰۰۰۰
	کستامنی	۲۱۰۰۰	۱۲۶۰۰۰۰
	انگورا	۲۷۰۰۰	۸۶۰۰۰۰
	قونیہ	۳۹۰۰۰	۱۲۸۰۰۰۰
	ادانا	۱۶۰۰۰	۴۷۰۰۰۰
	سیواس معہ جیک	۲۶۰۰۰	۱۷۷۰۰۰۰
	تبریزند	۱۲۰۰۰	۱۰۱۰۰۰۰
ارمینیا و کردستان	ارض روم و وان	۴۰۰۰۰	۱۵۸۳۰۰۰
	دیار بکر وغیرہ	۳۸۰۰۰	۵۶۰۰۰۰

عراق عرب	بغداد	۱۰۰۰۰۰	۴۷۵۰۰۰
	بصرہ مع الحسا	۳۱۰۰۰	۱۰۸۵۰۰۰
شام و فلسطین	حلب	۴۶۰۰۰	۱۴۵۰۰۰۰
	دمشق	۳۵۰۰۰	۱۵۶۰۰۰۰
	لبنان		۴۵۰۰۰۰
	بیت المقدس		۳۹۰۰۰۰
عرب	حجاز	۲۰۰۰۰۰	۷۲۰۰۰۰
	یمن		۸۳۰۰۰۰
	جزایر	۱۷۰۰	۵۲۵۰۰۰
	ساماس	۲۱۰	۴۱۰۰۰
	سائیپرس	۳۶۷۰	۲۳۵۰۰
	جملہ	۶۹۱۵۸۰	۲۴۳۳۹۰۰۰

شرقی سوڈان ۱۸۸۵ء عیسوی سے مہدی کی قبضہ مین ہے۔ اور تونس پر ۱۸۸۱ء عیسوی سے فرانسیسی قابض ہین۔ افریقہ کے جو حصے فی الحال سلطان کے زیر حکومت خیال کئے جاتے ہین وہ ذیل مین لکھے جاتے ہین۔

آبادی	رقبہ مربع میل	نام ملک
۱۰۰۰۰۰۰	۴۸۵۰۰۰	طرابلس معہ بارکا وغیرہ
۶۸۰۰۰	۳۷۴۰۰۰	مصر (جو ۱۸۴۱ء سے خود مختار ہے مگر ۶۹۵۰۰۰ پونڈ سالانہ بطور خراج کے دیتا ہے)
۷۸۰۰۰۰۰	۸۶۲۰۰۰	جملہ

مالی حالت عبدالعزیز خان مرحوم کی سوء تدبیریون اور گزشتہ جنگ کے کثیر اخراجات کی وجہ سے سلطنت عثمانیہ اسقدر زیربار ہو گئی تھی کہ سنہ ۱۸۸۱ء تک وہ تقریباً دیوالیہ خیال کیجاتی ہے - لیکن موجودہ سلطان کی قابل قدر کوششون نے اس حالت کو بالکل بدل دیا اور اب مالی دنیا مین پھر اوسکی ایک ساکھ قائم ہو گئی ہے اگرچہ آمدنی اور اخراجات کا صحیح اندازہ کرنا کسیقدر مشکل ہے مگر مختلف سفارتون کی مالی رپوٹون سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ تخمینی طور سے سلطنت کی آمدنی ۱ کرور ۴۸ لاکھ ۲۶ ہزار ۳ سو ترسٹھ پونڈ سالانہ (یعنی بحساب پندرہ روپیے فی پونڈ تقریباً ۲۲ کرور روپیہ سکہ انگریزی ہے اور خرچ کا بھی اسیقدر تخمینا کیا جاتا ہے - قرض اگرچہ بہت کچھ ادا ہو چکا ہے لیکن اب بھی ایک کثیر رقم واجب الادا ہے -

بری فوج سنہ ۱۸۸۶ء تک اہل اسلام رعایا مین سے صرف ۴۵ ہزار آدمی جنکی عمر اٹھارہ سال سے زیادہ نہین ہوتی تھی بذریعہ قرعہ کے ہر سال بھرتی کئے جاتے تھے

لیکن سال مذکور کے اخیر مین تمام تندرست اور صحیح القوے مسلمانون کو تہوڑے عرصہ کے لئے فوج مین بہرتی ہونا لازمی قرار دیا گیا - مگر اس خدمت سے خاص قسطنطنیہ اور اوسکے گرد و نواح کے باشندے معاف ہین - غیر مذہب والون سے اس خدمت کے معاوضہ مین فی شخص تقریباً ۸ شلنگ سالانہ لیا جاتا ہے - علما اور نیز وہ لوگ جنکی ذات سے خاندان کی پرورش متعلق ہوتی ہے اس فوجی خدمت سے معاف ہین - بقیہ اہل اسلام دو جماعتون مین تقسیم کئے جاتے ہین جو ترتیب اول اور ترتیب دوم کے نام سے موسوم ہین موجودہ انتظام کے موافق تمام فوج تین حصونپر منقسم ہے - نظام (یعنی باقاعدہ) ردیف اور مستحفظ - جسقدر آدمیون کی فوج نظام مین سالانہ ضرورت ہوتی ہے وہ ترتیب اول سے بہرتی کئے جاتے ہین اور اونکو بیس برس تک کام دینا ہوتا ہے اول چہہ سال نظام اور فرسٹ ریزرو (احتیاط) مین اٹہہ سال ردیف اور چہہ سال مستحفظ مین - ترتیب دوم کو اولا نو مہینے فوج نظام کے ساتھہ قواعد سیکہنی پڑتی ہے بعد اسکے وہ لوگ اپنے اپنے وطن کو واپس کردئے جاتے ہین لیکن ہر سال مین ایک ماہ تک اونکو اپنے اپنے اضلاع مین قواعد دینی ہوتی ہے ضرورت کیوقت یہہ لوگ فوج نظام مین شامل ہونے کے لئے فوراً طلب ہوسکتے ہین اس طریقہ کے جاری ہونے سے تمام اہل اسلام جو ممالک عثمانیہ مین رہتے ہین قواعددان ہوتے جاتے ہین اور خیال کیا جاتا ہے کہ کچہہ عرصہ کے بعد سلطنت عثمانیہ ۸ لاکہہ قواعد دان فوج میدان جنگ مین لانے کے قابل ہو جائیگی - فوج نظام کی موجودہ تعداد یہہ ہے

۲۷۸ پلٹن پیادہ ۱۹۲ رسالے ۱۵۶ توپخانے (ہر توپخانہ ۵ توپونکا) ۳۰ کوہستانی توپخانے ۶ پلٹن سفر مینا ۵ ہزار گولہ انداز جو قلعون پر موجود ہین - ان سب کی تعداد دس ہزار افسر اور ۱ لاکھہ ۸۰ ہزار سپاہی ہوتی ہے -

یہہ فوج مفصلہ ذیل چھاونیون پر تقسیم ہے -

قسطنطنیہ ایڈریانوپل - مناستر - ارض روم - بیروت بغداد - سینا - طرابلس - حجاز - کریٹ -

بحری فوج ایک زمانہ مین ترکون کی بحری قوت اسقدر بڑھی ہوئی تھی کہ یورپ کی تمام بحری قوتین ملکر اوسکا مقابلہ نہین کرسکتی تہین - لیکن بری فوج کی طرح اوس مین بھی تنزل ہوگیا - فی الحال سلطان کے قبضہ مین ۱۵ جنگی جہاز ۱۶۴ اسٹیمر ۱۸ تارپیڈو بوٹ ہین اور ملاحون وغیرہ کی تعداد ۱۲ ہزار خیال کیجاتی ہے -

ہم اس مقام پر یورپ اور ایشیا کی دوسری مشہور سلطنتون کی آمدنی اور فوجی طاقت درج کرتے ہین تاکہ شائقین کو سلطنت عثمانیہ کی آمدنی اور طاقت سے مقابلہ اور موازنہ کرنے مین آسانی ہو -

نام سلطنت	آمدنی سالانہ	فوج باقاعدہ بحالت امن	بحری طاقت بحالت امن
فرانس	۱۲ کروڑ ۹۶ لاکھ ۶ ہزار پونڈ	۴ لاکھ ۵۸ ہزار ۸ سو	۳۲۴ جہاز مختلف اقسام ۲۵ ہزار ۴ سو ملاح وغیرہ
روس	۸ کروڑ ۵۹ لاکھ ۶۱ ہزار پونڈ	۸ لاکھ ۱۲ ہزار	تقریباً ۵۰۰ جہاز مختلف اقسام ۲۹ ہزار ۳ سو ملاح وغیرہ
انگلستان	۸ کروڑ ۹۳ لاکھ ۴ ہزار پونڈ	۱ لاکھ ۹۲ ہزار ۲ سو شمولہ فوج ہندوستان و مصر وغیرہ	۲۶۷ جہاز عمدہ ۱۴ ہزار ملاح وغیرہ
اطالیہ	۶ کروڑ ۷۴ لاکھ ۳۳ ہزار پونڈ	۲ لاکھ ۵۵ ہزار ۴ سو	۲۳۰ ۱۷ ہزار ملاح وغیرہ
جرمن	۶ کروڑ ۴ لاکھ ۶۲ ہزار ۸ سو پونڈ	۴ لاکھ ۹۱ ہزار ۹ سو	۲۱۱ جہاز ۱۶ ہزار ملاح
آسٹریا و ہنگری	۴ کروڑ ۲۵ لاکھ ۴۳ ہزار ۶ سو پونڈ	۲ لاکھ ۳۷ ہزار ۲ سو	۱۱۸ جہاز ۸ ہزار ۵ سو
چین	۲ کروڑ ۸ لاکھ ۳ ہزار ۵ سو پونڈ	۳ لاکھ ۲۳ ہزار ۸ سو	نامعلوم
ایران	۲۴ لاکھ پونڈ	تقریباً ۱ لاکھ فوج باقاعدہ و بیقاعدہ وغیرہ	۲۰ جہاز

(ماخوذ از ونیکرس المینک و اسٹیٹسمین بابتہ ۱۸۹۱ء)

ملکی انتظام

ملک کا عام قانون شریعت حنفی ہے۔ سلطان اگرچہ خود مختار ہوتا ہے لیکن شریعت کے خلاف ملک مین کوئی قانون جاری نہین کر سکتا صدر اعظم یعنی وزیر کا انتخاب اور تقرر سلطان کے اختیار مین ہے مگر شیخ الاسلام کے تقرر مین جو بمنزلہ وزیر امور مذہبی ہے مشاہیر علما سے استمزاج ضرور خیال کیا جاتا ہی سلطنت کے اہم معاملات بغرض اظہار رائے پریوی کونسل مین جو مجلس خاص کے نام سے موسوم ہے پیش ہوتے ہین۔ اس مجلس کا صدر نشین وزیر اعظم ہوتا ہے اور مفصلہ ذیل عہدہ دار بطور ممبرون کے شریک ہوتے ہین - ۱- شیخ الاسلام ۲- وزیر امور داخلہ ۳- وزیر امور خارجہ ۴- وزیر صیغہ جنگ ۵- وزیر صیغہ مال ۶- وزیر صیغہ افواج بحری ۷- وزیر صیغہ تجارت ۸- وزیر صیغہ تعمیرات عامہ ۹- وزیر صیغہ عدالت ۱۰ وزیر صیغہ تعلیمات ۱۱- وزیر صیغہ اوقاف ۱۲- کمانڈر انچیف

تمام ملک انتظامی غرض سے ولایتون سنجقون وغیرہ مین تقسیم ہے - ہر ولایت کا ہر ایک والی بمدد ایک مقامی کونسل کے حکمران ہوتا ہے اور اوس حصہ ملک مین سلطان کا قایم مقام سمجھا جاتا ہے اوسکے ماتحت اور بہت سے عہدہ دار ہوتے ہین ہر شخص بلا لحاظ قوم و مذہب کے بڑا سا بڑا عہدہ پا سکتا ہے جو غیر اقوام سلطنت عثمانیہ مین رہتے ہین اونکے باہمی دیوانی مقدمات حسب معاہدہ اونہین کے ملک کا سفیر اپنے ملک اور قانون کے موافق فیصل کرتا ہے - لیکن اگر باشندگان ملک غیر ایسی جائداد کے مالک ہون جو سلطنت عثمانیہ مین واقع ہے تو اوسکی متعلق - تمام مقدمات سلطنت عثمانیہ کی عدالتون مین

پیش اور فیصل ہوتے ہین جو مقدمات کہ سلطنت عثمانیہ کی رعایا اور باشندگان ملک غیر مین پیش آتے ہین اونکا فیصلہ عثمانی عدالتون مین ہوتا ہے لیکن اوس ملک کی سفارت کیطرف سے ایک آدمی عدالت مین کارروائی کو دیکھنے کے لئے حاضر رہتا ہے - باشندگان ممالک غیر کو جو سزائین دیجاتی ہین اونکی تعمیل بذریعہ سفارت ملک مذکور ہوتی ہے

موجودہ سلطان کے مختصر ذاتی حالات

سلطان عبد الحمید خان ثانی خلد اللہ ملکہ ودولتہ سلطان عبد المجید خان مرحوم کے دوسرے بیٹے اور سلسلہ عثمانیہ کے چونتیسوین[34] بادشاہ ہین - ۱۸۴۲ء مین بمقام دار الخلافت قسطنطنیہ پیدا ہوے - اونکی والدہ نے جو گرجستان کی رہنے والی تہین اونکی پیدایش سے تہوڑے ہی عرصہ کے بعد انتقال کیا - اسلئے اونکی پرورش اور پرداخت سلطان عبد المجید خان مرحوم کی ایک دوسری حرم سے جو لاولد تہین متعلق کردی گئی - اس نیک عورت نے سلطان کو نہایت محبت کے ساتھ اپنے اصلی بچون کیطرح پالا سلطان بچپن ہی سے نہایت ذکی اور فہیم مگر بہت کم گو اور تنہائی پسند تہے - سلطان عبد المجید خان مرحوم نے اونکی تعلیم اور تربیت کے لئے اولا ادیب مصطفی افندی درباری اور بعدہ کمال افندی کو مقرر کیا جن سے سلطان نے ترکی عربی فارسی اور ضروری دینی علوم حاصل کئے - مگر مشرقی زبانون مین کوئی نمایان ترقی نہین کی - اسوقت بہی اگرچہ سلطان المعظم یورپ کی اکثر زبانین سمجہہ لیتے ہین مگر بے تکلفی کے ساتھ کسی مشرقی زبان مین بہی گفتگو نہین کرسکتے - ۱۸۶۷ء مین سلطان عبد العزیز خان مرحوم نے سیاحت یورپ کا

ارادہ کیا اور اس سفر مین اپنے نوجوان بھتیجے کو اپنے ساتھہ لیتے گئے۔ اوسوقت اگرچہ سلطان عبدالحمید خان کی عمر صرف ۲۶ برس کی تھی لیکن یورپ کی تہذیب وترقی کا اونکے دلپر نہایت مفید اثر پڑا۔ یورپ کے سفر سے بجاے اسکے کہ اونکے نوجوان طبیعت عیش عشرت کیطرف مائل ہو اونکی دلمین اپنی تعلیم کی تکمیل کا خیال پیدا ہوا۔ اور سفر سے واپس آ کر اونہون نے بطور خود کتب بینی شروع کر دی اور اطمینان کے ساتھہ ایک عزلت کی زندگی بسر کرنے لگے یہانتک کہ زمانہ کی تبدیلیون نے اونکی خاموش اور عزلت کی زندگی کو ایک پرجوش اور کاروباری زندگی سے بدل دیا سلاطین عثمانیہ مین یہہ دستور ہے کہ سلطان وقت کے مرنے کے بعد اوسکا بڑا بیٹا بشرطیکہ نہونے کسی بڑے چچا یا چچازاد بہائی کے اپنے باپ کا جانشین ہوتا ہے چنانچہ اس قاعدہ کے مطابق سلطان عبدالعزیز خان کے قتل کے بعد اون کے بیٹے اعزالدین افندی کو تخت نہین ملا بلکہ اون کے چچازاد بہائی مراد جو عمر مین اون سے بڑے تھے تخت نشین ہوئے۔ سلطان مراد دل ودماغ کی کمزوری سے سلطنت کی عظیم ذمہ داریون کے ناقابل پائے گئے اور اونکی جگہ اون کے چھوٹے بھائی سلطان عبدالحمید خان تخت نشین ہوے (تفصیلی حالت کے لئے اصل کتاب ملاحظہ ہو)

خاندان شاہی اور حرم

سلاطین عثمانیہ مین کئے صدیون سے باضابطہ نکاح کا رواج اوٹھہ گیا ہے۔ جو اونڈیان حرم سراے شاہی مین موجود ہوتی ہین یا جو گرجستان وغیرہ سے لاکر حرم سرا مین داخل کی جاتی ہین اونہین مین سے چند عورتین ہر ایک بادشاہ اپنے لئے منتخب کرلیتا ہے جو خواتین حرم کے نام سے

موسوم کئے جاتی ہین - باقی عورتین انہین خواتین پر بطور خادمہ تقسیم کردی جاتی ہین حرم سرا کی تمام عورتین ایک سن رسیدہ عورت کی (جو خصانت دار خواتین کہلاتی ہے) ماتحت سمجھی جاتی ہین - حرم سرا کا تمام اندرونی اور بیرونی انتظام خصانت دار خواتین بمدد ایک عہدہ دار کے جو قلارا فاسی کے نام سے موسوم ہوتا ہے کرتی ہے - اگرچہ سلطان عبد الحمید خان اس آئین کو بدل ناپسند کرتے ہین اور اونہون نے بہت سی عورتون کے نکاح اون امرا کے ساتھہ کردے ہین جنپر اونکو خاص نظر عنایت تھی لیکن پھربھی اونکی تعداد مین کوئی نمایان کمی نہین ہوتی ہے - کیونکہ خاص خاص تقریبون مین والدہ سلطان کیطرف سے حسب دستور قدیم نوجوان لڑکیان تحفتاً حرم سرائی شاہی مین داخل ہوجاتی ہین اور بعض وقت امرا بھی اپنی لڑکیون کو حرم سرای شاہی مین داخل کردینا اپنی عزت کا باعث سمجھتے ہین - ایسی حالتین اس قدیم دستور کو بالکل ہٹا دینا نہ صرف باعث دلشکنی اعزہ بلکہ سراسر مصلحت عام کے خلاف سمجھنا چاہیے -

حرم او خاندان شاہی کے مصارف کے واسطے بہت سے جائدادین علیحدہ کردی گئی ہین لیکن اونکی آمدنی اس بڑی خاندان کے لئے جسمین تقریباً پانچہزار آدمی شامل ہین کافی نہین ہوتی - اور اسلئے سلطنت کی دوسری آمدنیون مین سے اوسکی بھرتی کرنی پڑتی ہے - سنہ ۱۸۹۸ء کے بجٹ مین حرم سرای سلطانی اور شاہی خاندان کے لئے ۷ لاکھہ سالانہ ۸ ہزار پونڈ رکھا گیا تھا -

موجودہ سلطان کے بھائی اور بہن

۱ - محمد مراد سال پیدایش ۲۱ ستمبر سنہ ۱۸۴۰ء - ۳۰ مئی سنہ ۱۸۷۶ء کو تخت پر بیٹھے اور ۳۱ اگست سنہ ۱۸۷۶ء کو معزول ہوے -

۲ - سلطانہ جمیلہ — سال پیدائش ۱۸ ر اگست ۱۸۴۳ء

۳ - محمد رشید افندی — سال پیدائش ۳ ر نومبر ۱۸۴۴ء

۴ - سلطانہ مہدیہ — سال پیدائش ۲۱ ر نومبر ۱۸۶۰ء

۵ - سلیمان افندی — سال پیدائش ۲۱ نومبر ۱۸۶۰ء

۶ - سلطانہ بہیجہ — سال پیدائش ۲۶ ر جنوری ۱۸۶۱ء

۷ - وحید الدین افندی — سال پیدائش ۱۲ جنوری ۱۸۶۲ء

سلطان کی اولاد

۱ - محمد سلیم افندی — سال پیدائش ۱۱ جنوری ۱۸۷۰ء

۲ - سلطانہ زکیہ — سال پیدائش ۱۲ جنوری ۱۸۷۱ء

۳ - سلطانہ نعیمہ — سال پیدائش ۱۵ اگست ۱۸۷۶ء

۴ - عبد القادر افندی — سال پیدائش ۲۳ فروری ۱۸۷۶ء

۵ - احمد افندی — سال پیدائش ۱۴ مارچ ۱۸۷۸ء

۶ - سلطانہ نائلہ — سال پیدائش ۱۸۸۳ء

۷ - محمد برہان الدین افندی — " ۱۸۸۵ء

ضبط اوقات | سلطان عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ و دولتہ بہت جفاکش اور اوقات کے سختی کی ساتھہ پابند ہین - علی العموم وہ بہت سویرے اوٹھہ کر غسل کرتے ہین اور بعدہ کپڑے پہنکر صبح کی نماز ادا کرتے ہین - نماز کے بعد

قہوہ پیکر وہ سگرٹ پینا شروع کرتے ہین - سگرٹ کا انکو بہت شوق ہے اور بکثرت پیتے ہین - جو معزز لوگ ممالک غیر سے قسطنطنیہ مین سلطان سے ملنے کے لئے آتے ہین اونکو بھی وہ بطور تحفہ کے اکثر سگرٹ کے بکس اور اوسکی متعلق دوسرا قیمتی سامان دیا کرتے ہین - قہوہ پینے کے بعد سلطان اپنے خانگی معاملات کی طرف متوجہ ہوتے ہین اور دو ایک گھنٹہ مین اس سے فارغ ہو کر محل سرا سے باہر آکر امور سلطنت کے متعلق مختلف رپورٹین سنتے ہین - دس بجے کے قریب درباری سکرتری اوس دن کے مراسلے اور دوسرے ضروری کاغذات وغیرہ لیکر حاضر ہو جاتے ہین - ان سب کاغذات کو لیکر سلطان ایک کوچ پر بیٹھ جاتے ہین - کل مراسلے وغیرہ داہنے ہاتھ کیطرف رکھے جاتے ہین اور مختلف یورپین اخبارون سے اقتباس جنکا ترجمہ ترکی مین ہوتا ہے بائین ہاتھ کیطرف رکھے ہوئے ہوتے ہین سلطان ان کاغذات کو بغور ملاحظہ کرکے مناسب احکام اور ہدایتین صادر کرتے ہین - یہہ کام ختم کرکے وہ کھانا کھاتے ہین اور بعد اوسکے یا تو باغ مین ٹہلتے رہتے ہین یا کسی کشتی پر سوار ہو کر جو باغ بیچ ہر وقت موجود رہتے ہین دو ایک گھنٹے سیر کرتے ہین - سیر سے واپس آکر یا تو سلطان دربار عام کرتے ہین یا کسی کمیٹی وغیرہ کے اجلاس مین شریک ہوتے ہین - غروب آفتاب سے دو ایک گھنٹے پہلے وہ ہر کام چھوڑ دیتے ہین اور شام کا کھانا کھا کر اکثر حرم سرا مین تشریف لیجاتے ہین جہان اونکی بیٹیان اونکو گانا سناتے ہین یا کوئی باجہ بجاتے ہین - سلطان کو علم موسقی سے خاص لگاؤ ہے اور وہ خود پیانو بہت

اچھا بجاتے ہین - شام کو کہانیکے بعد تہوڑی دیر آرام لیکر سلطان پہر امور سلطنت کی طرف متوجہ ہوجاتے ہین اور اکثر دو بجے تک برابر کام کرتے رہتے ہین سلطان چہوٹے چہوٹے اور معمولی کامونکا بہی بذات خود فیصلہ کرتے ہین جسکا لازمی نتیجہ یہہ ہے کہ کام کے اجرا مین غیر ضروری تعویق ہوتی ہے اور عہدہ دارون کو اپنی بے اعتباری کا گمان ہوتا ہے - مگر با این ہمہ وہ اپنی رعایا مین ہر دل عزیز اور اعلی درجہ کے بیدار مغز بادشاہ سمجہے جاتے ہین - یورپ کے مدبران ملک کی بہی تقریبًا یہی راے ہے چنانچہ ایک موقع پر لارڈ مارکوئس اف سالسبری وزیر سابق انگلستان نے سلطان کے نسبت یہ کہا تہا کہ ترکی کی حالت بہتر ہے - سلطان نہایت قوی الراے حکمران ہین اور ان ابتریون کے دور کرنے مین جو اونکی پہلی جانشینون کے زمانہ مین پیدا ہوگئے ہین نہایت سرگرمی کے ساتہہ مصروف ہین اگر یہی حالت رہی تو تہوڑے ہی عرصہ مین سلطنت عثمانیہ کا قابل اطمینان انتظام ہوجائیگا -

چونکہ یہہ اصل کتاب سر ہنری لیبٹ کی اوس مضمون کے جواب مین لکہی گئی ہے جسکا ترجمہ ہمنے بطور ضمیمہ کے اس کتاب کے آخر مین لگادیا ہے - لہذا سلسلہ دلایل کو سمجہنے کے لئے پہلے اوسی مضمون کو پڑہنا چاہئے فقط

مسعود علی بی اے مترجم
حیدرآباد دکن

فصل اول

تخت نشینی اور جنگ

ترکون کی تاریخ کا شاید ہی کوئی صفحہ دلچسپ حالات اور حیرت انگیز واقعات سے خالی ہو۔ زمانہ کی تبدیلیون سے جس قوم پر اسوقت اسلامی شان وشوکت کا دار ومدار رہگیا ہے اوس نے اپنی ذاتی شجاعت اور فطرتی ذہانت سے خواہ وہ میدان جنگ مین دنیا کے دیوارون کے نیچے یورپ کی چیدہ اور نامآور فوجون کے مقابلہ مین ظاہر ہوئی ہو یا اپنا سے پاس فورس پر مغربی حکمت عملی کو مغلوب کرنیکے لیے عمل مین آئی ہو اون تمام لوگون کو جو دیرانہ اور مردانہ کامون کی قدرشناسی سے عاری نہین ہین اپنی طرف متوجہ رکھا ہے۔ صلیبی اور ہلالی مباحث مین نہ صرف اہی دل ودماغ کے لوگ مسلمانون کے طرفدار رہے ہین بلکہ مورخانہ اور فلسفانہ خیال کے لوگ بہی اکثر اونکے موافق شہادت دیچکے ہین چنانچہ ڈریپر نے اپنی کتاب کانفلکٹ اوف سائنس اینڈ ریلیجن مین بار ہا اقرار کیا ہے کہ نئے اور پرانے خیالات کے خونریز جہگڑون مین ترکون کی تلوارین ہمیشہ نئے خیالات کی حامی اور مددگار رہین ہین۔ اسی طرح لنگڈم کلا فوزد اپنے ایک مشہور مضمون مین لکہتا ہے۔

کہ قرون متوسطہ کی سخت تاریکی میں اسلامی تلواروں نے یورپ میں روشنی اور سچائی پہیلائی تھی۔

لیکن اب کہا جاتا ہے کہ یہ سب کہانیاں ہیں جنکو واقع ہوئے ایک عرصہ گذر گیا۔ دنیا کی موجودہ طرز زندگی کے لحاظ سے یہہ بیمار شخص (سلطنت عثمانیہ) حالت نزع میں ہے اور پرانے افسانوں کا وہ ہالہ جو خلفاء کے مرصع عماموں کے گرد چمکتا تھا مدہم پڑ گیا اور وہ قوی بازو جو اسلامی نشان اوٹھائے ہوئے تھے بالکل ضعیف اور بیکار ہوگئے ہیں اور اب اہل مغرب اوس قدیم اور قوی سلطنت کو جس کا نام سنکر اون کے سپاہی کانپ اوٹھتے تھے اور اون کے مدبران ملک کے چہروں کا رنگ زرد ہو جاتا تھا نہایت حقارت کے ساتھ اپنے پاس فورس سے لات مارکر پار کر دینے کے لئے آمادہ ہیں اس امر کا فیصلہ کہ آیا ایک مرتے ہوئے شیر کو لات مارنا اندیشہ سے خالی ہے یا نہیں۔ اونہیں بہادر اور سیر چشم لوگوں کی راے پر چہوڑا جاتا ہے جنکی ہتیلیاں اس شیر کی میراث کے لئے کہجلا رہی ہیں میرے خیال کے موافق جس سلطنت نے اسکا تجربہ حال میں کیا ہے اوسکو اس امر کے اقرار کرنے میں باک نہ ہوگا کہ یہہ کہیل کثیر نقصان اور سخت نفرت سے خالی نہ تہا۔

مجھکو پوری امید ہے کہ جو میرے ہموطن اس کتاب کو پڑھکر میری عزّت افزائی کرینگے اونکو یہہ امر بخوبی معلوم ہوجائیگا کہ اگر اس وقت سلطنت عثمانیہ کو میری طرح شیر سے تشبیہ دینا ناجایز ہے تو ازبلکہ اس کی طرح اوسکو "بیمار شخص" سے تعبیر کرنا بہی ہرگز صحیح نہ ہوگا۔

میری راے مین سلطان عبد الحمید خان ثانی کے عہد سلطنت کو بنسبت ایک ناتوان بیمار کے ایک قوی اور روبصحت شخص سے تشبیہ دینا زیادہ ترمناسب ہے کیونکہ یہہ امر مسلم ہے کہ سلطنت عثمانیہ نے گذشتہ دس کے قلیل عرصہ مین جو ترقی کی ہے اوسکی نظیر دنیا کی کسی تاریخ مین نہین مل سکتی۔ اور جب اون مشکلون اور دشواریون پر نظر کیجاتی ہے جنکا سلطان کو قدم قدم پر مقابلہ کرنا پڑا تو یہہ ترقی اور اصلاح اور زیادہ قابل قدر اور حیرت انگیز ہوجاتی ہے۔

اگر سلطنت عثمانیہ کو "بیمار شخص" سے تعبیر کرنا جسکے اہل انگلستان بیحد شایق ہین اور عثمانی معاملات مین بحث کرتے وقت باربار استعمال کرتے ہین تہوڑی دیر کے لئے تسلیم کر لیا جاے تو یہہ کہنا جایز ہوگا کہ جب کسی ایسے مریض کے علاج کے لیے جو سخت اور خوفناک امراض مین مبتلا ہو چند طبیب بلائے جاتے ہین تو اون کی تمام کوششین (خواہ وہ کیسے ہی ناتجربہ کار اور ناواقف کیون نہون) نہایت ایمانداری کے ساتھہ مریض کو قوت دینے اور مرض کو

دور کرنے مین مصروف ہوتی ہین - ایسی حالت مین اگر فصد یا قطع عضو وغیرہ کی نیک صلاح دیجاتی ہے تو اوس سے کسی خونبہا ورم کا دور کرنا یا بقیہ اعضا کو قوت دینا مقصود ہوتا ہے لیکن ہر شخص جو انصاف کی نظر سے سلطنت عثمانیہ کی حالت کو دیکھتا رہا ہے وہ اس امر سے بخوبی واقف ہے کہ جب کبھی اس بدنصیب سلطنت کو پولیٹیکل ڈاکٹرون کی ضرورت ہوئی ہے تو اوہنون نے اپنی تمام ہوشیاری اور کوشش اپنے مریض کو زیادہ تر ضعیف اور کمزور کردینے مین مصروف رکھی ہے - اور ہر معاہدہ اور صلحنامہ کے نسخہ نے وہی بیہوشی اور سکتہ پیدا کردیا ہے جو حالت نزع سے پہلے مریض پر طاری ہوجاتا ہے جو مختلف مجلسین وقتاً فوقتاً سلطنت عثمانیہ کے معاملات پر غور کرنیکے لئے منعقد ہوئین اونکی مثال ٹھیک اون طبیبون سے دیجاسکتی ہے جو ایک قریب المرگ مالدار شخص کے علاج کے لیئے بلائے گئے ہون مگر اون کو بجائے مریض کے اوس کے حریص اور طامع ورثا کے ساتھ زیادہ ہمدردی ہو جو معزز اور ممتاز پولٹیکل ڈاکٹر قسطنطینہ مین علاج کے لئے آئے اونکا اصلی مقصد ہمیشہ یہی رہا ہے کہ مریض کا بجائے ازالہ مرض کے نہایت آسانی کے ساتھ خاتمہ کردیا جائے

متواتر تجربون نے سلطان عبدالحمید خان ثانی کی آنکھین کہول دین اور اوہنون نے ان بزرگوارون کی گھری چالون

سے واقف ہو کر اون کی امداد سے قطع نظر کرلی اور اپنا علاج
خود اپنے قابل ہاتھوں مین لے لیا ہے یہی وجہ ہے کہ یورپ
کے اہل الراے آج اون کو نفرت اور اشتباہ کی نگاہون
سے دیکھتے ہین مگر یہی وہ چیز ہے جس نے اون کی تمام رعایا کو خواہ
وہ عیسائی ہو یا مسلمان اونکا ہوا خواہ اور جان نثار بنا دیا ہے قبل
اس کے کہ اون مختلف اصلاحون کا بالتفصیل ذکر کیا جاے جو اسوقت
تک نہایت کامیابی کے ساتھ کام مین لائی گئی ہین اوس شخص
کے چال چلن پر ایک سرسری نظر ڈالنا جس کے دماغ نے ان
اصلاحون کو سوچا ہے اور اون اسباب کا بیان کرنا جس کی وجہ سے
اوس نے اسقدر خطر اور سخت ذمہ داری کے کام کو اپنے سر لینا منظور
کیا ہے اور اون مشکلون اور دشواریون کا ذکر کرنا جس کے مقابلہ
کے لیئے اوس نے کمر ہمت باندہی ہے۔ زیادہ تر مناسب معلوم
ہوتا ہے۔

اگست ۱۸۷۶ع ہی مین عبدالحمید خان ثانی نے اپنے آبا و اجداد
کے تخت سلطنت پر قدم رکہا اوس دلچسپی سے خالی نہین ہے
جس سے میرے خیال کے موافق ترکون کی تاریخ کا ہر ایک صفحہ
مملو ہے۔

اوسی سال چوتہی جون کو صبح کے وقت ایک عالیشان
محل مین جو کہ باسفورس کے کنارے پر واقع ہے کچہ ایسے واقعات

واقعات گذرے ہین جنکا مقابلہ کسی دوسرے بدنصیب بادشاہ کی تاریخ سے نہین ہوسکتا۔

ایک تنہا کمرہ مین آئینہ کے سامنے ایک شخص کھڑا ہوا بظاہر اپنی آرایش مین مصروف ہے لیکن اوس کے چہرہ پر پژمردگی اور افسردگی کے آثار نمایان ہین۔ وقتاً فوقتاً وہ آئینہ کی طرف سے نظر پھیر کر ایک دریچہ سے سمندر کو دیکھتا ہے جسکے جہازون پر عیسائیونکی ایک مذہبی تقریب کی وجہہ سے خوشنما جھنڈیان اور پھریرے اوڑتے ہوئے نظر آتے ہین اور دریا کا دوسرا کنارہ لوگون کے اژدہام سے پر رونق ہے۔ اسی عرصہ مین ایک دروازہ سے جو اوسکے داہنی طرف واقع ہے کچھ کھٹکا ہوا اور وہ اوسکی طرف متوجہ ہوکر دیکھتا ہے کہ حرم کی ایک عورت دروازہ کے آئینہ سے اوس کو جھانک رہی ہے۔ یہہ دیکھکر وہ بیتابانہ دروازہ کی طرف بڑھکر اوسکو کھولنا چاہتا ہے لیکن دفعتاً وہ جھانکنے والی غائب ہوجاتی ہے اور وہ بدستور آئینہ کے سامنے کھڑا ہوا اپنی گھنی چھوٹی داڑہی مقراض سے درست کرتا جاتا ہے اور بار بار اوسی دروازہ کی طرف دیکھتا ہے ایک گھنٹہ کے بعد پھر وہی بیچین آنکھین دروازہ پر نمودار ہوتی ہین لیکن وہ کسی شخص کو آئینہ کے سامنے نہین پاتین اور نہ اوس مضطرب جھانکنے والی کے کانون مین اندر سے کوئی آواز آتی ہے۔ ناچار وہ اپنی مشتاق نظر کمرہ مین چارون طرف دوڑاتی ہے اور ایک

کوچ پر جو کہ دیوار کے قریب بچہا ہے اوسکو ایک ایسا خوفناک منظر نظر آتا ہے کہ وہ روتی اور سر پیٹتی ہوئی جا کر ایک دوسرے کمرہ مین اپنے ہمراہیون سے کچھہ بیان کرتی ہے جسکو سُنکر تمام اہل حرم نالہ و فغان کرتے ہوئے اوس دروازہ کے قریب جمع ہوجاتے ہین اور اوسکو بدقت تمام توڑ کر اندر داخل ہوتے ہین اور دیکہتے ہین کہ ایک کوچ پر ایک شخص بے حس وحرکت لیٹا ہے موںہہ پر مردنی چہائی ہے اور آنکہین اسطور سے بند ہین کہ گویا وہ ایک میٹہی نیند سو رہا ہے۔ ایک ہاتہہ پہلو کے قریب لٹکتا ہے اور دوسرے ہاتہہ مین مقراض ہے جس سے وہ اپنی ڈاڑہی درست کر رہا تہا۔ یہہ وہی شخص ہے جس کے ہاتہہ مین تہوڑی دیر قبل تمام اونکی جانون اور قسمتون کا فیصلہ تہا۔ یہہ دردناک تماشہ دیکہکر نرم دل عورتین مضطر ہوگئین اور اونمین سے دو ایک بیتاب ہوکر اوس جسم سے لپٹ گئین مگر جب اون کے ہاتہہ اور بازو خون سے سُرخ ہوگئے تو وہ فوراً خوف زدہ ہوکر اوس سے الگ ہوگئین جس کوچ پر یہہ جسم پڑا تہا اگرچہ وہ تمام خون سے تر تہا لیکن باوجود اسقدر خون کے جسم پر کسی قسم کا زخم نظر نہین آتا تہا۔

اہل حرم کے اس عام ماتم مین ایک عورت جو سب سے زیادہ مسن ہے بالکل خموش اور نہایت مستقل نظر آتی ہے اگرچہ قانون فطرت کے موافق اس واقعہ کا اثر سب سے زیادہ اوسی پر ہے یہہ عورت شخص متوفی

کی مان ہے اوس نے ایک تخمینہ ہاتھ کے اشارے سے جسکی خلاف ورزی کی کوئی جرأت نہین کرسکتا تھا تمام اہل حرم کو کمرہ سے باہر کرکے اپنے پیارے بیٹے کی موت کا سبب تلاش کرنا شروع کیا اوسکو بہت جلد اوس ہاتھ پر جو کہ جسم کے نیچے دبا ہوا تھا ایک چھوٹا مقراض کا زخم اوس شہ رگ پر ملا جو کہنی کے قریب واقع ہے اسی چھوٹے سے زخم سے خون کے فوارے چلکر اوسکی ہلاکت کے باعث ہوئے تھے ۔

اس کے بعد محل کے خواجہ سرا طلب ہوئے اور چشم زدن مین سلطان عبدالعزیز خان مرحوم کی نعش ایک تنگ و تاریک مکان مین ایک پھٹی ہوئی چٹائی پر رکھکر صرف ایک ترکی سپاہی کے پہرہ مین چھوڑ دیگئی ۔ یہی شخص ایک ہفتہ پیشتر دنیا کی عظیم الشان سلطنتون مین سے ایک وسیع سلطنت کا خودمختار اور خودسر بادشاہ اور اسلامی دنیا کا اعلے سردار تھا جسکی قبضہ اختیار مین تمام مشرق کی کنجی تھی اور جس کے ادنی اشارے پر لاکھون جان باز سپاہی مغربی دنیا کے حدود پر موت اور تباہی پھیلانیکے لئے مستعد تھے ۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

اوسی روز تمام دنیا کے بری اور بحری تار اس خوفناک خبر سے گونج اوٹھے اور ہر خاص و عام کی زبان پر لفظ "مقتول" جاری ہوگیا "لندن ٹائمس" بھی جو چند روز پیشتر اس امر پر خوشی ظاہر کرچکا تھا

کہ اب وہ زمانہ آگیا کہ ترکی بادشاہ بغیر کسی خوفناک سازش کے تخت سے اوتارے جا سکتے ہین۔ بلا انتظار کسی ثبوت کے عام راے کے ساتھ ہوگیا۔

اسمین کچھ شک نہین ہو سکتا کہ جو راے دفعتاً ذہن مین آجاتی ہے وہ عموماً ایسے فیصلون سے جو غیر مکمل اور مغالطہ وہ شہادتون کی بنا پر مبنی ہوتے ہین زیادہ صحیح ہوتی ہے جو لوگ اوسوقت سلطنت عثمانیہ کی حالت سے واقف تھے یا جو لوگ اس سازش کی تحقیقات کے وقت قسطنطینہ مین موجود تھے وہ بخوبی جانتے ہین کہ جو راے لندن ٹائمس نے فوراً اختیار کرلی تھی وہ بالکل صحیح تھی اور جو دردناک قصہ اوپر بیان ہوا ہے اوسمین بہت کچھ ترمیم کی ضرورت ہے۔

مجھکو اس موقع پر سلطان عبد العزیز خان مرحوم کے قتل یا خودکشی کے مسئلہ پر بحث کرنیکی ضرورت نہ تھی لیکن کچھ عرصہ ہوا کہ سر هنری ایلیٹ سابق سفیر انگلستان مقیم قسطنطینہ نے انگلستان مین اس مسئلہ کو چھیڑکر موجودہ سلطان پر بہت سے الزام (۱) لگائے ہین۔

سر هنری ایلیٹ نے جو غلط واقعات اہل انگلستان کے

(۱) ملاحظہ ہو رسالہ "نائینٹین سنچری" مورخہ فروری ۱۸۸۸ء جس مین ایک مضمون بہ عنوان "قتل سلطان عبد العزیز خان و اصلاح سلطنت عثمانیہ" شایع ہوا ہے۔
ہم نے ناظرین کے آسانی کے لئے اوس کا ترجمہ اس کتاب کے آخر مین بطور ضمیمہ کے شامل کردیا ہے۔
مسعود علی مترجم

سامنے پیش کئے ہین اوسکا اصلی منشاء اون الزامات کا دفعیہ ہے
جو اون کے دوست مدحت پاشا کے چال وچلن پر عاید ہوتے ہین
چونکہ اس مضمون مین اونہون نے زیادہ تر ذاتیات سے بحث کی ہے
لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مین اون تمام واقعات کو اپنے علم کے
موافق نہایت سادگی اور ایمانداری کے ساتھہ بیان کردون - اگرچہ
اس طوالت کی وجہہ سے میری کتاب کے پڑہنے والون کو تہوڑی سی
تکلیف ضرور اوٹھانی پڑیگی - مین صرف اون شہادتون کا خلاصہ بیان
کرونگا جنکی بنا پر باضابطہ عدالت نے اس معاملہ مین سازش کرنیوالون
کو قاتل قرار دیا تہا - اور اس امر کا فیصلہ کہ آیا سلطان عبدالعزیز خان
قتل ہوئے یا اونہون نے خودکشی کی ناظرین کی راے پر چہوڑ دیا جائیگا
مین بخوبی جانتا ہون کہ میری تحریر اون نئے خیال کے ارباب الراے
پر کوئی اثر نہین ڈال سکتی جنکی راے مین ایک واقعہ کے متعلق بہ نسبت
حاضرین کے غائبین زیادہ عمدگی کے ساتھہ راے قایم کرسکتے ہین
اون کے خیال کے مطابق قصبہ برمنگہام کی مقامی کونسل کا ممبر ہندوستان
کے ملکی معاملات کے پیچیدہ مسائل کو بہ نسبت اون اعلے عہدہ دارون کے
جنہون نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ ہندوستان مین صرف کیا ہے
زیادہ آسانی اور عمدگی کے ساتھہ حل کرسکتا ہے -
مین سمجہتا ہون کہ ابہی تک میرے ہموطن ایک درجہ تک اس
قسم کے مغالطہ سے بری ہین اس لئے مجہکو اس امر کا ظاہر کردینا

کچھ بیجا نہ ہوگا کہ مین نے اپنی عمر کے دس سال مشرق مین صرف کئے ہین اور سلطنت عثمانیہ کا کوئی ذمہ دار رکن یا عہدہ دار ایسا نہین ہے جس سے مین بخوبی واقف نہ ہون - مجھکو اسوقت تک کسی ایسے ترک سے ملنے کا اتفاق نہین ہوا جسکو سلطان عبدالعزیز خان مرحوم کے قتل مین ذرا سا بہی شبہہ ہو - بہت تہوڑا عرصہ ہوا کہ شاہ مرحوم کی ایک بی بی نے جس نے اب اڈریانوپل مین ایک اعلیٰ عہدہ دار کے ساتھ نکاح کر لیا ہے میرے ایک دوست سے کہا کہ "ان تمام بحثون سے کیا حاصل ہے ہم کو خوب معلوم ہے کہ سلطان مرحوم قتل کئے گئے تھے"

جب سلطان عبدالعزیز خان کے آخری وقت کے اون واقعات کا معلوم ہونا جو اون کے کمرہ مین گذرے دشوار ہے اور شہادتین اسقدر مختلف اور متباین ہین تو فیصلہ کا یہی طریقہ ہوسکتا ہے کہ واقعات سے قطع نظر کرکے صرف وجہہ تحریک پر غور کیا جائے -

چنانچہ سر ہنری ایلیٹ نے بہی سلطان موصوف کی نعش کی امتحان کرنے والے ڈاکٹرون کی شہادت پر اکتفا نکر کے سلطان مرحوم کے جنون اور عدم وجہہ تحریک قتل کو ثابت کرکے یہی طریقہ اختیار کیا ہی اور سلطان مرحوم کے جنون کے ثبوت مین خفیف خفیف واقعات پیش کرکے بالکل غلط اور خلاف قیاس نتایج پیدا کئے ہین مثلاً وہ ایک جگہ لکہتے ہین کہ سلطان مرحوم ایک زمانہ مین کسی ایسے کاغذ کو نہین

دیکھتے تھے جو سیاہ روشنائی سے لکہا ہوتا تہا۔ پس تمام کاغذات اونکی ملاحظہ کے لئے سرخ روشنائی سے لکھے جاتے تھے اس کی وجہ سے بعض اوقات بہت دقتین پیش آتی تہین اور دولت عثمانیہ کے اون سفیرون کو جو دوسری سلطنت مین بہیجے جاتے تہے بہینون پڑا رہنا پڑتا تہا کیونکہ سلطان مرحوم کسی ایسے کاغذ پر دستخط نہین کرتے تھے جو سرخ روشنائی سے نہ لکہا گیا ہو اور اس موقع پر سرخ روشنائی سے لکہنا بضابطہ اور خلاف دستور تہا۔

سر ہنری ایلیٹ کا جو ایک زمانہ دراز تک قسطنطنیہ مین سفیر رہے ہین اس دستور سے ناواقف ہونا کہ جو تقرر کے پروانے سلطنت عثمانیہ کے سفیرون کو دیئے جاتے ہین اونپر سلطان کے دستخط نہین ہوتے بلکہ وہ باب عالی کے طرف سے جاری ہوتے ہین اور ہمیشہ سرخ روشنائی سے لکھے جاتے ہین۔ حقیقت مین حیرت ناک اور بالکل خلاف قیاس ہے۔ سر ہنری ایلیٹ کو معلوم ہونا چاہئے تہا کہ ہمیشہ سے شہنشاہان بازنطائن (روم) اور وہان کے مذہبی پیشواؤن کا مخصوص اور مقررہ رنگ سرخ ہے۔ اگر قدیم عملدرآمد اور دستورون کی پابندی ہی جنون کی علامت ہے۔ تو میرے خیال کے مطابق شاہان یورپ مین کوئی ایسا شخص نہین ہے جو اس جنون سے خالی ہو۔

جو کچھ سلطان عبدالعزیز کی افسردہ دلی اور پژمردگی کی نسبت بیان کیا جاتا ہے وہ بہی محض بے بنیاد ہے۔ محض تقدیر پر بہروسہ کرنیکے علاوہ

جو ہر ایک ترک کے لئے ضروری ہے اسمین کچہہ کلام ہنین ہوسکتا کہ سلطان عبد العزیز خان مرحوم اپنے آبا اور اجداد کے تاریخی واقعات اور قسطنطنیہ کی اوسوقت کی حالت سے بخوبی واقف تھے - اور جانتے تھے کہ ترکون مین کسی اپنے بادشاہ کو دفعتاً تخت سے اوتار کر پہر اوسکو تخت پر بٹہا دینا یا اوسکو معزز طریقہ پر تنہائی مین زندگی بسر کرنیکی اجازت دینا کوئی غیر معمولی طریقہ ہنین ہے - مصطفی اول - ابراہیم[2] اول - محمد چہارم - مصطفی ثانی اور سلیم ثالث کے تاریخی حالات صاف طور سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ یہ مایوسی اور ناامیدی کا مقام ہنین ہے

اوسوقت کی پولٹیکل حالت بہی بالکل مایوس کرنے والی نہ تھی - اگرچہ جدید خیال کے ترک ایک فوری کاروائی سے غالب ہوگئے تھے لیکن سلطان عبد العزیز مرحوم کو معلوم تہا کہ قدیم خیال کے ترک ابہی تک زندہ ہین اور روس کی حکمت عملی اون کے مقاصد کی نہایت زور کے ساتھہ تائید کر رہی ہے اونکو اس امر کے یقین کرنے کا بہی موقع تہا کہ اکثر افواج جنکے آرام اور آسایش کا اونکو ہمیشہ خیال رہتا تہا

(۲) اس بادشاہ اور سلطان عبد العزیز کے حالات تقریباً یکسان ہین - یہہ شخص ۱۶۴۰ء مین تخت نشین ہوا اور آٹھہ سال کے بعد معزول کر دیا گیا اور اوسکا بیٹا محمد چہارم جسکی عمر اوسوقت صرف دس برس کی تہی اوس کی جگہہ تخت نشین ہوا اوسکی تخت نشینی سے چند ہی روز بعد معزول بادشاہ کے ساتھہ ہمدردی شروع ہوگئی لیکن جسوقت پیغام بر دوڑتی ہوئی محل مین یہ خبر لیکر آئے کہ اونکا قدیم آقا دوبارہ بادشاہ بنایا گیا تو اون کو معلوم ہوا کہ اوس کے بیٹے کے طرفدار اوسکا کام تمام کر چکے ہین -

اونکو بدل عزیز رکہتے تھے علاوہ برین اونکو مراد کی علالت کا حال بہی معلوم تہا اور وہ جانتے تھے کہ اونکی معزولی چند ہفتون سے زیادہ طول نہین کہینچ سکتی - ان تمام امور پر لحاظ کرکے پیرسے اور نیز اون تمام لوگون کے خیال کے موافق جو اوسوقت قسطنطنیہ مین موجود تھے خودکشی کی کوئی وجہہ تحریک نہین معلوم ہوتی -

یہہ امر بہی قابل بیان ہے کہ شرع محمدی مین مثل عیسوی مذہب کے خودکشی سخت ممنوع اور قطعاً حرام ہے اور سلطان مرحوم اپنے مذہبی اصول مین نہایت سختی کے ساتہہ پابند تھے -

برخلاف اس کے جو امور سلطان عبدالعزیز خان کو استقلال اور امید دلانے والے تہے وہی اون کے دشمنون کو اون کے قتل کے لیئے قوی محرک ہو سکتے تھے - وہ لوگ روسی حکمت عملی کے استقلال سے بخوبی واقف تھے اور سمجہتے تھے کہ جب تک سلطان عبدالعزیز خان زندہ ہین روسی سازشون کا سلسلہ قطع نہین ہو سکتا اور نہ جدید سلطان کی حالت صحت پوشیدہ رہ سکتی ہے اور نہ اون نوجوان کی طرف سے اطمینان ہو سکتا ہے جو اپنے قدیم آقا کی محبت کا دم بہرتی ہین - علاوہ اس کے وہ لوگ یہہ بہی جانتے تھے کہ جو کہیل وہ کہیل رہے ہین وہ بیحد پرخطر ہے اور اوس کی ہار جیت پر اون کے جان و مال کا انحصار ہے - جس سازش کرنے والون کے ساتہہ اون کی کامیابی کے بعد عام ہمدردی

نہین رہتی اونکو نہ صرف پولٹیکل بے عزتی بلکہ جلاوطنی اور موت کی سخت مصیبتین سہنی پڑتی ہین - اور جو لوگ بغاوت کا صرف اوربکرسے دل مین قایم کرلیتے ہین اونکو نتیجہ تک پہونچنے مین کسی قسم کا باک اور تردد نہین ہوتا -

اس بادی النظری شہادت کے بعد اور ان مجرمون کے تحقیقات کے ذکر سے پہلے سر حضری ایلیٹ کے اوس مضمون کی طرف دوبارہ توجہ کرنا مناسب ہے جسکی وجہہ سے مجھکو ان تمام واقعات کو بطریق دلایل کے پیش کرنا پڑا ہے ؎

جب کوئی شخص پبلک کے سامنے ایسے واقعات بیان کرسکے جسکو واقع ہوئے عرصہ دراز گذر گیا ہو اون لوگون پر الزام لگاتا ہے جو اپنے درجہ اور حیثیت کی لحاظ سے نہ اونکا جواب دیسکتے ہین اور نہ اون الزامات کے مقابلہ مین کوئی تردیدی شہادت پیش کرسکتے ہین اوسوقت اونپر یقین یا عدم یقین الزام لگانے والے کے اعتبار اور اعتماد پر منحصر ہوتا ہے اگر الزام لگانے والا سچا ہے تو وہ سچے اور الزام لگانے والا جھوٹا ہے تو وہ جھوٹے سمجھے جاتے ہین - اس موقع پر اگر یہہ معلوم ہوجائے کہ اوس نے کچھہ ایسے واقعات پوشیدہ کرلئے ہین جو اوس کے دعوے کے مضر ہین تو وہ کم از کم طرفدار اور شریک سمجھا جائیگا - لیکن اگر کسی طور سے یہہ بھی ثابت ہوجائے

کہ جو کچھہ وہ لکھہ رہا ہے وہ بالکل پایہ اعتبار سے گرا ہوا ہے
تو اوس کے بیتیہ واقعات پر کوئی منصف مزاج شخص ہرگز اعتبار
نہین کر سکتا ۔ سر ہنری ایلیٹ کے آرٹیکل مین یہہ دونون
نقص موجود ہین ۔ وہ کسی ایسے واقعہ کو نہین پیش کرتے
جو اون کے مقاصد اور دعوے کی تائید نکرتا ہو ۔ شرح
روشنائی کا قصہ صاف طور سے بتا رہا ہے کہ سر ہنری ایلیٹ
اپنے دعوے کو ثابت کرنیکے لیئے واقعات کی شکل بدل دینا
بہی جایز رکہتے ہین ۔ جس فقرہ مین حسین عونی کے قتل کا ذکر
کیا گیا ہے اوس کی بہی یہی کیفیت ہے (۳) حسین عونی اوس
فوج کا افسر تہا جو بوقت قتل سلطان مرحوم کے محل کی محافظ
تہی اور غالب یہی شخص سلطان عبدالعزیز خان کے قتل مین سازش
کرنے والون کا بڑا موید تہا ۔ سلطان مرحوم کے قتل سے دس
دن بعد جبکہ حسین عونی مجلس وزرا مین موجود تہا ۔ حسن چرکس
نے دفعتاً مجلس مین آکر اوسکو تپنچہ سے مار ڈالا اور بعد ازان
رشید پاشا کو قتل اور وزیر فوج بحری کو زخمی کیا جن لوگون
نے اوسکو گرفتار کرنا چاہا اونمین سے کچہہ لوگ اوس کے ہاتہہ سے

(۳) قتل سے ایک دن پہلے محل کی قدیم محافظ فوج ایک نئی رجمنٹ سے
بدل دی گئی تہی جس کو سلطان سے کوئی ذاتی تعلق نہ تہا ۔

قتل اور زخمی ہوئے۔ سر ہنری ایلیٹ اس واقعہ کو نہایت تفصیل اور بے انتہا دلچسپی کے ساتھہ بیان کرتے ہین جس سے ثابت ہوتا ہی کہ اگر وہ ناول لکہنے کی طرف توجہہ کرین گے تو غالبًا اون کو اعلے درجہ کی کامیابی ہوگی۔ اون کے آرٹیکل کے پڑہنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اوسوقت کے تمام حالات سے بخوبی واقف تھے جو اون کے قوی حافظہ مین اسوقت تک محفوظ ہین۔ قتل کے واقعہ کو بیان کرکے وہ لکہتے ہین کہ ”اوس ذاتی عداوت کے سوائے جو حسن چرکس کو وزیر جنگ کے ساتھہ تھی اس واقعہ کی کوئی پولٹیکل وجہہ ذہن مین نہین آتی“۔ سر ہنری ایلیٹ اس امر کی کوئی وجہہ بیان نہین کرتے کہ اگر حسن چرکس کو حسین عونی کے ساتھہ ذاتی دشمنی تہی تو اوس نے دیدہ دانستہ وزیر خارجہ اور وزیر افواج بحری کو کس بناء پر قتل اور زخمی کیا میرا خیال یہہ ہے اور غالبًا ناظرین کو بہی میرے ساتھہ اتفاق ہوگا۔ کہ سر ہنری ایلیٹ نے دانستہ طور پر اس امر کو پوشیدہ رکہا ہے کہ حسن چرکس سلطان عبد العزیز خان مرحوم کا سالہ تہا۔ یہہ امر فرض کرنا بالکل خلاف قیاس ہے کہ سر ہنری ایلیٹ جو اس دردناک واقعہ کے تمام تفصیلی حالات سے بخوبی واقف تھے یہہ نہ جانتے ہون کہ اس نوجوان فوجی افسر کا سلطان مرحوم کے ساتھہ کیا رشتہ تہا۔ پس اس امر کو پوشیدہ رکہنے کی بجز اس کے کوئی وجہہ نہین ہوسکتی کہ اس رشتہ کے ظاہر ہونے سے اوس وجہہ تحریک کا پتہ چلتا جسنے حسن چرکس کو مجمع وزراء پر حملہ کرنے اور اپنے رشتہ دار کے خون کا انتقام

سرھنری ایلیٹ کا اس قومی وجہہ تحریک کو بے وقت سمجھکر نظرانداز کردینا فی الحقیقت نہایت حیرت انگیز ہے۔ سرھنری ایلیٹ کا یہہ خیال ہے کہ حسین عونی کے قتل سے حسن چرکس کا کوئی پولیٹکل مقصد نہ تہا بلکہ وہ ایک ہندوستانی سپاہی کی طرح بھنگ پیکر مجنون ہو گیا تہا اور جو شخص اوس کے سامنے آتا تھا اوسکو مار ڈالتا تھا۔ اس واقعہ کے بعد وہ لکھتے ہین کہ حسن چرکس پہلے وزیر کی تلاش مین اون کے گھر پر گیا لیکن اوسکو گھر مین نہ پاکر سیدہا مجلس وزراء مین چلا آیا جس سے صاف ظاہر ہے کہ مجنون ہوجانیکی روایت کسقدر بعید از عقل ہے اور سرھنری ایلیٹ کی طرفداری کسقدر اظہر من الشمس ہے۔۔۔اون کے ضعف حافظہ کا دوسرا ثبوت یہہ ہے کہ وہ جدید سلطنت کی تاریخ اعلان ۵ جنوری بیان کرتے ہین۔ یہہ غلطی ہماری سمجہ سے بالکل باہر ہے کیونکہ خود سرھنری ایلیٹ اوس کانفرس کے ممبر تھے جو دسمبر مین بمقام قسطنطینہ منعقد ہوئی تہی اور جس کے پہلے اجلاس کے وقت جدید حکومت کا اعلان بذریعہ ایک سو ایک ضرب توپ کے کیا گیا تہا اگر وہ ان توپون کو بہول گئے ہین تو کیا اونکو وہ نوجوان ہاے خوشی بہی یاد نہین جو مدحت پاشا کے طرفدار دونی اس کانفرس کی ناکامیابی اور اونکی حسن کارگذاری پر بلند کئے تھے؟ بہرحال اب ہم اس قصہ کو چھوڑ کر اوس تحقیقات کی طرف متوجہ

ہوتے ہین جسمین سلطان عبد العزیز خان کے قاتل عدالت کے
سامنے تحقیق جرم کے لیئے پیش کیئے گئے ہتے - اور جسکو سر ہفری
الیٹ "براے نام اور فرضی تحقیقات" کہتے ہین جو تحقیقات انگلستان
کی عدالتون کے باہر ہوتی ہے اوسکو سراسر بے انصافی پر مبنی سمجہنا
اور جن ججون کو انگلستان کے وزرائے نہ مقرر کیا ہو اون کو بجاے
انصاف کے ظلم اور بے انصافی کے ذرایع قرار دینا شاید اپنی ملک
کے سرپرستی مین داخل ہو لیکن جب تک اہل انگلستان کا یہ قال
قدر خیال پایہ ثبوت کو نہ پہونچ جاے اوسوقت تک اون تحقیقات
کو جو قسطنطنیہ مین ۲۷ جون ۱۸۸۱ء کو شروع ہوئی "براے نام اور
فرضی تحقیقات" خیال کرنا نہایت مشکل معلوم ہوتا ہے - یہ امر
مسلم ہے کہ الزام کی تحقیقات کے لیئے جو عدالت مقرر ہوئی تہی وہ بالکل عام
تہی اور اوسکا پریزیڈنٹ ایک عیسائی تہا اور سفراء دول خارجہ عدالت
کی تمام کاروائی مین موجود رہے ہتے - تحقیقات معمولی اور مروجہ
قانون کے موافق عمل مین آئی تہی — وہ ملزمین کی سزادہی کیواسطے کوئی
خاص قانون نہین جاری ہوا تہا -
فرد قرارداد جرم اسقدر طویل تہی کہ اوسکے پڑہنے مین تقریباً ڈہائی گہنٹہ صرف ہوئے
اسمین منجملہ اور امور کے یہ بہی بیان کیا گیا تہا - کہ سلطان مراد کی معزولی اور سلطان
عبد الحمید ثانی کی تخت نشینی کے بعد یہ فیصلہ ہوا تہا کہ محلات شاہی کے اخراجات مین تخفیف
کر دیجاے چنانچہ اوسکی مطابق محلات شاہی کے اخراجات پر نظر ثانی کیگئی -

اثناے نظر ثانی مین یہ بات معلوم ہوئی کہ تین آدمی باوجود ادنے
خدمتون پر مامور ہونیکے ایک ایک سوٹرکش پونڈ تنخواہ پاتے ہین
دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ تنخواہین اون لوگون کو سلطان
عبدالعزیز خان مرحوم کے قتل مین شریک ہونیکی وجہہ سے ملتی ہین۔
اون لوگون نے خود اسبات کا اقرار کیا کہ نوری پاشا نے اونسے
اس راز کو پوشیدہ رکہنے کی قسم لی ہتی۔ نوری پاشا کونسل وزرا
کا دست راست تہا اور بغیر اوس کے حکم اور اجازت کے کوئی کام نہین
ہوسکتا تہا سلطان عبدالعزیز خان کے قتل کے علاوہ یہ امر قرار پایا تہا
کہ شاہی خاندان کے تمام شاہزادے قتل کردئے جائین اسی غرض
سے وہ لسپتی کوشک مین دعوت کے لئے بلائے گئے تھے۔ اون کو
کسی طور سے اس سازش کا حال معلوم ہوگیا تہا لہذا اوہنون نے
اس خطرناک دعوت مین شریک ہونے سے انکار کردیا۔
پہلا گواہ جو پیش ہوا وہ مصطفے پہلوان تہا۔ اس نے بیان کیا
کہ اوسکو محمود جلال نے بلاکر یہ وعدہ کیا کہ اوسکو اور نیز دو اور
شخصون کو ایک ایک سوٹرکش پونڈ تنخواہ ملیگی بشرطیکہ وہ لوگ
سلطان عبدالعزیز کے ہاتہ کی رگین ایک چاقو سے کاٹ کر اون کو
مارڈالین۔ اسکا تمام سامان اون کے لئے مہیا کردیا جائے گا۔
بعدہ نوری پاشا نے اس وعدہ اور ہدایتون کی تکمیل کر کے
اس راز کو پوشیدہ رکہنے کی قسم لی۔ سو پونڈ تنخواہ کے علاوہ

اوسمین سے ہر اک شخص کو تیس تیس پونڈ بطور انعام کے بھی دیئے گئے تھے۔ ایک شب محافظون کے حجرہ مین بسر کرنیکے بعد اون لوگون کو نجیب بے اور علے بے سلطان مرحوم کے کمرہ مین لے گئے۔ فخری بے کے زیر حکم اوہنون نے اس جرم کا ارتکاب کیا۔ فخری بے بادشاہ کے بازو اور جلال اور آغا اون کی ٹانگین پکڑے ہوئے تھے۔ گواہ نے اون کی رگین خود کاٹین نجیب بے اور علی بے دروازہ کی حفاظت کرتے رہے۔ نعش ایک سفید کپڑہ مین لپیٹ کر محافظون کے حجرہ مین چٹائی پر رکھہ دیگئی تھی۔

سوال۔ کیا یہ امر صحیح ہے کہ سلطان نے محافظون کے حجرہ مین لیجاتے وقت کچھ حرکت کی تھی؟

جواب۔ مجھکو یہ نہین معلوم لیکن مین خیال کرتا ہون کہ حجرہ مین لیجاتے وقت اون مین بالکل جان نہ تھی دوسرے گواہ حاجی احمد آغا نے پہلے گواہ کے بیان کی پوری تائید اور تصدیق کی۔

جو غانتی مصطفے جو شریک جرم ہونیکا پہلے اقبال کرچکا تھا عدالت مین آکر اوس سے منکر ہوگیا اور کہا کہ اوس کا یہ پہلا بیان کہ نوری پاشا نے اوس سے اور نیز اوس کے ساتھون سے قسم لی تھی اور بادشاہ کے قتل کا حکم دیا تھا بالکل غلط تھا برخلاف اوس کے نوری پاشا نے اوس کو سلطان مرحوم کی حفاظت کے لئے سخت تاکید کی تھی اور وہ اوسی کے موافق عمل کرتا تھا لیکن بدقسمتی سے

سلطان عبدالعزیز خان نے دوسرے دن خودکشی کرلی۔
سوال۔ تم سلطان مرحوم کے قتل مین شریک تھے۔؟
جواب۔ نہین۔ مین مکان کے نیچے کے درجہ مین تھا آواز شنکر اوپر دوڑتا ہوا گیا۔ اور اوسوقت مجہکو اس اندوہناک حادثہ کا حال معلوم ہوا۔
سوال۔ پہلے تم نے بالکل اس کے خلاف بیان کیا ہے؟
جواب مجھسے غلطی ہوگئی تہی۔
جسوقت عدالت مین مدحت پاشا اظہار کے لئے حاضر ہوئے اوسوقت حاضرین مین عجیب جوش پہیل گیا تہا وہ ہربات کا نہایت سوچ سوچ کر جواب دیتے تھے اور وقتاً فوقتاً اپنی یادداشت کو دیکہتے جاتے تہے۔ اثنای اظہار مین اونہون نے تعریفاً یہہ کہا۔ کہ اگرچہ مین تحقیقات سے پہلی ہی مجرم ثابت ہوچکا ہون لیکن باوجود اسکے یہہ سلطان المعظم کی بڑی انصاف پسندی ہے کہ مجھکو عام عدالت کے سامنے اپنے آپ کو بیجرم ثابت کرنیکا موقع دیا گیا ہے۔
اونہون نے اوس کونسل وزراء کے وجود سے محض لاعلمی ظاہر کی جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے اور جس کے بغیر حکم کے کوئی کام نہین ہوتا تہا۔ اونہون نے یہہ بھی بیان کیا کہ کونسل وزراء سے سلطان کے قتل کے لئے کوئی حکم جاری نہین ہوا تھا۔ البتہ اونسے ہرقسم کے ہتھیار لے لینے کے متعلق ایک حکم جاری ہوا تھا

جسوقت اوہون نے خودکشی کی خبر سُنی اونکو پورا یقین تھا کہ اونپر ضرور قتل کا شبہہ کیا جائیگا۔

سوال۔ تم نے ترتیب پنچایت کے لئیے کیون حکم نہین دیا۔؟

جواب۔ اس کام کی کوئی خاص ذمہ داری میرے متعلق نہ تھی اگر اسکی وجہہ سے مین قابل الزام قرار پاسکتا ہون تو دوسرے وزیر بھی اوس سے بری نہین ہوسکتے۔

مارل افندی جس نے بشرکت دوسرے ڈاکٹرون کے سلطان عبدالعزیز خان کی نعش کا معاینہ کیا تھا بحلف بیان کیا کہ اوس نے مع اپنی شرکاء کے سلطان مرحوم کے صرف ہاتھہ اور بازو اور چہرہ کا امتحان کیا تہا اوس کے متعلق کوئی پنچایت نامہ نہین ہوا اور نہ چاک کرکے نعش کا امتحان کیا گیا۔ ابراہیم ادہم بیگ نے جو محل کا ایک عہدہ دار اور مراد اور عبدالعزیز خان مرحوم کے درمیان مین ایلچی تھا یہہ بیان کیا کہ علی بے سلطان مرحوم کے ساتھہ بہت بُرا برتاؤ کرتا تھا۔ سلطان مرحوم کو چاشت بھی بغیر اجازت مجلس وزرا کے نہین ملتا تھا۔ اور تین آدمی جنپر قتل کا الزام لگایا گیا ہے خفیہ طور سے مجلس وزرا مین طلب ہوئے تھے۔

میجر احمد افندی اور جنرل عثمان پاشا نے بحلف بیان کیا کہ اوس رات کو جس کی صبح کو یہہ قتل واقع ہوا علی بے سلطان مرحوم کے مکان مین موجود تھا۔

اس تحقیقات مین سب سے زیادہ توجہہ کے قابل وہ تقریرین
ہین جو ملزمین کے وکلا ء نے اس موقع پر کی ہتین - رفیع
افندی نے جو مصطفے پہلوان کی طرف سے پیرو کار تہا - اگرچہ
صاف طور سے قتل کا اقبال ہنین کیا مگر خود کشی کے عذر کو لغو
سمجہکر یہہ بحث کی - کہ گو اوسکا موکل بلحاظ ظاہری واقعات کے
مجرم ہو لیکن حقیقی اور قانونی طور سے وہ بالکل بے گناہ ہے -
کیونکہ جو کچہہ اوس نے کیا وہ اپنے بالا دست عہدہ دارون کے
احکام کی تعمیل مین کیا تہا اوسکی حیثیت بعینہ ایک ایسے عہدہ دار
کی ہتی جو کسی ناجایز یا ظالمانہ شاہی حکم کی تعمیل کرتا ہے -
جو ملزم اپنے جرایم کا اقبال کر چکے تھے اونکی طرف سے اول یہہ
عذر پیش ہوا کہ جرم کا وقوع ثابت ہنین ہوتا لیکن وقوع
جرم کو فرض کر لینے کے بعد بہی اقبال کی وجہہ سے وہ لوگ قابل
معافی ہین - دوسرے یہہ کہ شرکاء جرم کے بیانات باہم اور نیز
دوسرے واقعات سے مخالف ہین - ملزمین بحلف بیان کرتے ہین
کہ رگین چاقو سے کاٹی گیئن مگر ڈاکٹر دن کا بیان ہے کہ یہہ عمل اوزار
سے کیا گیا ہے -
جو تقریرین ملزمین کے وکلا ء نے کین اون کے پڑہنے سے صاف
معلوم ہوتا ہے کہ ان فاضل وکلاء کو سخت شہادتون سے مقابلہ
کرنا پڑا تہا -

جو شہادت ماہرین فن کی طرف سے پیش ہوئی وہ بہت زیادہ قابل توجہ ہے۔ ان لوگون نے بحلف بیان کیا کہ ایسے شخص کے لئے جس نے اپنے ایک ہاتھ کی رگین کاٹ لی ہون دوسرے ہاتھ کی رگین کاٹنا محال ہے کیونکہ وہ ہاتھ جسکی رگین کٹ گئی ہون ہرگز اس قابل نہین رہتا کہ اوس سے کوئی کام لیا جاسکے۔

اس تحقیقات مین عدالت اور مدحت پاشاہ کے سوال وجواب نہایت دلچسپ ہین مدحت پاشاہ نے نہایت قابلیت اور متانت اور سنجیدگی کے ساتھ اپنی طرف سے خود بحث کی چونکہ اس موقع پر اوسکا اعادہ کرنا طوالت سے خالی نہین لہذا ہم اوسکو قلم انداز کرتے ہین۔ اس تحقیقات کا نتیجہ یہہ ہوا کہ تمام ملزمین پر جرم ثابت ہوگیا لیکن اون کے جرایم کے مختلف درجہ قرار دیئے گئے۔ عدالت کے فیصلہ سنانے کے بعد بہی محمود کے وکیل نے یہہ بحث کی کہ اوسکا موکل قانونی طور سے بالکل بیجرم ہے کیونکہ جو کارروائی اوس نے کی وہ محض اپنے عہدہ داران بالادست کے حکم اور ہدایت کی تعمیل مین تہی۔

ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ یہہ تحقیقات ایک عام عدالت مین ہوئی تہی۔ اہل انگلستان کے خیال کے موافق یہہ بات غیر معمولی نہین ہے۔ لیکن اوس کی پوری عظمت اوس وقت سمجہہ مین آسکتی ہے جب یہہ بات معلوم ہوجائے کہ عثمانی تاریخ مین یہہ پہلا

موقع تہا کہ ایسے سخت پولیٹیکل جرم کی تحقیقات معمولی اور عام عدالت
مین ہوئی ہو اور اوسمین دول خارجہ کے وکلا اور اخبار نویس
موجود ہون -
واضح ہو کہ یہہ تحقیقات یوسف اعزالدین آفندی کی ملتجیانہ درخواست
پر عمل مین آئی تہی - اعزالدین آفندی سلطان عبدالعزیز خان مرحوم
کے بیٹے ہین اونہون نے سلطان عبدالحمید خان کے قدمون پر
سر رکہہ دیا اور یہہ درخواست کی کہ اون کے باپ کے قاتلون
کے ساتہہ قانونی برتاؤ کیا جاوے -
چند روز قبل اس کے کہ عثمانی وزرا اپنے ملک کی مضرت
رسان حکمت عملی کی تبدیلی کے لیئے آمادہ ہون - ہر ایک محب
وطن ترک بخوبی سمجہتا تہا کہ سلطنت کے ملکی معاملات مین روز بروز
مضرت رسان حکمت عملی کی طاقت بڑہتی جاتی ہے اور اوس کا
انسداد نہایت ضروری ہے - ایک عرصہ دراز تک سلطنت عثمانیہ
کا اصلی اور حقیقی حکمران محمود پاشا تہا - اگرچہ مین نے اوسکو اصلی
اور حقیقی حکمران کہا ہے لیکن اگر غور سے دیکہا جاوے تو یہہ الفاظ
اوسپر نہایت مشکل سے صادق آسکتے ہین کیونکہ یہہ شخص گو سلطان
عبدالعزیز خان پر پورے طور سے حاوی تہا لیکن خود سفیر روس کے
قوی پنجہ مین پہنسا ہوا تہا اور جو کرشمے قسطنطینیہ مین ہوتے تھے
اون کی تحریک کا اصلی مبدا اوسینٹ پٹیرسبرگ (سلطنت روس

روس کا دارالخلافت) تہا۔

پس فرقہ محب وطن نے سب سے پہلے وزیر اعظم محمود پاشا پر حملہ کیا اور اوسمین اون کو پوری کامیابی ہوئی۔ محمود عہدہ وزارت سے علیحدہ کردیا گیا اس کامیابی نے فرقہ محب وطن کی امیدون کو بڑہا دیا۔ لیکن روسی سازش کا طوفان جو اسقدر زور پکڑ گیا تہا ایک ایسی معمولی تدبیر یعنے وزیر کے علیحدہ کردینے سے فرو نہین ہوسکتا تہا۔ روسی چالین کبہی ایسی کمزور نہین ہوتین کہ ذراسی فراحمت سے رکجائین۔ دیری کے موقون پر دلیری سے اور جب اوس سے کام نہین چلتا توسازشون سے کام لیا جاتا ہے فرقہ محب وطن کو جو اپنی تازہ کامیابی کی خوشی مین سرشار تہا بہت جلد یہ امر معلوم ہوگیا کہ اگرچہ محمود پاشا اپنے عہدہ سی علیحدہ کردیا گیا ہے لیکن اوسکی قوت مین کسی قسم کا فرق نہین آیا اور اوسکی پوشیدہ صلاحین اتبک سلطان کے کانون تک پہونچتی ہین اور وہ کوئی راے بغیر مشورہ سلطنت روس نہین دیتا۔ ان تمام واقعات پر نظر کرکے ان لوگون نے یہ مصمم ارادہ کرلیا تہا جسکی تصدیق بعد کے واقعات سے ہوئی ہے کہ اون کے ملک کی بہبودی کے لئے ایک سخت کارروائی کی ضرورت ہے اس امر کا دنیا پر ثابت کردینا صرف مسلمانون ہی کی قسمت مین تہا کہ ایسی سخت کارروائی بغیر جوش اور خونریزی اور بغیر وقوع

اون جرایم کے عمل مین آسکتی ہے جو عام طور پر ایسے موقعون پر اون تہذیب قومون مین جنکو اپنے ملک کے انتظام اور شایستگی پر فخر ہے واقع ہوتی ہین ۔

وزراء نے بالآخر مجبوراً یہہ فیصلہ کیا کہ اونکا پادشاہ جسکی جسمانی صحت اور دماغی قوا مین بڑا فرق آگیا ہے ہرگز اس قابل نہین ہے کہ اون ضرر رسان قوتون کا مقابلہ کر سکے جو اسقدر عرصہ سے اوسکو گھیرے ہوئے ہین ۔ اس حالت مین اپنے ملک کو روس کے پنجہ سے بچا نے واسطے ایک سخت کارروائی کی ضرورت تھی جسکو وہ نہایت دلیرانہ طور سے عمل مین لائے اور ۳۰ - مئی ۱۸۷۶ع کو یا پنج روز قبل واقعہ قتل کے سلطان عبدالعزیز اوس محل سے جسمین اونہون نے اسقدر عرصہ دراز تک شاہانہ زندگی بسر کی تھی ایک دوسرے محل مین بھیجدیے گئے جہان اونکا قتل واقع ہوا ۔

اس تبدیلی مین اسقدر بھی ہنگامہ نہین ہوا جو چند سال قبل لندن مین ٹریفلگار اسکوایر (لندن کے محلہ کا نام ہے) کے مجمع کے متفرق کرنے مین ہوا تھا ۔ اس سے اور بعد کی دوسری کارروائیون

(۱) وزراء نے قبل کارروائی شروع کرنیکے مفصلہ ذیل فتوی شیخ الاسلام کے سامنے پیش کیا ۔ اگر مسلمانون کا خلیفہ مجنون ہوجائے اور اوس کے ملکی معاملات مین ناواقفیت کے آثار ظاہر ہون اور بیت المال سے وہ اوس مقدار سے زیادہ اپنی ذات پر صرف کرے جسکی اوسکو سلطنت کی طرف سے اجازت ہی تو کیا وہ عام تکلیفات کا باعث متصور نہ ہوگا ۔ آیا اوسکا تخت سے علیحدہ کر دینا جایز ہے یا نہین ۔ ان دونو کا جواب اثبات مین ملا ۔

سے یہہ امر بخوبی ثابت ہوگیا کہ انگلستان اور سلطنت عثمانیہ کے اصول سلطنت کو خواہ موافق تہا یا جاوے یا مخالف لیکن سلطنت عثمانیہ کے وزراء کو ایک قوی پادشاہ کے معزول کرنے مین بہی اون دقتون اور خونریزیون کا مقابلہ کرنا نہین پڑتا جو انگلستان کی سلطنت کو ایک ادنے پولٹیکل مجمع کے متفرق کرنے مین پیش آتی ہین ۔

وزراء کے اس خیال کے ساتہہ کہ سلطان مراد کی تخت نشینی سے سلطنت کے مردہ قالب مین ایک نئی جان پڑجائیگی ہر ایک محب وطن ترک متفق تہا ۔ مشرق مغرب شمال جنوب جہان جہان نقیب نئے پادشاہ کے تخت نشینی کا اعلان کرتے ہوئے پہونچے رعایا نے اون کا خیر مقدم کیا اور نہایت مسرت کے ساتہہ اس خبر کو سُنا جو لوگ ۳۰ - مئی ۱۸۷۶ء کو قسطنطنیہ مین موجود تھے وہ میری اس بیان کی تصدیق کرسکتے ہین کہ اوس دن شہر مین مسرت کا عجیب عالم تہا اور محل شاہی کے دروازہ پر مبارکباد دینے والون کا حیرت انگیز اژدحام تہا ۔ ان تمام واقعات مین سب سے زیادہ دلچسپ اور قابل قدر وہ خط تہا جو خود سلطان عبدالعزیز خان نے بغرض اظہار وفاداری اور منظوری انتظام جدید اپنے بہتیجے کو لکہا تہا ۔

لیکن وزراء اور رعایا کی یہہ تمام امیدین بہت جلد ناامیدی کے

ساتھہ مبدل ہوگئین - سلطان مراد کو تخت نشین ہوئے
چند ہفتہ بہی نہین گذرے تھے کہ یہہ حالت پوری طور سے
ثابت ہوگئی کہ اونکی صحت ہرگز اس قابل نہین ہے کہ وہ ایسے
پرآشوب زمانہ مین کاروبار سلطنت کے عظیم ذمہ داری کی
متحمل ہوسکین دماغی اور جسمانی ضعف جو حرم کی خاموش
اور تنہا زندگی مین پوشیدہ تھے وزرا کی کونسل اور دربار مین
ظاہر ہونے لگے -

- وزراء سلطنت عثمانیہ اگرچہ ایک درجہ تک روس کی حکمت عملی
پر غالب آگئے تھے لیکن سلطان مراد کی ناقابلیت سے جدید
وقتون کا اندیشہ ہوگیا - جسکا انسداد نہایت ضروری تہا
چنانچہ ان لوگون نے دوبارہ مشورہ کیا اور جس خاموشی
اور مستعدی سے پہلی معزولی عمل مین آئی تہی اوسیطرح دوسری
معزولی کی تیاریان ہونے لگین - سلطان مراد کی صحت
اور ناقابلیت کی تمام کیفیت پیش کرکے شیخ الاسلام سے
دوبارہ فتوے طلب کیا گیا اور اونہون نے اس تبدیلی کو بہی
جایز قرار دیا -

اس فتوے کے بعد ایک قومی ڈیپوٹیشن عبدالحمید خان مراد کے
چہوٹے بہائی کے پاس بہیجکر یہہ درخواست کی گئی کہ اسوقت
ملک کی ضرورتون کا یہی مقتضی ہے کہ آپ سلطنت عثمانیہ

کے تخت پر بیٹھین اور عثمان کی اوس تلوار کو جو بہت جلد
قومی زندگی کی حفاظت مین میان سے نکلنے والی ہے اپنی کمر سے
لگائین - لیکن اس موقع پر وزرا کو ایک نئی دقت پیش آئی
کیونکہ عبدالحمید خان نے اوس بیغرضانہ خیال سے جو اکثر
سچّے - قوی دل - اور مستعد لوگون مین پایا جاتا ہے اور
جسکا اظہار وقتاً فوقتاً اس بارہ سال کے عرصہ مین اونسے ہوتا
رہا ہے - شہنشاہی کی عظیم ذمہ داری کو اپنے سر لینے سے
اوسوقت تک انکار کیا جب تک کہ اون کے بڑے بھائی
کی ناقابلیت اون پر کافی طور سے نہ ثابت کردیجاے -
عبدالحمید خان چونتیس برس تک ایک تنہائی اور آرام کی
زندگی بسر کر چکے تھے جبکو وہ کسی طور سے شاہی شان و
شوکت اور کاروبار کے جوش و خروش سے بدلنا نہین چاہتے
تھے -
جن لوگون نے تاج شاہی کو ردّ کر کے اپنی ذاتی آزادی
قایم رکھی ہے ہر زمانہ مین وہ عزّت کی نگاہ سے دیکھے گئے
ہین - ہمکو امید ہے کہ جب عبدالحمید خان کے اون کامون
کے ذکر کرنیکا وقت آئیگا جو اونھون نے اپنی زندگی مین
کئے ہین تو اونکا یہہ پہلا فیاضانہ فعل نظر انداز کیا جائیگا
بہرحال اون لوگون کے لئے جو ایک قوی سلطنت کی سازشون

پر غالب آ گئے تھے - ایک نوعمر شاہزادہ کے ان وسواس پر
غالب آجانا کیا مشکل تہا - ملک اور مذہب کی طرفسے جو درخواستین
اونسے کی گئی تہین وہ بالآخر کام کر گئین اور اگست ۱۸۷۶ع
کے اخیر دن سلطان عبدالحمید خان ثانی نے اپنے آبائی تخت پر
بیٹھکر اون مفید اصلاحون کا سلسلہ شروع کیا جنکا ذکر اس
کتاب مین اختصار کے ساتھہ کیا جائیگا -
جو دقتین سلطان کو تخت نشینی کے وقت پیش آئین اور جس
مستعدی اور استقلال سے اونکا مقابلہ کیا گیا اوس کی
نظیر شاید کسی بادشاہ یورپ کی تاریخ مین نہ مل سکے - سلطان
کی تخت نشینی کے وقت سلطنت عثمانیہ کی مالی حالت جو تمام
پولیٹکل کاروبار مین پشت وپناہ ہے نہایت پیچیدہ اور تاریک
حالت مین تھی - اور دیوالیہ ہوجانیکے اعلان نے جو چند روز
پہلے جاری ہوچکا تہا اور جس کے اجرائے بغیر کوئی چارہ
نہ تھا اون مغربی سلطنتون کی ہمدردی زایل کر دی تھی
جو اوس سے پہلے ترکون کی ہمدرد کہلاتی تہین - اہل یورپ
کی تمام ہمدردی بظاہر قرضہ کا سود ادا کرتے رہنے پر منحصر تھی -
اکثر صوبون مین پوشیدہ طور سے سازشون اور بغاوتون
کا بازار گرم تہا - روسی جاسوس اور ایجنٹ قصبہ قصبہ اور
گانون گانون مین موجود تھے اور روسی رشوتون کا جال

ہر طرف پہیلا ہوا تہا۔ یکم جولائی کو زار روس کا پہلا کرشمہ ظاہر ہوا۔ یعنے صوبہ سرویا نے سلطنت عثمانیہ سے منحرف ہوکر جنگ کا اعلان دیا اور اوس کے ساتھ ہی عثمانی ملک پر حملہ کردیا لیکن سرویا کو اس حملہ مین بہی مثل سابق کے ناکامیابی ہوئی کیونکہ عثمانی فوج کے بہادر سپاہیون نے باغی فوجون کو فوراً شکست دیکر اپنے ملک کے حدود سے باہر نکال دیا۔ اس شکست کے بعد بڑی بڑی مغربی سلطنتون کی دست اندازی سے جو ہمیشہ انصاف سے زیادہ حکمت عملی کو پیش نظر رکہتی ہین پچھتر۔ سے التواے جنگ کا اعلان دے دیا گیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ سلطان عبد الحمید خان ایسے وقت مین تخت نشین ہوئے جبوقت لڑائیون کا سلسلہ چہڑ چکا تہا یہہ وقت ہرگز ایسا نہ تہا کہ ملکی یا تمدنی اصلاحون کی طرف توجہ کیجاتی۔ سلطنت کا سب سے پہلا فرض اپنے فوجون کا آراستہ اور پیراستہ کرنا تہا مدبران ملک اس امر سے بخوبی واقف ہین کہ زمانہ جنگ مین ملکی قانون بیکار ہوجاتے ہین پس ایسے وقت مین جبکہ مجریہ قوانین کا عمل درآمد مشکل ہو جدید اصلاحات ملک پر غور یا تجویز کرنا کسقدر زیادہ مشکل ہوگا لیکن سلطان باوجود اِن جنگی تیاریون کے اون ملکی اصلاحون کو سوچ رہے تھے جنکو وہ اپنے بارہ سال کے عہد حکومت

مین نہایت مستعدی اور استقلال کے ساتہہ عمل مین لاتی رہے ہین۔

جو مہلت کہ اس وقت سردیا کو دیگئی تہی وہ سلطنت عثمانیہ اور اون کے مخالفین کے معاہدہ کا ایک جزو تہا۔ یورپ نے اس موقع پر جو دست اندازی کی اوسکا اصلی منشاء قیام امن نہ تہا بلکہ یہہ تمام کارروائی محض سردیا کے فائدہ کی غرض سے کی گئی تہی جس سے اوس نے حسب دلخواہ فایدہ حاصل کیا۔ اس مہلت کے زمانہ مین روسی سپاہ اور مختلف سامان جنگ برابر سرحدون پر پہونچتا جاتا تہا اور باغیون کے مورچے بمقام الگزنڈر اس روز بروز مضبوط ہوتے جاتے تھے۔ اور تمام دنیا کے ماہران فن جنگ کا عام قیاس یہی تہا کہ اس مہلت کے ختم ہوتے ہی معاملہ برعکس ہوجائیگا اور سرویہ کا شیر بجاے غرّا کے بہاگ جائیگا جیساکہ اتبک کرتا رہا ہے ضرور کوئی نمایان کارگذاری ظاہر کریگا لیکن بالآخر سردیا کا شیر جو بہریون اور ٹمٹون پر اسقدر بہادر اور جری معلوم ہوتا ہے فی الحقیقت ایک ذلیل قسم کی بلی ثابت ہوا جس کے پنجون مین اسقدر بھی طاقت نہین کہ اوس شکار کو جسپر "شمال کی آسمانی قوت" سلطنت روس دانت لگائی بیٹہی ہے۔ آگ سے نکال سکے۔ جنگ شروع ہونیکے بعد

ایک ہی مہینہ کے اندر باوجود اوس تمام مدد کے جو "روسی مجاہدین" سے ملی تہی "بہادر اور جری سرویا" کی فوجین شکست فاش کہاکر بہاگتی ہوئی نظر آئین اور فتحیاب عثمانی جنرل کے واسطے بلگریڈ تک راستہ صاف ہوگیا لیکن وہ وہان تک نہین پہونچا - ان فوجون کے پیا پے شکست نے اوس پردہ کو اوٹہا دیا جسمین اسوقت تک موکے کی اصلی شکل چہپی ہوئی تہی - ترکون کی فتحیابی کی خبر سنیٹ پیٹرسبرگ مین پہونچتے ہی سفیر روس مقیم قسطنطنیہ کے پاس یہہ حکم آیا کہ فوراً سلطان کی خدمت مین حاضر ہوکر نہایت اصرار کے ساتہ تجدید مہلت کی درخواست کرے = اور اگر مہلت نامنظور ہو تو فوراً سفارت اوٹہالیجا سے =

اصلی مدبران ملک کا اطلاق اونہین لوگون پر ہوسکتا ہے جو ہر معاملہ مین مصالح اور نشیب و فراز پر پورا خیال رکھتے ہین پرجوش اور جذباتی لوگ جو اپنے مقاصد مین کامیابی حاصل کرنے کیلئے بغیر سوچے سمجہے اپنی جان کو خطرہ مین ڈال دیتے ہین گو بہت زیادہ قابل قدر ہون لیکن نہ اونپر پورا اعتماد کیا جاسکتا ہے اور نہ اونمین انسانون کے ہادی اور رہنما بننے کی قابلیت ہوتی ہے -

تخت نشینی کے بعد جو سب سے بڑا اور اہم مسئلہ

سلطان عبد الحمید خان کو طے کرنا پڑا وہ یہ تہا کہ اس ناجایز اور غیر معمولی درخواست مہلت کی نسبت جو ایک قوی اور موروثی دشمن کیطرف سے پیش ہوئی ہے کیا کارروائی کرنی چاہیئے -

چونکہ سلطان عبد الحمید خان نے نہایت مستقل مزاجی اور سنجیدگی سے اپنا یہ اصول قرار دیا تہا کہ بمقابلہ اپنی ذاتی راے یا شاہی شان و شوکت کے وہ ہمیشہ ملکی فوائید اور شاہان یورپ کی خواہشون کو زیادہ ملحوظ رکہین گے لہذا اونہون نے تہوڑے سے تامل کے بعد درخواست مہلت جنگ پانچ مہینے کے لیئے منظور کر لی -

جب زار روس کو سامان جنگ کی تیاری کا پورا موقع ملگیا تو وہ دوسری چال چلا اور ایک مدبرانہ مراسلہ سلطنت انگلستان کے نام اس مضمون کا بہیجا گیا کہ اعلے حضرت شہنشاہ روس کے نزدیک یورپ مین امن قایم رکہنے کے لیئے (شہنشاہ روس کو قیام امن کا جسقدر خیال ہے وہ تمام دنیا پر اظہر من الشمس ہے) یہ امر نہایت ضرور ہے کہ ایک یورپین کانفرنس ان اصلاحات پر غور کرنیکی غرض سے مقرر کیجاے جنکا جاری ہونا سلطنت عثمانیہ کی عیسائی رعایا کے امن اور حفاظت کے واسطے ضروری خیال کیا

جاتا ہے۔
اور سلطان سے اسبات کا اطمینان حاصل کیا جاے کہ کانفرنس جو فیصلہ کریگی اوسکی پوری تعمیل ہوگی۔
اگر زار روس کی بدنیتی کے ثبوت کسی دلیل کی ضرورت ہو تو اوسکے لیئے یہ مراسلہ کافی ہے اگر یہہ مراسلہ چھہ مہینہ پہلے جاری ہوتا تو اسقدر بے موقع نہ ہوتا لیکن اسوقت اس مراسلہ کا اصلی مقصد یہی ہے کہ وہ تمام تبدیلیان جو سلطنت عثمانیہ مین ہوئین ہتین اور جنکے بعد ایک قابل اطمینان حالت قایم ہوگئی ہتی وہ کالعدم فرض کیجائین یہہ امر ہرگز قرین قیاس نہین ہے کہ سلطنت روس کو روسی سفیرون نے ان تبدیلیون کی اطلاع نہ کی ہو اور شہنشاہ روس اوس نئے سلطان کے چال وچلن اور اصل مقاصد سے ناواقف ہو جسکو زمانہ کے انقلابات نے سلطنت عثمانیہ کے تخت پر بٹھایا تہا۔ زار روس اس امر سے خوب واقف تہا کہ وہ سلطان سے اوہنین اصلاحات کو بجبر طلب کر رہا ہے جنکی اجراء کی نسبت سلطان خود فیصلہ کر چکے ہین۔
روس کی اس حکمت عملی کا مقصد صرف سلطان کو مشتعل کرنا تہا اگر اسکی نسبت کوئی شبہہ ہو تو وہ شہنشاہ روس کی اس عملی کارروائی سے رفع ہو سکتا ہے کہ ایک لاکہہ پچاس ہزار فوج معہ چہہ سو توپون کے گرانڈ ڈیوک نکلاس کے تحت مین سرحد کی طرف ربقول

روس بتیطر احتیاط) روانہ ہوئی۔ ان تمام کارروائیون کو دیکھکر سلطان عبدالحمید خان کا خاموش بیٹہا رہنا حقیقت مین اپنے ملک اور مذہب پر سخت ظلم تہا جسکی اونسے ہرگز امید نہین ہوسکتی تھی۔ یہہ تمام تیاریان دیکھکر اونہون نے بھی اپنی فوجون کی آراستگی کیطرف توجہہ کی۔ ۱۸۷۶ء کے اخیر مین جب کانفرس جمع ہوئی تو تمام یورپ مین کوئی ایسا شخص نہ تہا جسکو اس کانفرس کی کامیابی کی امید ہو چنانچہ ایساہی ہوا اور کانفرس چند جلسون کے بعد خود روس کے محرک کی خواہش کی موافق بلاکسی نتیجہ کے برخاست ہوگئی۔

اس موقع پر سلطان عبدالحمید خان نے اپنے سچے دوستون کی صلاح اور اپنے مورد وثی دشمنون کی درخواستون کو رد کرکے بلاکسی توسط کے سرویا سے خود صلح کرنیکی کارروائی کی اور اسمین اونکو پوری کامیابی ہوئی جو شرائط سلطان کی طرفسے پیش ہوئین تہین اونکو بلاتامل سرویا نے منظور کرلیا اور اس طورسے جو مہلت سلطان کو ملی اوسکو اونہون نے ملک کی اندرونی اصلاحات مین صرف کیا۔

لیکن ایک ذی فہم روشن خیال مدبر بادشاہ کا تخت عثمانیہ پر بیٹھے ہوئے دیکھنا ایک روشن خیال اور ذی فہم زار کو کب گوارا ہوسکتا تہا۔ کیونکہ اگر سلطنت عثمانیہ مین امن قایم

ہوجاتا تو سلطنت روس کو بیجا دخل اندازی اور جابرانہ غضب کا موقع ہاتھہ سے جاتا رہتا۔ سلطنت روس اگرچہ سلطنت عثمانیہ کی ان تبدیلیوں کو نہیں روک سکتی تھی لیکن کم از کم اوسکو اون سکے کالعدم سمجھنے کا ضرور اختیار تہا۔ کانفرس کے برخاست ہوتے ہی پرنس کارچگاف نے ایک سرکلر یورپ کی بڑی بڑی سلطنتوں کے نام جاری کیا جسمین اوس نے اس کانفرنس کی ناکامیابی کا ذکر کرکے یہہ لکہا کہ۔

ہرچند یورپ کی بڑی بڑی سلطنتین مشرق مین امن قایم رکھنا نہایت ضروری اور اہم خیال کرتی ہین اور اون حقوق کے لحاظ سے جو اونکو معاہدہ کے رو سے حاصل ہین۔ اوس کے متعلق کوشش بھی کرچکی ہین۔ لیکن ایکسال کی مدبرانہ محنتون کے بعد ہر ایک سلطنت پر یہہ امر بخوبی ثابت ہوگیا ہے کہ مشرق کی جو حالت پہلے تھی وہی اتبک قایم ہے۔ بلکہ خونریزی۔ جوش۔ تباہی۔ اور اوس خوفناک زمانہ کے خیال نے جو بہت جلد یورپ پر آنیوالا ہے اور جسکو ہر ملک کی رعایا اور گورنمنٹ پورے طور سے سمجھی ہوئی ہے اوسکی حالت اور زیادہ ابتر ہوگئی ہے مگر بااین ہمہ باب عالی نے یورپ کی متفقہ خواہشون۔ اپنے وعدون۔ اور اون فرائض منصبی کا جو اوسپر بحیثیت سلطان یورپ عاید ہوتی ہین ذرہ برابر بھی خیال نہین کیا جسکی وجہہ سے مشرقی معاملات

بجائے رو براہ ہونیکے اور زیادہ پیچیدہ ہوگئے ہین۔
اور اس وقت بلحاظ یورپ کے امن اور انسانی ہمدردی
اور علیبائی قومون کے اخلاقی خیالات کے نہایت اندیشہ ناک
ہین" اس مراسلہ کا لطف سمجھنے کے لئے یہہ امر یاد رکہنا ضرور
ہے کہ انعقاد کانفرس سے پہلے ہی سلطان نے اندرونی
اصلاحات کے واسطے بمشورہ وزراء انتظام سلطنت کے
متعلق کچہہ قواعد تیار کئے تہے جنکو صفوت پاشاہ نے کانفرس
کے پہلی جلسہ مین پیش کرکے توپون کی سلامی اوتارے جانیکی
ساتہہ ہی یہہ اعلان کیا تہا کہ
"اس بڑے قانون نے جسکی تکمیل اسوقت ہوتی ہے چہہ سو برس
کے قدیم اصول سلطنت کو بدل دیا ہے۔ سلطنت کے جدید
اصول جو سلطان نے قایم کئے ہین اور جنسے عثمانی رعایا کے
امن و آسایش کا نیا زمانہ شروع ہوتا ہے اس وقت سے
جاری کئے جاتے ہین"
ان جدید اصول کا ذکر اس کتاب کے دوسرے حصہ مین
کیا جاویگا یہہ امر کہ اون اصول پر امن کی حالت مین بہی عملدرآمد
ہوسکتا ہے یا نہین میری بحث سے خارج ہی۔
عثمانی مدبران ملک شاید اس امر کو بخوبی نسمجہے ہوئے تہے
کہ آزادی کوئی ایسی چیز نہین ہے جو کسی خاص حکم یا اعلان

کے ذریعہ سے دفعتاً پیدا کر دیجا سے ملکی اور تمدنی ضرورتین اوسکو خود بخود پیدا کر لیتی ہین اور مختلف اقوام اور مذہب کے لئے مختلف قسم کی حکومتون کی ضرورت ہوتی ہے بہرحال اون کا خیال چاہئے جو کچھہ ہو مگر اسمین کچھہ کلام نہین ہوسکتا کہ جو اصول مدحت پاشاہ نے قایم کئے تھے اوسکی آزمایش اور کامیابی کا ذرا بھی موقع نہین دیا گیا - اور خاص مزاحمت اوس سلطنت کی طرفسے ہوئی جسکی تمام تاریخ آزادی روکنے کی خونریز جھگڑون سے مملو ہے جو سلطنت اپنی رعایا کے آزاد خیال ممبرونکو ہمیشہ قتل اور جلاوطنی کی سزا دیتی ہو اوسکا کسی دوسرے ملک مین آزاد گورنمنٹ نہ قایم ہونے دینا کچھہ تعجب انگیز نہین ہوسکتا شہنشاہ روس نے بلا لحاظ اون کوششون کے جو سلطان عبدالحمید خان نہایت ایماندار ی کے ساتھہ اپنے ملک کی اصلاح مین کررہے تھے یورپ کی بڑی بڑی سلطنتون کو اس امر پر آمادہ کیا کہ سلطان سے مجوزہ اصلاحات کی ایک فہرست طلب ہو اور اون کے اجراء کے لیئے ایک وقت معین کر دیا جائے اور یہہ امر بخوبی اون کے ذہن نشین کر دیا جاسے کہ تمام مغربی سلطنتین اون کی عیسائی رعایا کی حالت کو بغور دیکھتی رہینگی اور اون کی اصلاح اور آسایش کے لحاظ سے جو کارروائی متفقہ سلطنتین مناسب تصور کرینگی وقتاً فوقتاً عمل مین

لائین گی -
اس مراسلہ کے جواب مین انگلستان کے وزیر خارجہ نے سلطنت
روس سے اسبات کا اطمینان چاہا کہ اس متفقہ دست اندازی کی
بعد جو روسی فوجین سلطنت عثمانیہ کے سرحدون پر پڑی ہوئی
ہین وہ فوراً اوٹھا لیجائینگی - روس نے اپنی قدیم عادت
کے موافق اسکا کوئی راست جواب نہین دیا بلکہ اسکی مقابلہ مین
یہہ تجویز پیش کی کہ باب عالی مین اس متفقہ مراسلہ کے پیش ہونیکے
بعد فوجون کے ہٹانے اور بڑہانے کا مسئلہ شہنشاہ اور سلطان
کے باہمی تصفیہ پر چہوڑ دیا جاے اور دوسری سلطنتین اوسمین
کچہہ دخل نہ دین -
بالآخر یہہ تجویز منظور ہوئی اور ۳۱- مارچ ۱۸۷۷ء کو مفصلۂ ذیل مراسلہ
یورپ کی بڑی بڑی سلطنتون کی طرفسے بذریعہ سفیرون کے سلطان
کے سامنے پیش ہوا -
جو سلطنتین باتفاق یکدیگر مشرق کا قیام امن اپنے ذمہ لیکر
قسطنطنیہ کی کانفرنس مین شریک ہوئی تہین - اونکا یہہ خیال
ہے کہ اس مقصد مین کامیابی کے لیئے سب سے پہلی یہہ امر
ضروری ہے کہ جو باہمی معاہدات اونمین قرار پائے ہین وہ
قایم رکہے جائین اور اوس متفقہ خواہش کی از سر نو تجدید کیجاے
جو لوگ سلطان کے عیسائی رعایا کی فلاح اور بوسینا

ہرزی گوینیا اور بلگیریا کی اصلاح کے متعلق ظاہر کرچکے ہین
جنکی تعمیل کا باب عالی نے وعدہ کرلیا ہے جو صلح کہ سرویا
کے ساتھہ کی گئی اوسکو وہ منظور کرتی ہین اور مانٹی نگرو کی نسبت
اونکا یہہ خیال ہے کہ حدود کا تعین اور بحر اسود مین جہاز رانی
کی عام اجازت قیام معاہدہ کے لیئے نہایت ضروری ہے
جو معاہدے کہ باب عالی اور اوس کے دو صوبون مین ہوئے
ہین یا آیندہ ہون اونکو متفقہ سلطنتین قیام امن کا بڑا
ذریعہ تصور کرتی ہین اور سلطان سے درخواست کرتی ہین
کہ جو فوج اونہون نے حال مین بخیال جنگ بڑہائی ہے
اوسکو تخفیف کرکے صرف اوسقدر فوج رکہی جائے جو قیام
امن کے لئے ضروری ہو۔ اور فوراً وہ اصلاحین جاری کردیجائین
جنکے متعلق کانفرنس فیصلہ کرچکی ہے۔ متفقہ سلطنتین اس
امر سے بہی بخوبی واقف ہین کہ باب عالی ان اصلاحات کی
بڑے حصہ کی تعمیل پر اپنی پوری آمادگی ظاہر کرچکی ہے
جو سرکلر ۱۳- فروری ۱۸۷۶ء کو باب عالی نے جاری کیا
اور جو کچہہ اوسکی طرف سے بوقت کانفرنس یا اوس کے بعد
بیان کیا گیا وہ سب سلطنتہاے متفقہ کے پیش نظر ہے
باب عالی کی اس نیک نیتی اور آمادگی پر بہروسہ کرکے
سلطنتہاے متفقہ کو پوری امید ہے کہ باب عالی موجودہ

موجودہ زمانہ امن کو غنیمت سمجھکر ایسا انتظام کریگا جس سے
اوسکی عیسائی رعایا کی حالت مین قابل اطمینان ترقی ہوجائیگی
جو یورپ مین قیام امن کے لئے نہایت ضروری ہے۔
متفقہ سلطنتہاے یورپ یہہ بھی امید کرتی ہین کہ باب عالی
ان تمام تجویزون کو شروع کرنیکے بعد اون پر نہایت مستعدی
کے ساتھہ ثابت قدم رہنا اپنی شاہانہ عزت اور ذاتی فوائد
کے لحاظ سے ضروری سمجھے اس لئے کہ متفقہ سلطنتہاے یورپ
اپنے سفیرون کے ذریعہ سے بغور دیکھتی رہینگی کہ باب عالی اپنے
وعدون کو کس طرح ایفا کرتا ہے۔ اگر اونکو اپنی امیدون مین
دوبارہ ناکامی ہوئی یا سلطان کی عیسائی رعایا کی حالت مین کوئی
اصلاح نہ ہوئی اور وہ پیچیدگیان نہ رفع ہوسکین جو تہوڑے
تہوڑے عرصہ کے بعد مشرق کے امن مین خلل انداز ہوتی ہین تو
متفقہ سلطنتین اوسکو عام یورپ کے مقاصد کے بالکل خلاف تصور
کرینگی۔ اور مجبوری اونکو قیام امن کے لئے باتفاق یکدگر ایسی
تدبیرین اختیار کرنی پڑینگی جنکو وہ ان مقاصد کے لئے مناسب
تصور کرین "

مین نے اپنے قابل قدر مراسلہ کو جسپر تمام یورپ
کے مدبران ملک اپنا ونائع صرف کرچکے تھے اس
مقام پر بجنسہ درج کرنا مناسب خیال کیا

کیونکہ میری راے کے موافق اس مراسلہ کو اوس وقت بہت کم لوگون نے دیکھا ہوگا اور اکثر لوگ اسوقت تک بھی یہہ سمجھتے ہین کہ سلطنت روس نے قیام امن کے واسطے تمام مدبرانہ ذرایع مین ناکامی کے بعد جنگ کا اعلان دیا تھا۔

مین سمجھتی ہون کہ میرے سوای اور لوگ بھی اس مراسلہ کو بطور اعجوبہ روزگار کے کسی بڑے عجائب خانہ مین جگہہ دینے کے قابل خیال کرینگے۔ اگر یہہ مراسلہ کسی چھوٹی سے چھوٹی جنوبی امریکہ کی ریاست کے نام بھیجا جاتا تو وہ بھی اوسکو اپنی سخت توہین خیال کرتی۔ لیکن ایک ایسے شخص کے سامنے جسکے تحت مین لاکھون جانباز اور بہادر سپاہی ہون اور وہ ایک قوی قدیم سلطنت کا خود مختار بادشاہ ہو اور جسکو تین مختلف براعظم کے مسلمان اپنا مذہبی پیشوا سمجھتے ہون اس قسم کے مراسلہ کا پیش کرنا ایسا جاہلانہ اور وحشیانہ فعل تھا جسکی مثال باہمی سلطنتون کی مراسلت کی تاریخ مین بہت ہی مشکل سے ملسکتی ہے۔

اگر یہہ امر فرض کرلیا جائے کہ بلحاظ ضرورت کے اس مضمون کے تحریر مین مجبوری تھی تب بھی اس سے انکار نہین کیاجاسکتا کہ جو طرز ادا اختیار کیا گیا وہ نہایت نا ملایم تھا اور جو الفاظ استعمال کئے گئے وہ نہایت سخت اور مشتعل کرنیوالے

تھے اور جب یہہ مان لیا جاے کہ اس قسم کے الفاظ اور علانیہ تخویف کی کوئی معقول وجہہ بھی نہ تھی تو سواے اس کے کچھہ نہیں کہا جا سکتا کہ سلطنہاے متفقہ کی عقلون پر پردہ ڈال دیا گیا تہا اور اونکی طرف سے ایسے امور پیش ہوئے تھے جو اون کے دلی مقاصد کے بالکل خلاف تھے - اسمین کچھہ شک نہین کہ جس شخص نے اس مراسلہ کو تحریر کیا تہا اوسکا اصلی منشاد بجاے قیام امن کے جیساکہ ظاہر کیا جاتا تہا اعلان جنگ تہا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہہ مراسلہ آئندہ خونریزی اور تباہی کا دیباچہ بنگیا۔ اس توہین کا جو اثر سلطان کے دل پر ہوا ہوگا دوسرے لوگون کو اوسکا اندازہ کرنا نہایت مشکل ہے ۔ سلطان عبدالحمید خان تخت نشینی کے وقت سے جانتے تھے کہ وہ ایک ایسی قوم کے حقوق اپنے ذمہ لیتے ہین جو دنیا مین سب سے زیادہ وفادار اور جان نثار سمجھی جاتی ہے اور اون فرائض منصبی کو پورے طور سے ادا کرنیکے لیئے عرصہ دراز تک اندرونی امن اور آزادی کی سخت ضرورت ہوگی - اونکی خداداد عقل و فراست نے اونکو بتلا دیا تہا کہ اونکی سلطنت ایسے امراض مین مبتلا ہے جو امتداد زمانہ سے کہنہ اور مزمن ہوگئے ہین اور وہ بجز فطرتی اور تدریجی تدابیر کے کسی طور سے علاج پذیر نہین ہوسکتی - اور جو علاج بیرونی لوگ تجویز کرتے ہین وہ کسی طرح سے مریض کے موافق حال نہین ہے

وہ یہہ بھی جانتے تھے کہ اون سلطنتون مین جو یہہ تجاویز پیش
کر رہی ہین کم از کم ایک سلطنت ایسی ہے جسکی تمام کارروائیان
خودغرضی پر مبنی ہین اور وہ اپنے گہر کا انتظام چہوڑ کر دوسرے
گہرون کا انتظام بہت زیادہ ضروری خیال کرتی ہے خلاصہ یہہ ہی
کہ سلطان عبدالحمید خان روس کے اندرونی معاملات سے ناواقف
نہ تھے وہ خوب جانتے تھے کہ روسی مزارعین کی حالت اونکی عیسائی
رعایا کی حالت سے بدرجہا بدتر ہے اور جو ظلم کہ اونپر خودزار کے
حکم سے ہوتے ہین وہ باشی بزوق کے اتفاقی مظالم سے بہت
زیادہ ہین۔

سلطان عبدالحمید خان اپنے ارادون اور مقاصد کی سچائی سے
واقف ہونیکے علاوہ اسبات کو بہی اچہی طرح جانتے تھے کہ سلطنتہائے
یورپ اونکو اشتباہ کی نظر سے دیکہتی ہین اور اون کے سفیر سلطان
کی ملکی اصلاح کی نگرانی کے لیئے مقرر ہین۔

اور ایسے وقت مین جبکہ اونکی قومی اور مذہبی دشمنون کی بیشمار
فوجین سرحد کی طرف بڑہتی چلی آتی ہین اونسے یہہ خواہش ظاہر
کیجاتی ہے کہ وہ اپنی اوس چہوٹی سی فوج کو جو ایک ناجایز اور
غاصبانہ حملہ کو اپنی نہایت بہادری کے ساتہہ رد کر چکی ہے
تخفیف کرین اور اس پریشانی کی حالت مین یورپ کی سلطنتہائے
متفقہ ایک بدمزاج اوستاد کی طرح اونکو دہمکاتی اور ڈراتی ہین

فی الحقیقت ایسے وقت مین ان دہمکیون کو برداشت کرلینا گو کہ وہ تمام سلطنتہاے یورپ کی طرفسے کیون نہ ہون کسی معمولی ترک سے ہی ہنین ہوسکتا تہا۔

اس موقع پر سلطان عبدالحمید خان نے جو استقلال اور تحمل ظاہر کیا اوسکا عشر عشیر بھی دنیا کے کسی دوسرے بادشاہ سے ممکن نہ تھا ایسی حالت مین اگر وہ سفیران دول خارجہ کو قسطنطنیہ چہوڑ دینے کا حکم دیتے اور متفقہ سلطنتہاے یورپ سے مقابلہ کے لئے آمادہ ہوجاتے تو کچہہ تعجب انگیز نہ تھا اور نہ کوئی شخص اونکو قابل الزام قرار دیتا سلطنت عثمانیہ کے بادشاہ کے قبضہ مین ہمیشہ کچہہ اس قسم کے اختیارات رہتے ہین کہ اگر وہ اونکو کام مین لائے تو دنیا کے تین چوتہائی حصون مین جہان کہ عیسائی اور مسلمان ملکر رہتے ہین کشت وخون کی آگ لگا سکتا ہے اور ایک کو دوسرے کے خون کا پیاسا بنا سکتا ہے کیونکہ وہ مسلمانون کا مذہبی پیشوا اور دنیوی بادشاہ مانا جاتا ہے۔

اگر کسی سلطان کو انصافًا اس عظیم الشان اقتدار کو کام مین لانا جائز ہوسکتا تہا تو وہ اس مراسلہ کے پیش ہونیکے وقت صرف سلطان عبدالحمید خان تھے۔ لیکن یورپ الخصوص خصوصًا انگلستان کی خوش قسمتی تھی کہ عیسائی سلطنتون کو ایک ایسی

شخص سے سابقہ پڑا تھا جسکی نظر بہ نسبت اپنی ذاتی توہین کے دوسرے مصالح پر زیادہ تھی اونہون نے اپنی معمولی عادت کی موافق اس موقع پر بھی اپنی رعایا کے فوایدکو مدنظر رکھا اور برافروختہ ہوکر وہ فوراً لڑائی کے لیئے آمادہ نہین ہوگئے بلکہ اونہون نے ایکمرتبہ اور اوس انصاف کو جوش مین لانا چاہا جو عیسائی سلطنتون مین خصوصاً جبکہ وہ مسلمان پادشاہون سے معاملہ کرنے مین مفقود ہے۔
اس مراسلہ کے پیش ہونے سے ایکہفتہ کے بعد سلطنتون کو سلطان کی طرفسے جواب پہونچ گیا۔ جسمین خودداری اور اپنی توقیر کا پورا لحاظ رکھکر اندرونی انتظامات کی نسبت سلطنت عثمانیہ کی خودمختاری پر پورا زور دیا گیا تھا جسمین یورپ کی دست اندازی کی مزاحمت نہایت معقول الفاظ مین کیگئی تہی اور انتظامی اصلاحات کی ضرورت کو آزادی کے ساتھہ تسلیم کرکے بلاشرکت غیرے اون اصلاحات کے عمل مین لانے کا وعدہ کیا گیا تھا جنکو کوئی سلطنت سلطان کے ملک مین جاری نہین کرسکتی۔
سلطان کے جواب کے اخیر فقرہ کو ہم اس مقام پر بجنسہ نقل کرتے ہین تاکہ اوس مراسلہ کے ساتھہ جسکا یہہ جواب ہے ہر شخص کو مقابلہ کرنے کا موقع ملے:۔
اپنے حق کی سچائی اور اپنے خدا پر بہروسہ کرکے سلطنت عثمانیہ اون تمام امور کو کالعدم سمجھتی ہے جو بغیر اوس کے مشورہ کے

اوس کے خلاف فیصل کیئے گئے ہین اور اوس عزت کو قایم
رکھنے کے لیئے جو خدا نے اوسکو دی ہے وہ اون تمام حملون
کے روکنے سے باز نہین رہ سکتی جو حقوق بین الممالک اور اون
معاہدات کے خلاف اوسپر کیئے جاتے ہین جو یوروپین سلطنتون
کے باہم ہو چکے ہین اور جنکی پابندی اون سلطنتون پر بھی واجب ہی
جنہون نے متفق ہوکر ۳۱ - مارچ کو ایک مراسلہ پیش کیا ہے اور
جسکو وہ بالکل ناجایز اور ناقابل تعمیل تصور کرتی ہے - اور وہ
اون تمام سلطنتون کی ایمانداری کو جوش مین لانا چاہتی ہے
جس سے اوسکو مثل سابق کے انصاف اور دوستی کی امید کرنیکا
پورا حق ہے " -

جو دوستی اور انصاف کے خیالات شہنشاہ روس الگزنڈر ثانی
کے سینہ مین جوش زن تھے اونکا اظہار بذریعہ اعلان مورخہ
۲۴ - اپریل ۱۸۷۷ع کیا گیا جسمین لکہا گیا تہا کہ تمام روسی قوم
مشرقی عیسایئون کی حالت مین اصلاح کے لیئے بیحد مضطر ہے -
جب اس امر کی طرف خیال کیا جاتا ہے کہ سلطنت روس مین
عام راے کا اظہار بذریعہ اخبار کے ممکن نہین اور عام خیال کے
اظہار کا بذریعہ تقریر کے دستور نہین ہے تو پہر کس طرح شہنشاہ
روس کو اپنی رعایا کے عام خیالات کے معلوم کرنیکا موقع ملا -
بہرحال اس اعلان مین یہہ لکہا گیا کہ سلطنت عثمانیہ کی مغرورانہ سرکشی

ہمکو تلوار کہینچنے پر مجبور کر لی ہے۔

اعلان کا اخیر فقرہ یہہ تہا کہ ہم اپنی بہادر فوجون پر خدا کی رحمت کے طالب ہو کر سلطنت عثمانیہ کے حدود مین داخل ہونیکا حکم دیتے ہین۔ یہہ امر نہایت مشکل ہے کہ کوئی انگشتمین اوس زمانہ کے تاریخی واقعات پر غور کرکے نادم اور شرمندہ نہو۔ ان واقعات پر دس سال گذر جانیکے بعد بھی جسوقت اوس بزدلی ریاکاری۔ تلون۔ خودغرضی اور قدیم تعلقات سے بیپروائی کا خیال آتا ہے جو اہل انگلستان سے اس موقع پر ظاہر ہوئی تو دل اختیار مین نہین رہتا۔ مین اپنے سالہا سال کے تجربہ اور ۱۸۷۶ء اور ۱۸۷۷ء کے واقعات کی بنا پر نہایت یقین کے ساتھہ کہہ سکتی ہون کہ اگر لارڈ بیکنس فیلڈ کی گورنمنٹ اپریل ۱۸۷۷ء مین تہوڑا سا بھی استقلال ظاہر کرتی تو وہ تمام خونریزیان اور مصیبتین جسکا داغ اس بدنصیب سال کے دامن پر لگا ہوا ہے ہرگز ہرگز نہ واقع ہونے پاتین۔ لارڈ بیکنس فیلڈ بھی سلطان کیطرح اس امر سے بخوبی واقف تھے کہ سلطنت عثمانیہ کے اندرونی حالات کے واسطے سب سے زیادہ ایک عرصہ دراز تک امن کی ضرورت ہے۔

لارڈ بیکنس فیلڈ یہہ بھی جانتے تھے کہ بلحاظ معاہدات کی انگلستان کا یہہ فرض منصبی ہے کہ وہ اپنے قدیم رفیق سلطنت عثمانیہ کو

سنبہلنے اور از سر نو انتظام کرنے کا موقع دلائے - پارلیمنٹ
مین ایک جماعت کثیر اس خیال کی موئید تھی اور ممبران پارلیمنٹ
کے علاوہ دوسرے لوگ بھی جو اپنے ملک کی عزت اور نام آوری
کے خواہان تھے اسی خیال کے حامی اور مددگار تھے - پس
ایسی حالت مین لارڈ بیکنس فیلڈ کو اپنے پولیٹیکل دشمنون کی کوششون
کو بیکار کر دینا کچھہ دشوار نہ تھا - لیکن باوجود اسکے وہ ایسی جراءت
نکر سکے جسکی وجہہ سے یورپ مین امن قایم رہتا اور سلطان
کی رعایا کی حالت مین ترقی ہو سکتی - اگرچہ گذشتہ واقعات پر
افسوس کرنا محض بیفائدہ ہے اور ایک ایسے نامآور شخص
کی کارروائیون پر جو دوسری حیثیتون سے ایک بڑا نامآور
وزیر سمجھا جاتا ہے اور جسکو مرے ہوئے بھی ایک زمانہ گذر گیا
نکتہ چینی کرنا نہ صرف بدنما بلکہ سخت مبتذل معلوم ہوتا ہے لیکن
زندہ لوگون کی دادرسی ہمکو اصلی واقعات کے اظہار پر مجبور
کرتی ہے "یہہ مقولہ کہ ایمانداری سب سے عمدہ حکمت عملی ہے"
مدبران ملک کے ہدایت نامون مین بہت کم پایا جاتا ہے اور اگر
اتفاق سے کہین نظر بھی پڑ جاتا ہے تو اوس پر عمل بہت
کم ہوتا ہے - لیکن اس مین کچھہ شک نہین کہ افراد
کی طرح قومی معاملات مین بھی گناہ بغیر اپنا اثر دکھائے نہین
رہ سکتا -

اس موقعہ پر یہہ کہنا کہ انگلستان اس وقت تک سنہ۱۸۷۸ع کی اپنی مجرمانہ غلطی کے کفارہ سے سبکدوش نہین ہوا ہے کچھہ بیجا نہ ہوگا۔

اعلان جنگ کے بعد کچھہ عرصہ تک رومینیا کی گورنمنٹ نے دونون طرف سے اپنی بے تعلقی ظاہر کی لیکن یہہ صرف ایک ایسا دہوکا تہا جو چند گہنٹون سے زیادہ قایم نہین رہ سکتا تہا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور رومینیا کو بہت جلد سلطنت روس کے ساتھہ معاہدہ کر لینا پڑا اور اوسنے اپنی تمام قوت شہنشاہ روس کے قبضہ قبتدار مین دیدی۔۔ اور اوسکی پچاس ہزار فوج مغربی حدود دیرہونگی اور روسیون نے ڈینوب کو عبور کرنا شروع کیا۔ اہل رومینیا کا روسیون کے ساتھہ ہوجانا کسی طور سے قابل الزام نہین سمجہا جاسکتا کیونکہ وہ لوگ بخوبی جانتے تھے کہ اونکا چہوٹا سا ملک دو قوی سلطنتون کے بیچ مین واقع ہے۔ پس وہ لوگ اپنے ملک کو بچانیکے لئے زبردست فریق کے ساتھہ ہوجانا نہایت مناسب تصور کرتے تھے۔

ترکی فوج جو روسیون کی مزاحمت کے لئے بہیجی گئی تھی اوسکے جنرل عبد الکریم پاشاہ نے خواہ ذاتی ناقابلیت یا کسی دوسرے کمینہ خیال سے اپنے فرایض منصبی مین قابل افسوس کوتاہی کی اونہون نے نہ کوئی پل توڑا اور نہ ریلوے لائین کو نقصان پہونچایا

اور نہ کسی ایسی مضبوط مقام پر قبضہ کیا جہان سے وہ اپنے دشمنون کی مزاحمت کرسکین جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ ۲۰ جون کو جنرل زمرمان نے دریائی ڈینوب کو عبور کر لیا اور ایک ہفتے کے اندر ڈبرودشا پر قابض ہوگیا عثمان پاشا کو اپنے جاسوسون کی غلطی سے روسی فوج کے بڑہنے کا ٹہیک حال معلوم نہ ہوسکا اس لئے اونکو پلونا کیطرف واپس ہونا پڑا - اور ملک کا وہ حصہ جوکہ بلقان کے شمال مین واقع ہے روسیون کے قبضہ مین آگیا لیکن روسیون نے یہان بہی دم نہ لیا جنرل گورکو سوار دن کے دو برگیڈ اور چند جنگی توپون کے ساتھہ اوس فوج کے آگے بڑہا جو گرانڈ ڈیوک نکلاس کے تحت مین تہی وہ ایک مختصر جنگ کے بعد ٹرنوا پر قابض ہوکر درہ ہنکونی کے طرف بڑہا - یہان ترکون کے محکمہ جاسوسی کی غفلت اور بے پروائی سے محافظین درہ پر غالب ہوگیا اور قیزانلق کا ارادہ کیا جوکہ درہ شپکا سے تقریباً چہہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اس مقام پر البتہ روسیون کی کچہہ مزاحمت کیگئی - ترک بہادری سے لڑے اور تہوڑے عرصہ تک جنرل پرنس مرکی کے حملون کو کامیابی کے ساتھہ روکتے رہے - لیکن آخرکار اصول جنگ کی واقفیت بہادری پر غالب آگئی اور اوسی مہینہ کی ۱۸ اٹہارہ تاریخ کو دونون روسی جنرلون کی فوجین کوہ بلقان کے

جنوب مین باہم مل گئین ۔
اس فتح نے جو روس کو اصول جنگ کی واقفیت سے حاصل ہوئی تھی سلطان عبدالحمید خان کو پہلی مرتبہ اس بات کے ثابت کرنیکا موقع دیا کہ وہ اعلے درجہ کے مرد میدان ہین اس خبرنے کہ روسی فوج نہایت تیزی کے ساتھہ بڑہتی چلی آتی ہے قسطنطنیہ مین تہلکہ مچا دیا جب ترکی وزراء کو یہہ بات معلوم ہوئی کہ قسطنطنیہ اور حملہ آور فوجون کے درمیان مین کوئی قدرتی روک باقی نہین رہی تو اونکی وہی حالت ہوگئی جو زمانہ جنگ مین فرانس کے وسط کی لوگون کی حالت جرمنی سپاہی کے دیکہنے سے ہوجاتی تھی وہ بدحواس اور پریشان ہوکر افتان وخیزان سلطان کے حضور مین پہونچے اور بہ منت یہہ التجا کی کہ اعلیحضرت اپنی حفاظت کے لیئے دارالخلافت کو چہوڑکر باسفورس کے ایشیائی کنارہ پر تشریف فرما ہون لیکن حقیقت یہہ ہے کہ وزرا بھی شاہان یورپ کی طرح سلطان عبدالحمید خان کے استقلال وہمت سے محض ناواقف تھے ۔ سلطان نے جس متانت آمیز حقارت سے متفقہ سلطنتہاے یورپ کی پیش کردہ تجاویز کو رد کردیا تہا اوسی طرح اس پست ہمتی کی صلاح کو بہی رد کردیا ایسے نازک وقت مین جبکہ اونکو نہ اپنے قدیم رفیقون (اہل انگلستان) سے کسی مدد کی امید تھی اور نہ وزراء کی دانشمندی پر بوجہہ اونکی

بد جو بہی کے اعتماد ہو سکتا تہا اونہون نے خود اپنے قوی دل اور
اپنی فوج کی قدیم جوانمردی پر بہروسہ کرکے اپنی جگہ چہوڑ دینے
سے قطعاً انکار کیا اور تمام کاروبار سلطنت براہ راست اپنے ہاتھ مین
لے لیا - اس تبدیلی نے ہزارہا دسی گہرون کو بے چراغ اور
تباہ کر دیا اور حملہ آور فوجون کے جنرلون پر ثابت ہوگیا کہ جو
مزاحمت ایک جری اور بہادر شخص کا قوی دل کر سکتا ہے اوس کی
مقابلہ مین وسیع دریا اور بلند پہاڑون کی مزاحمت بالکل ہی حقیقت
اور ہیچ ہے - ردلیف پاشا وزیر صیغہ جنگ دفعتاً اپنے عہدہ
سے معزول کر دئے گئے اور جنرل عبدالکریم جنہون نے اپنے
آپکو ثابت کر دیا تہا فوراً مقام جنگ سے واپس بلائے گئے -
مصطفیٰ پاشاہ وزیر صیغہ جنگ مقرر ہوئے اور محمد علی پاشا
فوج کے کمانڈر کیئے گئے - سلطان عبدالحمید خان کی ذاتی جرات
نے ترکی فوجون مین ایک جوش اور ولولہ پیدا کیا اور روسیون
کی ایک اتفاقی غلطی نے اوسکو دوبالا کر دیا - گرانڈ ڈیوک نکلاس
نے (جو کہ ذاتی قابلیت سے زیادہ تر خاندانی اعزاز کے لحاظ
سے تمام فوج کا افسر مقرر کیا گیا تہا) کسی اتفاقی غلطی سے
ہلونا جیسے مضبوط مقام کو بغیر قبضہ چہوڑ دیا تہا جنرل عثمان پاشا
جنکی نسبت مین لکہا تہا کہ بہادر سپاہیون کے ہر جلسہ مین اونکا
جام صحت پیا جاسے) اس موقع کو غنیمت سمجہکر فوراً اوسپر قابض ہوگئے

جنرل کرو ڈنیر نے اپنے اعلے افسر کے نام سے اس بدنما داغ کو دور کرنیکے لئے تین رجمنٹون کو یہہ حکم دیا کہ جس طور سے ممکن ہو پلونا پر قبضہ کرلین - سپاہیون نے اس حکم کی پوری تعمیل کی مگر اونکی کامیابی محض عارضی ہتی کیونکہ اونکی مدد کے لیئے کوئی اور فوج نہ ہتی - یہہ لوگ پورے طور سے پلونا مین داخل نہین ہونے پائے تھے کہ عثمان پاشا نے کثیر نقصان کے ساتھ اونکو پسپا کر دیا - اور دفعتاً اون مورچون کی تعمیر شروع کردی جنکی دیرانہ حفاظت سے اونکا نام دنیا کے مشہور جنرلون کی فہرست مین نہایت آب و تاب کے ساتھ چمکتا رہیگا - اس موقع پر عثمان پاشا نے یہہ ثابت کر دیا کہ وہ ایک مستعد اور ہوشیار اعلے فوجی انجنیر ہین کیونکہ اوہون نے درہ اسکینا سے صوفیا تک آمد و رفت کا راستہ کہول لیا اور اس کے ساتھ ہی لووچ کو بہی زیادہ تر محفوظ اور مضبوط کر دیا - اس طور سے شہنشاہ کی اوس مہربانی کی بدولت جو اونکو اپنے معزز رشتہ دارون کی ساتھ ہتی تین اعلیٰ درجہ کے مضبوط مقام اور لاکہون روپئے جو فاقہ کش فرارعین سے بجبر حاصل کئے گئے تھے اور دس ہزار سپاہیون کی عزیز جانین ضایع ہوگئین - روسیون کی مسلسل کامیابی مین اس ناگہانی مزاحمت نے اون کے جنرلون کو غصہ سے دیوانہ بنا دیا اور وہ لوگ بلا عاقبت اندیشی

غضبناک جانورون کی طرح ہر اک کارروائی کے لیئے مستعد
ہو گئے - روسیون نے ۳۰ - جولائی کو تیئس ہزار فوج اور
بھاری توپخانہ کے ساتھہ پلونا پر حملہ کر دیا مگر اون کو اس
بات کا بخوبی سبق ملگیا کہ غلطیان کرنا بہ نسبت غلطیون کی
اصلاح کے بہت زیادہ آسان ہے - ہر ایک روسی جنرل اپنے
اعلے افسر کی غلطی رفع کرنے مین دوسرون سے پیشقدمی کرنا
چاہتا تھا جسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ وہ غلطی بجاے رفع ہونیکے اور
زیادہ خوفناک ہو گئی - حملہ آور افواج نے بجاے اسکے
کہ کسی ایک اعلی افسر کے زیر حکم رہکر حملہ کرین علیحدہ علیحدہ حملہ کیا
روسیون کو اون گہاٹیون سے گذرنا تھا جنکے کنارون کی
بلندی پر ترکی توپخانہ لگے ہوئے تھے - چونکہ یہہ لوگ لڑنے پر
بڑے تلے ہوئے تھے اس لیئے فوج کا ایک حصہ جسکا افسر شکافسکی تھا
دوسرے حصون سے آگے بڑہگیا اور بلا انتظار مدد تنہا
حملہ کر کے بدبختی سے پہلے مورچہ پر قابض ہو گیا اگرچہ اس کامیابی
مین اوس نے کثیر نقصان اوٹہایا مگر یہہ کامیابی بہی اوس کی
لیاقت اور قابلیت سے زیادہ تھی - مین نے اس کامیابی کو
بدبختی سے اس لیئے تعبیر کیا کہ اس حملہ سے اوسکو اور اوس کے
آقا کو بہت نقصان اوٹہانا پڑا - اس موقع پر کامیابی کے
جوش مین اوس نے نہ اپنے ساتھیون کا انتظار کیا اور نہ اپنی

فوج کو دم لینے کی مہلت دی اور دوسرے مورچہ پر حملہ کر دیا۔ اگرچہ اس موقع پر روسی بحد بہادری کی ساتھ لڑے لیکن اونکا مقابلہ بہی اوسی بہادری کے ساتھ کیا گیا۔ ترکی فوجین بہ نسبت روسیون کے تازہ دم تہین تین گھنٹہ کی سخت لڑائی کے بعد روسی فوجون کو کامل شکست اوٹہا کر پس پا ہونا پڑا۔ بہاگی ہوئی روسی فوج نے اس خیال سے کہ اوسکو اونہین گہاٹیون سے نہ گذرنا پڑے جنمین سے وہ پہلے داخل ہوئی تہی ایک دوسرا راستہ اختیار کیا لیکن یہ راستہ بہی بالکل ترکی توپون کی زد مین تہا جس سے مزدور فوج پر برابر آگ برستی رہی یہان تک کہ رحم دل رات نے بہاگنے والون اور تعاقب کرنے والون کی درمیان ایک سیاہ پردہ حایل کر کے اس خونریزی کا خاتمہ کر دیا۔

جب دوسرے دن صبح کو آفتاب بلند ہوا تو اوس بہادر فوج کے جس نے اس بے احتیاطی سے حملہ کیا چہوٹے چہوٹے پریشان شدہ ٹکڑے ڈینوب کی طرف جاتے ہوئے نظر آتے تھے۔

اس پہلی اور کامل شکست نے دشمنون کے دل توڑ دیئے اور تمام دنیا مین سلطنت عثمانیہ کے بہی خواہون کی امیدین تازہ ہوگیئن۔ اس خبر کا یورپ کے تجارتی فرقہ پر جو اثر پڑا وہ اس سے بخوبی ظاہر ہے کہ اس شکست کے ساتھ ہی گورنمنٹ

روس کے پرامسری نوٹون کی قیمت گہٹ گئی جو لوگ اس قول کو تسلیم نہین کرتے تھے کہ استحقاق بجاے خود ایک بڑی قوت ہے" اونکو بعد شرمندہ ہونا پڑا اور وہ لوگ سمجہہ گئے کہ اب روسیون کو بہت جلد دریاے ڈنیوب کے پار جانا پڑے گا۔ لیکن افسوس ہے کہ ترکون کو جو نقصان عبد الکریم پاشا سے پہونچ گیا تھا اوسکا معاوضہ محض اوسکی موقوفی سے نہین ہو سکتا تھا۔ عبد الکریم نے اسقدر مضبوط مقامات بلا مزاحمت روسیون کے قبضہ مین دیدیئے تھے کہ عثمان پاشا کو اس فتح سے جو اونکو اپنے دشمنون کی غلطی۔ اپنی ہوشیاری۔ اور سپاہ کی بہادری سے حاصل ہوئی پورا فایدہ اوٹہانا محض غیر ممکن تھا۔ اگرچہ وہ اپنی جگہہ پر قایم رہکر اپنے دشمنون کے حملون کو روک سکتے تھے لیکن شکست خوردہ فوج کا تعاقب کر کے تمام لشکر کو درہم برہم کر دینا محال تھا۔ اسوجہہ سے روسی جنرلون کو اپنے پریشان افواج کو یکجا کرنے اور تازہ مدد سے عثمانی مورچون پر حملہ آور ہونیکا پورا موقع ملگیا۔ جو لوگ ان معاملات کو دلچسپی کے ساتھہ دیکھہ رہے تھے اون کو پلونا کی لڑائی نے اپنی طرف اسقدر متوجہہ کر لیا کہ وہ تھوڑی دیر کے لیئے اون اہم کارروائیون کو بالکل بہول گئے جو جنرل گورکو جنوب مین کر رہا تھا۔ یہہ افسر اپنے ہمراہیون

کی مصیبتون سے لاعلم اون درون کیطرف برابر بڑھتا چلا جاتا تھا جو ایک چھوٹے سے کوہستانی سلسلہ مسمی کارآداغ سی گذرکر رومینیا کے میدانون مین ختم ہوتے ہین۔ سلطان عبدالحمید خان نے ہر عہدہ کے لئے اوس کے مناسب اشخاص کے انتخاب مین جو قوت ظاہر کی تھی اوسکا اثر جنرل گورکو کی اس بے باکانہ پیشقدمی پر بھی پڑا۔ سلطان نے عنان سلطنت اپنے ہاتھ مین لیتے ہی سلیمان پاشا کو جو کہ مانٹی نگرو مین مہینون سے وحشی پہاڑیون کے مقابلہ مین اپنی اوقات ضایع کر رہے تھے بلا کر ایڈریانوپل کی فوج کا کمانڈر مقرر کر دیا۔ سلیمان پاشا نے گورکو کی مزاحمت کے لیئے ایک ایسا مقام منتخب کیا جہانسے وہ ہر طرح اوس کی بخوبی مزاحمت کر سکتے تھے خواہ وہ کسی طرف سے ایڈریانوپل مین داخل ہونیکا قصد کرے۔ روسیون کی یہہ تجویز تھی کہ بلگریا کی فوجین سلیمان کے میمنہ اور میسرہ کیطرف بڑہین اور جنرل گورکو قلب فوج کو کارآداغ کے درون سے گذار لیجائے۔ منجملہ ان درون کے ایک درّہ مسمی کارآداغ پر روسی قابض ہو گئے تھے لیکن اس عرصہ مین سلیمان پاشا نے اپنی متفرق فوجون کو جمع کر کے تیس ہزار سپاہیون کے ساتھ جنرل گورکو کی فوج پر مقام اسکی زیگرا سخت حملہ کیا

اور آٹھہ ہزار آدمیون کے نقصان کے ساتھہ اوسکو شیپکا اور رفضکوئی کے درون سے باہر نکال دیا۔ یہہ امر بیان کر دینا بھی قرین انصاف ہے کہ ماہران فن جنگ کی رایے یہہ ہے شکست بھی مثل شکست پلونا کے ترکون کی بہادری سے زیادہ تر روسیون کی بے احتیاطی کی وجہہ سے ہوئی تھی چونکہ آغاز جنگ مین ترکون کی طرف سے نہایت کمزوری کی ساتھہ مقابلہ کیا گیا تھا اس لیے روسی اونکو ضعیف سمجھنے لگے تھے مگر یہہ لوگ اوس تبدیلی سے محض لاعلم تھے جو حال مین ایک مستقل مزاج اور روشن دماغ شخص کی مداخلت سے پیدا ہو گئی تھی۔ ان دو شکستون نے روسیون کی آنکھین کھول دین اور اونپر ثابت کر دیا کہ ترکی سپاہیون کی قدیم بہادری مین ابتک کوئی فرق نہین آیا ہے اور ابتدای جنگ مین جو کامیابیان اونکو ہوئین اوس کا سبب بہ نسبت روسیون کے اصول جنگ سے واقفیت کے زیادہ تر عثمانی جنرلون کی بے پروائی اور بے ایمانی تھی۔ پس ستر ہزار ترکی فوج کے مقابلہ مین جو لوواز اور پلونا کے قرب وجوار مین پڑی ہوئی تھی گرانڈ ڈیوک نکلاس کو بجز اس کے کوئی چارہ نہوا کہ وہ اوس ایک لاکھہ جدید فوج کا جو سینٹ پیٹرسبرگ سے طلب کیگئی تھی اور رومنیا تک پہونچ چکی تھی انتظار

کرے ہر اک شخص باوجود اصول جنگ سے محض ناواقف ہونیکے نقشہ پر ذرا غور کرنیکے بعد معلوم کرسکتا ہے کہ یہی مقام ایسا تھا جہان ترک اپنی پہلی شکستون کے بدنما داغ کو دور کرسکتے تھے۔ اب وہ وقت آگیا تھا کہ بجاے حملہ روکنے کے خود دشمنون پر حملہ کیا جاے لیکن یہہ دو وجہہ سے غیر ممکن تھا۔ ایک یہہ کہ محکمہ جاسوسی کے ناقابل اطمینان ہونیکی وجہہ سے میدان جنگ کی خبرین سلطان کو بہت دیر مین پہونچتی تہین دوسرے یہہ کہ کوئی ایسا بڑا جرنل موجود نہ تھا جسکے ہاتھہ مین سلطان پورے اطمینان کے ساتھہ تمام لڑائی کا انتظام دے سکتے۔ انہین وجوہات سے روسیون کو درہ شپکا مین مورچہ بندی کرکے مطلوبہ مدد کے انتظار مین قیام کرنیکا موقع ملا۔

اگست کی پندرہوین تک تقریباً دونون فوجین ایک دوسرے کے مقابل مین بیکار پڑی رہین۔ توپین جو کبھی کبھی سر ہوتی تہین اونکا مقصد بجز غنیم کی حالت اور جگہہ دریافت کرنے یا کسی بیرونی دمدمہ پر قبضہ کرنے کے کچھہ اور نہ تھا۔ لیکن ۱۶؍ اگست کو سلیمان پاشا نے درہ پر قبضہ کرنیکے لیے روسیون پر حملہ کیا اس حملہ کی کیفیت پلونہ کے حملہ سے بالکل برعکس تھی لینے روسی مورچون کی آڑ

مین تھے اور ترک کھلے میدان مین - اگرچہ پانچ دن تک برابر شب و روز قتال و جدال کا ہنگامہ گرم رہا اور ورہ شپکا توپون اور بندوقون کی روشنی سے برابر چمکتا رہا لیکن روسی فوجون نے اپنے مقام سے جنبش نہ کی اور سلیمان پاشا کو چار ہزار سپاہیون کے نقصان کے ساتھ ناکامیاب واپس ہونا پڑا لیکن اس ناکامیابی سے اونکے ساتھی محمد علی اور عثمان پاشا مطلق شکستہ خاطر نہین ہوے ایک ہی ہفتہ کے اندر وہ بہی اوس فوج پر حملہ آور ہوئے جو گرانڈ ڈیوک نکلاس کے تحت مین تھی لیکن اون کو بھی سلیمان پاشا کی طرح باوجود ترکون کی سخت جرءت کرنیکے ناکام واپس ہونا پڑا اس عرصہ مین روسی جدید کمک کے پہونچ جانے سے خود دوبارہ حملہ کرنیکے قابل ہوگئے تھے جنرل اسکوبلیف قدیم باشندگان پولینڈ کا جنگ جو پیشوا جو فن جنگ مین ممتاز اور ہمارے زمانہ کا ایک مشہور شخص ہے لوواز کی طرف اسقدر فوج لیکر بڑہا جسکی تعداد بہ نسبت محصورین کے سہ گونہ خیال کیجاتی ہے - ایک سخت اور دلیرانہ مقابلہ کے بعد لوواز فتح ہوگیا اور روسیون کے لیے پلونا تک راستہ صاف ہوگیا -

اس وقت لڑائی کا وہ یادگار حصہ شروع ہوتا ہے

جس نے فاتح اور مفتوح دونون کو ممتاز اور اون دو شخصون کو جو فریقین کے اعلی فوجی افسر تھے تمام دنیا مین ہمیشہ کے لیئے مشہور اور نام آور کر دیا چھٹی ستمبر کو اسکوبلیف نے ایک لاکہہ سپاہ اور دو سو چھبیس توپون کے ساتھہ پلونا کے بیرونی مورچون پر آتشباری شروع کی دو دن تک روسی توپخانہ اور ترکی مورچون مین رد و بدل ہوتا رہا روسی توپون کے ہراک فیر کے جواب مین ترکی مورچون سے ایک بم کا گولہ چلتا تہا۔ لیکن آٹھہ ستمبر کو اسکوبلیف نے مجبور ہوکر ترکون کے پہلے مورچہ پر پیادہ فوج کے ساتھہ حملہ کیا جسکو ترکون نے نہایت خونریزی کے ساتھہ رد کر دیا۔ اسکوبلیف نے پس پا ہوکر دوبارہ اپنی توپون سے کام لینا شروع کیا۔ پلونا مین دو دن تک بہاری توپون کی آواز سے آسمان پھٹا جاتا تہا اور گولون کے بوچہار سے ہوا تیرہ و تار یک ہوگئی تہی گیارھوین تاریخ کو ایک غلیظ کہر نے اس آتشباری کا خاتمہ کر دیا اور روسیون نے اس خداداد مدد سے فائدہ اوٹھاکر سنگیون سے اوس مقصد کے حاصل کرنیکا ارادہ کیا جسکو وہ توپون سے نہ حاصل کر سکے تھے۔ اونہون نے تین مختلف مقامات سے حملہ شروع کیا روسی فوج بار بار ترکون کے مورچون تک پہونچ جاتی تہی لیکن ہر دفعہ اوسکو

ایک جلتی ہوئی فولاد اور آگ کی دیوار سے مقابلہ کرکے کثیر نقصان کے ساتھ کمر مین تباہ گزین ہونا پڑتا تھا۔ جہان وہ اپنی صفون کو ترتیب دیکر دیوانہ وار دوبارہ حملہ کے لئے تیار ہوجاتے تھے۔ یہہ خوفناک سمان دو دن اور ایک رات برابر قایم رہا۔ حملہ اور فوجون کی صفین کی صفین کٹ کر مورچون کی خندقون کو بہرتی جاتی تھین۔ اور روسی سپاہی اپنے دشمنون تک پہونچنے کے لیئے اپنے رفیقون کی لاشون کو بطور پُل کے کام مین لاتے تھے۔ اگرچہ سُننے والون کو یہہ واقعہ نہایت عبرتناک معلوم ہوتا ہوگا۔ لیکن تاریخ روس مین یہہ واقعہ کچھہ نیا نہ تھا کیونکہ اونکو بارہا اس قسم کے واقعات پیش آچکے ہین۔

اس کشت وخون اور آتشبازی مین اسکوبلیف برہنہ سر قبا کندہون سے نکلی ہوئی ٹوٹی تلوار ہاتھہ مین خوشنما چہرہ دہوئین سے سیاہ آنکھین غصہ سے سُرخ لانبی مونچہین آگ سے جہلسی ہوئی ہرطرف بجلی کے طرح چمکتا ہوا اور اپنے سپاہیون کا دل بڑہاتا ہوا نظر آتا تھا۔ جہان کوئی رجمنٹ پریشان یا بے ترتیب اور بددل ہوکر کسی مورچے سے پیچھے ہٹی کہ فوراً اسکوبلیف تیر کیطرح اوسمین پہونچکر اپنی تحکمانہ آواز سے ایک دم مین اوسکو درست کردیتا تھا۔ اوسکی موجودگی

رومیلیا کے ناتجربہ کار اور نئے سپاہیوں مین وہ جرات اور شجاعت
پیدا ہوجاتی تھی جو تجربہ کار اور جنگ آزمودہ سپاہیون مین
مشکل پائی جاتی ہے اور جب سپاہی دم لیکر اور اپنی صفین درست
کرکے موت کے موںہہ مین داخل ہونیکے لئے اپنے جنرل کے
حکم کے منتظر ہوتے تھے تو جنرل اسکوبلیف خود ہی یہہ حکم دیتا
تہا اور ہمیشہ اگلی صف کی سنگینون سے گز دو آگے رہتا تہا
لیکن اسکوبلیف کی غیر معمولی کوشش اور وہ جرئت جو وہ
اپنے سپاہیون مین پیدا کردیتا تہا موجودہ زمانہ کے آلات
جنگ (بندوق وغیرہ) پر جن سے بہادر ترک مورچون کے
آڑ مین کام لے رہے تھے غالب نہ آسکی جب تیسرے
دن لڑائی موقوف کرنیکا بگل دیا گیا تو اُس حملہ کا نتیجہ جو کہ
تمام تاریخ جنگ مین سب سے زیادہ سخت اور دلیرانہ تہا
یہہ معلوم ہوا کہ ترکون کے ہاتہہ سے صرف ایک مورچہ نکل گیا ۔
یہہ حملہ جس طور سے سب سے زیادہ دلیرانہ تھا اوسی طور
سے غالباً اخیر ہی ہونا چاہئے ۔ کیونکہ آئندہ ہرگز یہہ امید
نہین ہوسکتی کہ کبھی سنگینون سے برچ لوڈر بندوقون کا
مقابلہ کیا جائیگا ۔ اس حملہ سے روسی جنرلون کو کافی تنبیہہ
ہوگئی جس سے انہون نے بہت کچہہ فائدہ اوٹہایا اور
دفعتہً حملہ کا خیال چہوڑ کر وہ طریقہ اختیار کیا جس کے

ذریعہ سے اس زمانہ مین ایک محصور مقام کی فتح ممکن ہے
یعنے اونہون نے پلونا کا محاصرہ کرکے رسد کا پہونچنا بند کردیا لیکن
اس طریقہ مین اسقدر عرصہ لگا جسکی اہل یورپ کو ہرگز امید
نہ تھی کیونکہ دسمبر کی دسوین تاریخ کو عثمان پاشا نے قلت
رسد کی وجہہ سے زیادہ عرصہ تک ٹھہرنا ناممکن سمجھکر اس
محاصرہ سے جس طور سے ممکن ہو نکل جانیکا ارادہ کیا
چنانچہ وہ اپنی تمام فوج کے ساتھہ نکلے اور محاصرین
کی پہلی خندقون پر قابض ہوگئے اور محافظ فوجون کو
قتل کر ڈالا۔ لیکن عثمان پاشا کے سپاہی قلت غذا اور
کثرت مشقت کی وجہہ سے اس قابل نہ تھے کہ محاصرین کی
بیشمار فوج کا مقابلہ کرسکین۔ لہذا اونہون نے اپنے
مورچون پر واپس آکر صلح کا سفید نشان بلند کیا جب
فاتح اندر داخل ہوئے تو اونہون نے پلونا کو بجاے
ایک شہر کے مدفن پایا۔

اب ہمکو تھوڑی دیر کے لیئے اون واقعات کیطرف متوجہ
ہونا چاہیئے جو اسوقت ایشیا مین درپیش تھے کیونکہ
سلطنت عثمانیہ اس موقع پر اپنی حفاظت کے لیئے دو
بر اعظم یعنے یورپ اور ایشیا مین برابر لڑرہی تھی۔
روسی فوج گرانڈ ڈیوک میکائیل کی ماتحتی مین چھبیسوین

اپریل کو ترکون کی ایشیائی حدود مین داخل ہوئی تہی اور اوس کا ارادہ کارس - برازت - اردہان - باطوم اور ارض روم کے مشہور تجارتی شہرون پر حملہ کرنیکا تہا - اسمین سے اردہان سترہوین مئی کو ایک سخت مقابلہ کے بعد روسیون کے ہاتھہ آگیا اور برازت کو بغیر کسی مقابلہ کے ترکون نے خود چہوڑ دیا - لیکن یہان بہی یورپ کی طرح حملہ آور فوجون کی ابتدائی کامیابی سلسلہ وار جاری نرہ سکی - حملہ آور فوجون کو وسیع میدان طے کرنے تہے اور چونکہ ترک اس ملک سے واقف تہے لہذا اونہون نے مختصر اور تکلیف دہ حملون کا ایک سلسلہ جاری رکہا - بیس جون کو مختار پاشا نے جو کہ ایشیا کے کمانڈر انچیف تہے روسی فوج پر حملہ کیا یہہ لڑائی تقریباً پندرہ روز تک قایم رہی اور پانچوین جولائی کو روسی فوج کثیر نقصان کے ساتھہ سرحد کے پار کر دیگئی اور ترک دوبارہ برازت پر قابض ہوگئے اونیسوین تک اس ضلع مین روسیون کا کوئی نشان باقی نہین رہا - اس کے بعد مختار پاشا نے کارس کی مدد کے لئے کوچ کیا - کارس کے قریب ایک پہاڑی پر روسیون نے کچہہ مورچے تیار کر کے

ایک مضبوط مقام بنا لیا تھا - مختار پاشا نے حملہ کرکے بذریعہ سنگینوں کے اونکو اس مقام سے نکال دیا اگرچہ مختار پاشا کو عام حملہ مین ناکامی ہوئی لیکن اسکی وجہہ سے روسی اسقدر کم زور ہوگئے کہ اونکو اکتوبر کی پہلی تاریخ تک حملہ شروع کرنیکے لئے جدید مدد کا انتظار کرنا پڑا - اس کے بعد چودہ روز تک کارس کے قریب وجوار مین بڑی لڑائیون کا ایک سلسلہ جاری رہا - پندرہوین اکتوبر کو مختار پاشاہ قلعہ کارس کو بحالت حصار چھوڑکر ارض روم کیطرف ہٹ آئے - قلعہ مذکور اٹھارھوین اکتوبر کو ایک سخت اور دلیرانہ لڑائی کے بعد ترکون کے ہاتھ سے نکل گیا - اس اثنا مین روسیون نے جو کہ ایشیا مین بھی یورپ کی طرح ترکون سے تعداد مین بہت بڑہے ہوئے تھے مختار پاشاہ کا ارض روم کے دروازہ تک تعاقب کیا اور چوتھی نومبر کو اون بلندیون پر جو کہ شہر کے شمال اور مغرب مین واقع ہین قابض ہوگئے - شہر کے مشرقی اور جنوبی اطراف مین آٹھہ یا سات میل تک برابر دلدل واقع ہے جس کی وجہہ سے شہر کا پورے طور سے محصور ہوجانا غیر ممکن تھا - پس روسیون کو بجز اس کے کوئی چارہ نہ تھا کہ شہر پر متواتر حملہ کرتے رہین ان حملون کو مختار پاشا ستائیس دسمبر تک نہایت کامیابی

کے ساتھ رد کرتے رہتے لیکن اس کے بعد وہ قسطنطنیہ میں طلب کر لیے گئے۔ فی الحقیقت ارض روم اور باطوم کبھی فتح نہیں ہوئے اور جب اکیس جنوری آئندہ کو مہلت جنگ کے معاہدہ پر دستخط ہوئے اوس وقت یہہ دونوں شہر سلطان ہی کے قبضہ میں تھے۔ اگر روسی اور ترکوں کی باہمی نزاع کا فیصلہ ایشیائے کوچک کی نتیجہ جنگ پر چھوڑ دیا جاتا تو جو سوالات کانگرس برلن میں پیش ہوئے اونکا فیصلہ موجودہ فیصلہ سے بالکل مختلف ہوتا۔

اب ہم دوبارہ کوہ بلقان کیطرف متوجہ ہو کر لڑائی کے اس مختصر بیان کو ختم کئے دیتے ہیں ستر ہویں ستمبر کو سلیمان پاشا نے روسیوں کو درہ شپکا سے نکال دینے کی ایک مرتبہ اور کوشش کی۔ لیکن مخالفین کے مورچے بیحد مضبوط تھے اسلئے یہہ کوشش کارگر نہ ہوئی۔

پلونا کی فتح کے بعد دنیا میں ہر ایک شخص جو امن کا طرفدار تھا یہہ سمجھتا تھا کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ یورپ کی سلطنتیں بیچ میں پڑ کر اس خونریز لڑائی کا خاتمہ کرادیں تمام انکھیں انگلستان کی طرف لگی ہوئی ہتیں۔ کہ دیکھئے وہ کیا کارروائی کرتا ہے۔ لیکن لارڈ بیکنس فیلڈ

ابہی تک ہاتہہ پر ہاتہہ رکہے بیٹہے تہے اور انگریزی بیڑا اپنی جگہہ پر لنگر ڈالے ہوئے کہڑا تہا - اسمین کچہہ شک نہین کہ اگر اسوقت کسی مداخلت سے مناسب شرائط پر صلح ہوجاتی تو زار روس اوسکو غنیمت سمجہکر بخوشی خاطر منظور کرلیتا کیونکہ اوسکی فوج سخت صدمے اوٹہا چکی تہی اور اوسکی مالی حالت نہایت ابتر ہوگئی تہی علاوہ اس کے جاڑہ کا موسم سر پر آگیا تہا جو لڑائی کی مصیبتون کو دوبالا کردیتا ہے - سلطان کی طرفسے اسوقت تک صلح کے متعلق کوئی تحریک نہین ہوئی تہی اور بظاہر یہی معلوم ہوتا تہا کہ اگر کوئی دوستانہ مداخلت نہ ہوئی تو سلطنت عثمانیہ اخیر دم تک لڑے گی روسیون کی فوجون کا تمام جاڑے کے موسم مین اپنی جگہہ پر قایم رہنا محض ناممکن تہا اور اوس موسم مین اونکا کوہ بلقان کو عبور کرنا بہی سخت دشواریون سے خالی نہ تہا - پس زار کو بجز اس کے کوئی چارہ نہ رہا کہ وہ اپنی فوجون کو باسفورس کے کنارون تک بڑہجانے کا حکم دے - اس حکم کے مطابق جنرل گورکو آگے بڑہا اور ایک ہفتہ کی سخت لڑائی کے بعد کوہ بلقان کو طے کرکے تیسری جنوری ۱۸۷۸ء کو صوفیا پر قابض ہوگیا - نوین جنوری کو درہ شپکا کی اخیر لڑائی مین بتیس ہزار ترکی سپاہیون نے اپنے آپ کو روسیون کے حوالہ کردیا

اور پندرہوین تاریخ روسی فوج فلپو پولس مین داخل ہوگئی
اس فتح مند فوج کو روکنے کے لئے جو برابر بڑہتی چلی آتی تہی
ایک اور دلیرانہ حملہ کیا گیا اور اوسکے بعد جنوری کے آخر مین
مہلت جنگ کے متعلق ایک معاہدہ ہوگیا۔

ایک مہینے تک صلح کے متعلق گفتگو جاری رہی۔ تیسری مارچ
کو سین استیفنو کا مشہور معاہدہ مکمل ہوا جسپر ایک سرسری
نظر ڈالکر ہم اس فصل کو ختم کرتے ہین۔

اس معاہدہ مین سب سے پہلے یہہ شرط تہی کہ منٹی نگرو
سرویا۔ اور رومنیا۔ کے صوبہ بالکل خودمختار رہین گے اور
بلگیریا ایک جداگانہ باج گذار صوبہ قرار دیا جائیگا جسکے عملی
حاکم سلطان سمجہے جائینگے لیکن اونکو راست حکومت سے
کوئی تعلق نہوگا۔ اس صوبہ کے حدود دریائی ڈینوب
سے لیکر کوہ بلقان کے دونون طرف ایجنسی تک
متصور ہونگے اور اوسکا ابتدائی انتظام دس سال تک
اون کمشنرون کے ہاتہہ مین رہیگا۔ جو زار روس کی طرف سے
مقرر ہونگے۔ اس عرصہ مین روسی فوج وہان مقیم رہیگی
بوسینیا۔ اور ہرزی گونیا کے متعلق جو اصلاحات کانفرنس
قسطنطنیہ مین پیش ہوکر نامنظور ہوچکی وہ سلطنت ہائے روس
اور استریا کے اہتمام سے جاری کی جائین گی۔ ایپیرس

تہلسی اور یورپین ترکی کے دوسرے حصون کا انتظام خشکی نسبت
کوئی خاص شرط نہین ہوئی ہے ایک کمیشن کے سپرد ہوگا اور یہہ
کمیشن جو اصلاحات تجویز کریگا اونکی رپورٹ پہلے باب عالی مین
پیش ہوگی اور باب عالی اونکو سلطنت روس کے مشورہ اور
صلاح کے بعد جاری کردیگا۔ دوسری شرایط یہہ تہین کہ سلطنت
عثمانیہ چودہ کرور دس لاکہہ پونڈ* سلطنت روس کو بطور حرجۂ جنگ
ادا کریگی منجملہ اسکے تین کرور دس لاکہہ پونڈ نقد اور باقی کے
معاوضہ مین ایشائی کوچک کا ایک بڑا حصہ جسمین اردہان
باطوم۔ بزازت وغیرہ شامل ہین سنگنلوتک دیا جائیگا۔
بس اربیبیا کا وہ حصہ جو جنگ کریمیا مین روسیون سے لیا گیا
تہا انکو واپس دیا جائے۔ باسفورس اور ڈارڈنیلس۔ بحر اسود
کے روسی بندرگاہون سے تجارت کے لئے ہمیشہ کہلے رہین
معاہدہ کی اخیر دفعات مین روسی فوج کو رفتہ رفتہ عثمانی
ملک سے ہٹا لینے کی نسبت وعدہ کیا گیا تہا۔
اس معاہدہ کے شایع ہونے کے بعد اسکی نسبت جو کچھہ اہل یورپ
کے خیالات تہے اون سے صاف ظاہر ہوتا تہا کہ ان شرایط کی تعمیل

* فی الحال ایک پونڈ انگریزی پندرہ روپئے کلدار کے برابر ہے اس
حساب سے جملہ خرچہ جنگ دو ارب گیارہ کرور پچاس لاکہہ
روپیہ ہوتا ہے۔ مسعود علی۔ مترجم۔

نہایت مشکل ہی۔ انگلستان مین اس معاہدہ کی وجہ سے جو جوش پیدا
ہوگیا تہا اوس سے معلوم ہوتا تہا کہ شاید یورپ مین عرصہ دراز تک
امن قایم نہ رہ سکے۔ انگلستان کے دو تہائی آدمیون نے اس معاہدہ
کی نسبت سخت حقارت اور ناراضی ظاہر کی۔
گورنمنٹ انگلستان کا یہہ خیال معلوم ہونیکے بعد کہ وہ اس معاملہ مین
دست اندازی کرنا چاہتی ہے عام لوگونکا جوش بیحد بڑہ گیا پارلیمنٹ
مین گورنمنٹ کا مخالف فریق بہی ایک لفظ روسیون کی طرفداری
مین نہ کہہ سکا۔ یورپ کے دوسرے دارالخلافتون مین بہی اسی قسم کے
خیالات عام طور سے پہیلے ہوے تہے جس نے زار پر یہہ امر بخوبی
ثابت کردیا کہ اگرچہ وہ اپنے مفتوح دشمنون کے ساتہہ خاطرخواہ بے
انصافی کرسکتا ہی لیکن کسی ایسے طریقہ کا اختیار کرنا جو تمام سلطنت
ہائے یورپ کے خلاف ہو نہایت مشکل ہی۔ چنانچہ زار روس کو
فوراً یہہ اطلاع دی گئی کہ ۱۸۵۶ء اور ۱۸۷۱ء کے معاہدات مین بغیر
شرکاء معاہدہ کی صلاح اور مشورہ کے کوئی تبدیلی نہین ہوسکتی
اس خیال سے کہ شاید سلطنت روس فتح مندی کے نشہ مین
یورپ کی اس دہمکی کو خاطر مین نہ لائے انگلستان نے اپنی ذاتی
مصالح پر نظر کرکے فوراً کارروائی شروع کردی اور لارڈ بیکنسفیلڈ
نے انگلستان کے بیڑے کو یہہ حکم دیا کہ وہ قسطنطنیہ کے مینارون
کے سامنے جاکر لنگر کرے لارڈ بیکنسفیلڈ کی تمام کارروائیون

مین یہہ کارروائی سب سے زیادہ مشہور اور قابل قدر ہے۔

ایک طویل مراسلت کے بعد زار روس کو معلوم ہو گیا
کہ سین استفنو کا معاہدہ محض ایک ابتدائی تہا۔ سنہ ۱۸۷۸ع مین یہہ قرار پایا
کہ آیندہ جون مین بمقام برلن ایک کانگرس منعقد ہو اور اوسمین
تمام سلطنتون کے سفیر بلائے جائین۔

اس کانگرس مین جو کچھہ کارروائی ہوئی اوس کا ذکر
دوسری فصل مین کیا جائیگا۔

فصل دوم

برلن کی کانگرس

برلن کی کانگرس سلطنت روس کی کیفیت مثل اوس خونخوار وحشی جانور کے تہی جسکے منہہ سے کوئی عمدہ شکار نکل جاتا ہے ایسی حالت مین روسی فوجونکا معاہدات صلح کی خلاف ورزی کرنا کسی طور سے حیرت انگیز نہین ہوسکتا۔ اس عارضی صلح کو قایم رکہنے کے لئے یورپ کی متفقہ سلطنتون کو بار بار دولت روس پر زور ڈالنے کی ضرورت واقع ہوتی تہی۔ ہم لارڈ بیکنسفیلڈ کی کارروائی پر سخت اعتراض کرچکے ہین اور پہر اس مقام پر اوسکا اعادہ کرتے ہین۔ کیونکہ کوئی شخص جو اسوقت کے حالات سے واقف ہے اسمین ذرا بہی شک نہین کرسکتا کہ اگر سلطان عبدالحمید خان کی تخت نشینی کے وقت لارڈ بیکنسفیلڈ کی گورنمنٹ پامراسٹون کے استقلال کا ایک شمہ بہی ظاہر کرتی تو یہہ تمام کشت وخون نہ ہونے پاتا اور سلطنت عثمانیہ کے

٭ پامراسٹون بوقت جنگ کریمیا جو کہ ۱۸۵۴ء مین روسیون اور ترکون مین ہوئی انگلستان کے وزیر اعظم تہے۔

عیسائی صوبون مین نہایت آسانی سے ساتہہ سیلف گورنمنٹ قایم ہوجاتی۔ اور وہ خطرات اور دقتین جو اسوقت (بوقت تالیف کتاب) یورپ کے جنوبی اور مشرقی حصہ مین درپیش ہین ہرگز پیش نہ آتین۔ لیکن وزیر مذکور کی حکمت عملی پر رائے دیتے وقت ہمکو انصاف سے درگذر نکرنا چاہئے۔ اگرچہ میرا یہہ خیال ہی کہ لارڈ بیکنسفیلڈ کی کم ہمتی کی وجہ سے حسب دلخواہ حالت نہ پیدا ہوئی۔ لیکن جو کچہہ ہوا وہ بہت غنیمت تہا۔ روسی فوجونکا قسطنطنیہ تک نہ پہونچنی اور سالہاسال کی کوششون مین ناکامیاب رہنے کا سب سے بڑا سبب یہی تہا کہ اوسوقت سلطنت عثمانیہ کا دارالخلافت انگریزی بیڑے کے توپون کی حفاظت مین تہا جسکے لئے ہمکو لارڈ بیکنسفیلڈ کا بہت زیادہ مشکور ہونا چاہئے۔ اگرچہ وزیر انگلستان شروع مین خاموش بیٹہا رہا لیکن آخرکار اوسکو دست اندازی کرنی پڑی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ سن اسٹفنو کا معاہدہ برلن کے معاہدہ سے تبدیل ہوگیا۔

۱۷ جون ۱۸۷۸ء کو برلن مین تمام سلاطین یورپ کے سفیر جمع ہوے اور اون صوبون کی حالت پر بحث شروع ہوئی جو برائے نام اس لڑائی کے سبب قرار دئیے گئے تہے۔

جس طور سے انگریزی حکومت ہندوستان کے باشندون کے باہمی مذہبی اور تمدنی اختلاف کی وجہ سے مفید خیال کیجاتی ہے اسیطور سے ان صوبون مین مسلمان۔ عیسائی۔ سلیو۔ ترک اور یونانیون کا باہمی

نفاق عثمانی حکومت کے استحکام کا باعث تہا۔ اس امر سے سلطنت
روس بہی بخوبی واقف تہی لیکن سالہا سال سے اوسکی یہہ کوشش
برابر جاری ہے کہ سلطنت ہائے یورپ کی آنکہون مین خاک ڈالکر
یہہ ثابت کر دیا جائے کہ یہہ صوبے باہمی نفاق اور اتفاق کے اعلے
نمونے ہین۔ اسوقت تک یورپ کے مدبران ملک نے یورپ
مین عثمانی حکومت کا قایم رہنا محض اس بنا پر گوارا کیا ہے کہ
ان ممالک مین اس قسم کی حکومت کے سوائے کسی دوسری حکومت
کا قایم رہنا نہایت مشکل ہے۔ انگلستان کا فرقہ رڈیکل بہی (جو تمام
پولٹیکل فرقون مین سب سے زیادہ ازادی پسند ہے) ہندوستان
کی حکومت کو محض اس وجہ سے جایز سمجہتا ہے کہ اگر ہندوستان سے
انگریزی حکومت اوٹہالی جائیگی تو ہندوستان کو بجائے کسی قسم کے
فائدہ پہونچنے کے سخت مضرت کا اندیشہ ہے۔ اگر یہہ امر اہل یورپ
کے اطمینان کے موافق ثابت ہو جائے کہ سلطان کی عیسائی رعایا
بغیر کسی اعلے حاکم کی قوی دست اندازی کے باہم اتفاق کے ساتہہ
رہ سکتی ہے تو یورپ مین اہل اسلام کی حکومت کو جایز رکہنے کا
ایک قوی سبب مفقود ہو جاتا ہے آغاز جنگ سے چند سال قبل
روسیون کی سخت ترغیب اور فتنہ انگیزی سے سلطان کی رعایا مین
جو فتنہ و فساد ہوا وہ اہل اسلام اور عیسائیون مین نہ تہا بلکہ سلیو اور
یونانیون مین ہوا تہا جسکو کانگرس مین لارڈ سیلسبری نے

مفصلہ ذیل الفاظ مین بیان کیا تہا -

"سلیو نے جو پہلے یونانی اعلے قسیس کے تابع تہے ایک نیا مذہبی طریقہ اختیار کیا - اس تبدیلی سے سلیو اور یونانیون مین مختلف جہگڑے اور فساد برپا ہو گئے اور ایک فرقہ کے مذہب - مدرسون اور عبادت خانون کو دوسرے فرقہ کے ہاتہہ سے سخت نقصان پہونچا ہے"

بوقت انعقاد کانگرس برلن واقعات کی آگاہی اور اوس عام دلچسپی کی وجہ سے جو لوگون کو جنوبی اور مشرقی یورپ کے معاملات کے ساتہہ پیدا ہو گئی تہی سلطنت روس اون مشکلون اور دقتون کو ہرگز نہین چہپا سکتی تہی جنکا جدید انتظام مین پیش آنا لازمی تہا لہذا سلطنت روس کے سفیرون نے بجائے لارڈ سیلسبری کو راست جواب دینے کے یہہ بیان کیا وغیرہ کہ اونکے شہنشاہ کا اصلی مقصد یہہ ہے کہ باب عالی کی عیسائی رعایا بالکل خودمختار کر دیجاے اور اس امر کا کافی اطمینان دلا دیا جائے کہ اون کے اس آزادی مین کوئی چیز خلل انداز نہو گی - اور جہان تک ممکن ہو بغیر تغیر حدود ممالک سلطنت عثمانیہ کے یورپی حصہ مین جو ہمیشہ قابل افسوس مصیبتون مین گرفتار رہا ہے امن اور آسایش قایم ہو جائے - حدود ملک مین حتی الامکان تغیر اور تبدیلی نہ ہونے کی نسبت جو خواہش ظاہر کی گئی ہے وہ اوس وقت تک نیک نیتی پر مبنی سمجہی جا سکتی تہی

جب ترکون سے سین اسٹفنو کا معاہدہ بجبر نہ حاصل کیا جاتا جو اس گفتگو کے وقت بہی پرنس کارچکاف کے جیب مین موجود تہا۔

انگلستان مین اس کانگرس کے جو اغراض منصبی اور مقاصد سمجہے جاتے تہے اونکو لارڈ سیلسبری نے اس طور سے بیان کیا "کہ اسوقت سلطنت عثمانیہ کو دوبارہ قایم کرنا ہمارے پیش نظر ہے لیکن وہ مثل سابق کے خود مختار نہین رہ سکتی کیونکہ اس لڑائی کے نتایج کو بالکل کالعدم کر دینا محض ناممکن ہے ہمارا مقصد صرف یہہ ہے کہ اوسکو اسقدر اختیار دیا جائے کہ وہ اپنے جنگی۔ پولیٹکل اور تجارتی حقوق کی جو اوسکو اسوقت پورے طور سے حاصل ہین حفاظت کر سکے" جو کچہہ بیان کیا گیا اوسکا مقصد میرے خیال کے موافق یہی ہے کہ سین اسٹفنو کا معاہدہ چاک کر ڈالا جائے۔

ان مفید مقاصد کے بیان کرنے کے بعد کانگرس کے پریسیڈنٹ پرنس بسمارک نے جو فضول مباحث کو چہوڑ کر فوراً اصل مقصد کی طرف متوجہ ہو جاتے ہین یہہ بیان کیا کہ "سب سے پہلے جس امر کا فیصلہ ہونا چاہئے وہ یہہ ہے کہ بلگیریا کے حدود اور اوسکا انتظام کسطرح سے قایم کیا جائے میرے خیال کے موافق اسکا سب سے عمدہ طریقہ یہہ ہے کہ پہلے معاہدہ سین اسٹفنو کی اون شرائط سے بحث کیجائے جو بلگیریا کے آیندہ انتظام کے متعلق قرار پائی ہین" یہہ تجویز بہی مثل اور دوسری تجویزون کے

منظور ہوئی اور چند روز تک کانگرس مین روسی اور انگریزی سفیرون مین یہی بحث ہوتی رہی کہ بلگیریا کا کسقدر حصہ سلطان کی راست حکومت مین رکھا جائے اور کسقدر آزاد کر دیا جائے بہرحال ایک طویل بحث کے بعد یہہ فیصلہ ہوا کہ آزاد بلگیریا کی جنوبی حد کوہ بلقان قرار دیجائے ۔

بعد کے واقعات نے یہہ امر بخوبی ثابت کر دیا کہ اسوقت سلطنت روس نے اہل یورپ کے دباؤ سے جو کچھہ منظور کر لیا تہا وہ محض نمایشی تہا کیونکہ اوسوقت سے اتبک روسی اپنے طرز عمل سے برابر ثابت کرتے رہے ہین کہ جو معاہدہ بمقام برلن ہوا تہا اوسکو وہ کسی طور سے مختتم اور قطعی نہین سمجھتے ہین ۔ اس کتاب کی تالیف کے زمانہ مین بہی یورپ کے مشرقی حصہ سے برابر اندیشہ ناک خبرین چلی آتی تہین جن سے ثابت ہوتا تہا کہ اس جدید صوبہ مین روسی ایجنٹ اپنے کام سے غافل نہین ہین ۔ اس امر کا بیان کر دینا بہی قرین انصاف ہے کہ سلطنت روس نے بوقت منظوری شرائط ضمناً اس بات سے مطلع کر دیا تہا کہ وہ کانگرس کے اس فیصلہ پر رضامند نہین ہے جس سے اوسکے آیندہ ارادون کا حال بخوبی معلوم ہو سکتا تہا ۔ ۲۰ جون کو پرنس گارس چیکاف نے جو کہ چند روز تک ناسازی طبیعت کی وجہ سے کانگرس مین نہ شریک ہو سکا تہا مصالحت کی غرض سے ایک مختصر تقریر کرنے کی

اجازت چاہی جو مصالحت امیز تقریر ادس نے کی وہ ذیل مین درج کیجاتی ہے

"لارڈ سیلسبری نے ابتدائی جلسہ مین یہہ رائے ظاہر کرچکے ہین کہ سلطان کو اپنے ملک مین پوری آزادی دیجائے لیکن میرے خیال کے موافق یہہ آزادی چند انتظامی اور پولیٹکل شرایط کے ساتھہ محدود ہونی چاہئے جسکے بغیر کسی طور سے کامیابی کی امید نہین ہوسکتی اور انتظامی لحاظ سے یہہ امر نہایت ضروری ہے کہ جب صوبے کے باشندے اس کانگرس مین خود مختار نہ کئے جائین اون کے جان و مال کی حفاظت کا پورا اطمینان کر دیا جائے مگر یہہ انتظام محض کاغذی نہو جو مثل پہلے انتظامات کے بلا تعمیل رہجائے اور عام بدنظمی اور جابرانہ مطالبات کو نہ روک سکے بلکہ یورپ کی متفقہ سلطنتون کے طرف سے یہہ انتظام اسطرح کیا جائے کہ اون صوبہ جات کے باشندون کو اس بات کا پورا یقین ہوجائے کہ جو کچھہ انتظام کیا گیا ہے اوسکی پوری تعمیل ہوگی پولیٹکل لحاظ سے یہہ امر نہایت اہم ہے کہ قسطنطنیہ مین کسی خاص ایک قوم مثلاً انگریزون فرانسیسون یا روسیون کا زیادہ تر زور اور رسوخ نہ ہونے پائے جیسا کہ اسوقت تک ہوتا رہا ہے بلکہ بجائے تبدل اور مضرت رسان رقابت کے یورپ کی بڑی بڑی سلطنتین متفق ہوکر ایسی کوششین کرین جس سے باب عالی کی بہت سی غلط فہمیان اور نقایص دور ہوجائین

اسکے بعد پرنس گارچکاف سنے یہہ بیان کیا کہ سلطنت
روس سنے جو فتوحات بے انتہا جان فشانی اور عرق ریزی سے
حاصل کی ہین وہ کانگرس مین اس غرض سے پیش کیجاتی ہین کہ
کانگرس اونکو مفید اصلاحات مین تبدیل کردے۔ کانگرس کے
دو گذشتہ جلسون مین میرے دو ساتہیون سنے قیام امن کی غرض
سے جو رعایتین کی ہین وہ بہت زیادہ ہین۔ اور جو کچہہ میرے ساتہیون
نے بیان کیا ہے وہ زبانی جمع خرچ نہ تہا بلکہ اصلی اور حقیقی واقعات
ہین جن سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ ہماری سلطنت کو بہی مثل
دوسری یورپین سلطنتون کے قیام امن کا بے انتہا خیال ہے
مجہکو کامل یقین ہے کہ کانگرس کے ممبر سلطنت روس کی ان
خواہشون کی پوری قدر کرتے ہین مین آپ لوگون کو یقین
دلاتا ہون کہ مین اور میرے ساتہی ہمیشہ قیام امن کے حامی
اور مددگار رہینگے۔ ان تمام وجوہات پر نظر کرکے مین ہرگز
یہہ نہین خیال کرسکتا کہ یورپ کی کوئی سلطنت اپنے لئے کسی
ایسے امر کی طلبگار ہوگی جسکا منظور کرنا ہمارے شہنشاہ اور اوس
بڑی قوم کے لئے جس کی طرف سے مین سفیر ہون مشکل ہو اور
جسکے باعث سے قیام امن کے بیش بہا اور قابل قدر نتایج ظہور
پذیر نہو سکین مجہکو یہہ بہی امید ہے کہ اس کانگرس مین کوئی ایسی
کارروائی عمل مین نہ آئیگی جسکو ہمارے ہمعصر یا آیندہ مورخ سخت

یا جابرانہ خیال کرین گے۔

دو دن بعد یعنی اٹھائیس جون کو وہ پیچیدہ مشرقی مسئلہ پیش ہوا جسمین اسٹرو ہنگری کو ایک بڑے درجہ تک دلچسپی تھی کونٹ انڈرسی سفیر دولت اسٹرو ہنگری نے جس خوبی سے بوسینیا اور ہرزی گونیا کے مسئلہ کو پیش کیا وہ بغیر اونہین کے الفاظ کے نہین ادا ہو سکتا لہذا ہم اوسکو ذیل مین درج کرتے ہین۔

"ان صوبون مین مسلمان متعصب عیسائی اور کیتھلک آباد ہین جو ایک دوسرے کے سخت مخالف ہین یہہ لوگ مختلف اضلاع مین نہین رہتے بلکہ ایک ہی شہر گائون اور محلون مین ملے ہوے رہتے ہین بالفرض محال اگر سین اسٹفنو کا معاہدہ اس کانگرس مین قایم رکہا جائے تو باب عالی کو ان صوبون کی آزاد گورنمنٹ مین مختلف مواد کو باہم ملانا پڑیگا اور جو رعایا اسوقت اسٹرو ہنگری اور مانٹینگرو مین پناہ گزین ہے اوسکو نہ صرف دوبارہ بلا کر آباد کرنا ہوگا بلکہ اون کے خورد و نوش تقاوی اور تعمیر مکانات کا پورا انتظام کرنا پڑیگا تا کہ وہ لوگ دوبارہ اپنا کاروبار شروع کر سکین۔ اسکے علاوہ باب عالی کو تقسیم اراضی کا وہ پیچیدہ مسئلہ بھی حل کرنا پڑیگا جسکی وجہ سے ان صوبون مین وقتاً فوقتاً مختلف ہنگامے برپا ہوتے رہتے ہین اور جو اسوقت مذہبی تعصب اور

تمدنی رقابت کیوجہ سے اور زیادہ پیچیدہ ہو گیا ہے اس مسئلہ کو کسی ایسے ملک مین حل کرنا جہان زمیندار و بنا قلیل التعداد و فرقہ مسلمان ہو اور کثیر التعداد کاشتکار عیسائی ہون صرف ایک مضبوط اور غیر متعصب گورنمنٹ کا کام ہے۔ مزید برآن ان تمام انتظامات کے لئے کثیر خرچ درکار ہے جو اسوقت باب عالی کی طاقت سے باہر ہے کیونکہ معاہدہ سین اسٹفنو کے دفعہ ۱۴ مین یہہ امر قرار پاچکا ہے کہ باب عالی اپنی رعایا سے بقایا ٹیکس نہ وصول کریگا اور موجودہ مالگذاری بھی آیندہ دس سال تک نہ وصول کیجائیگی سلطنت عثمانیہ کو بلا کسی الزام دینے اور اوسکی نیک نیتی کو مشتبہ کرنے کے یہہ کہنا کچھہ بیجا نہوگا کہ وہ ہرگز اس کام کو انجام نہین دے سکتی۔ امن کی حالت مین بھی اسکا سرانجام مشکل تھا لیکن ایسی حالت مین کہ ابھی تک لڑائی ختم نہین ہوئی ہے اور اون اضلاع کو جنمین مسلمان آباد ہین سرویا اور مانٹنیگرو کی حکومت مین دئے جانے کی وجہ سے تعصب اور جوش بڑھا ہوا ہے یہہ امر بالکل اوسکے امکان سے خارج ہے پس اسوقت اگر ان صوبون مین خودمختار گورنمنٹ قایم کی گئی تو بجائے قیام امن کے اور زیادہ دقتین پیش آئین گی ۔

جس خوبی سے کونٹ اندرسی نے روس کی بدنیتی اور روسی تجاویز کا ناقابل تعمیل ہونا ثابت کیا اوس سے زیادہ عمدگی سے

شاید خود سلطان کے سفیر بہی ثابت نہین کر سکتے تہے۔ بظاہر سلطنت
روس کے سفیر بہی ان دلائل کو مان گئے کیونکہ انہون نے بلا تامل
اپنی تجویزون سے دست بردار ہونا منظور کر لیا۔ اگرچہ کونٹ انڈرسی
نے نہایت معقول طریقہ سے روس کی تجاویز کو رد کر دیا لیکن اوسکے
مقابلہ مین خود کوئی دوسری تجاویز پیش نہین کین اور اپنی تقریر کو
اس مسلمہ مسئلہ پر کہ ان صوبون مین قیام امن نہایت ضروری ہے
ختم کر دیا۔ جو لوگ کہ سیاست المدن کے پیچ در پیچ راستون سے ناواقف
ہین اون کے سادہ خیال کے موافق اس موقع پر کانگرس کے صدر
انجمن کا فرض تہا کہ وہ سلطنت عثمانیہ کے سفیرون کو اس کے اظہار
کا موقع دیتے کہ آیا اونکی گورنمنٹ ان تمام مشکلات کا جو اسوقت
بیان ہوئی ہین مقابلہ کر سکتی ہے یا نہین۔ لیکن کونٹ انڈرسی کی
تقریر کے ختم ہوتے ہی یہہ بات صاف طور سے ظاہر ہو گئی کہ کانگرس
کی کارروائی کا بڑا حصہ باہمی طور سے اجلاس کے باہر طے ہو جاتا ہے
اگرچہ کونٹ انڈرسی شرم کیوجہ سے اپنی قوم کی اغراض خود پیش
کر سکے لیکن اونکو کسی کی مہربانی پر پورا اطمینان تہا جو اس کام
کو اون کے طرف سے نہایت خوبی کے ساتہہ انجام دیسکتا ہے
چنانچہ اسکے بعد لارڈ سلسبری اوٹہے اور یہہ فرض کر کے کہ روس
کی تجاویز متعلقہ آزادی صوبجات کانگرس کی بحث سے خارج
ہو گئی ہین اور باب عالی کسی طور سے ان صوبون کا انتظام نہین

نہین کر سکتا اور اگر کر بہی سکتا ہے تو اون سے کسی قسم کا فائدہ
نہین اوٹہا سکتا۔ یہہ بیان کیا کہ بوسنیا اور ہرزی گونیا سے باب عالی
کو کوئی مالی اور ملکی فائدہ نہین ہے۔ قسطنطنیہ کی کانگرس مین یہہ بات
ثابت ہوچکی ہے کہ ان صوبون کی آمدنی اون کے اخراجات
کے لئے کافی نہین ہے اور اونکے تحفظ مین باب عالی کو ایک کثیر رقم
صرف کرنی پڑیگی علاوہ ازاین یہہ صوبے لڑائی کے وقت بہی کارآمد
نہین ثابت ہوسکتے۔ پس باب عالی کی اعلی درجہ کی دانشمندی یہی ہے
کہ وہ اس کام کو جو اسکی طاقت سے باہر ہے اپنے ذمہ نہ لے اور کسی ایسی
سلطنت کے سپرد کردے جو اس کام کو بخوبی انجام دیسکے۔ اس کی وجہ
سے سلطنت عثمانیہ کے بہت سے خطرات اور اندیشے رفع ہوجائینگے
بنأ علیہ گورنمنت انگلستان سلطنت ہائے متفقہ کے سامنے یہہ تجویز پیش
کرتی ہے کہ بوسینا اور ہرزی گونیا کا انتظام حکومت اسٹریا ہنگری
کے سپرد کردیا جائے ۔

مدیران ملک کی یہہ اعلے متانت قابل ملاحظہ ہے کہ اس تجویز
کو سنکر کونٹ اندرسی کے خشک منہہ مین ہنسی تک نہ آئی ۔!

لارڈ بیکنسفیلڈ نے جو ہنسی کے ضبط کرنے مین کسی باشندہ اسٹریا
سے کم نہ تہے اور جنکو نقالی مین بہی خاص دلچسپی تہی اپنے وزیر خارجہ
کے بعد کہڑے ہوکر اس امر مین اونکی تائید کی کہ باب عالی ان دونون
صوبون مین کسی طرح سے امن قایم نہین رکہہ سکتا اور اون سے بجائے

کسی فائدہ کے باب عالی کا سراسر نقصان ہی" پس میری رائے مین (شاید اسقدر پر مذاق بات انہون نے ایسا خشک منہہ بنا کر کبھی نہ کہی ہوگی) اسوقت بجز اسٹریا کے کوئی ایسی سلطنت نہین ہے جو ان صوبون پر قابض ہوکر قیام امن کی اہم ذمہ داریون کو برداشت کرسکے اور باب عالی کو یورپ کے ملکی معاملات مین دقیع اور زور دار کر دے"۔

پرنس کارسچکاف کے بعد جنہون نے قیام امن کے متعلق چند معمولی باتین بیان کی تہین سلطان کے سفیر اوٹھے اور انگریزون کی پیش کردہ تجاویز سے اختلاف کرکے یہہ بیان کیا کہ باب عالی کو پورا یقین ہے کہ وہ فوراً ان صوبون مین امن کر دیگا اور وہ وعدہ کرتا ہی کہ یہہ کام بہت جلد ان صوبون مین اعلی کمشنر بہیجکر شروع کر دیا جائیگا۔ یہہ کمشنر وہان پہونچتے ہی پولیس قایم کرینگے اور ان لوگون کے لئے جو اپنا وطن چہوڑ کر بہاگ گئے تہے خورد و نوش پوشاک کا انتظام اوسوقت تک کے لئے کر دیا جائیگا کہ وہ لوگ دوبارہ کاروبار زراعت شروع کر سکین۔

باب عالی کے سفیرون نے انگریزون کے اس اعتراض کا کہ تین سال سے سلطنت عثمانیہ ان صوبون مین کیون نہ امن قایم کرسکی یہہ جواب دیا کہ "تقریباً تین سال سے باب عالی قرب وجوار کے صوبون کے جہگڑون اور ایک سال سے ایک بڑی لڑائی

مین مصروف ہے لیکن با این ہمہ اوسکی حکومت بوسینیا اور ہرزی گوئینا مین اوسیطرح قایم ہے - اب وہ وقت قریب آگیا ہے کہ صلح اس خونریز لڑائی کا خاتمہ کر دے اور باب عالی اطمینان کے ساتھہ اپنی تمام قوت اندرونی اصلاحات پر صرف کر سکے - پس ایسے وقت مین اوسکو اس امر پر مجبور کرنا کہ وہ ان صوبون کو کسی دوسری سلطنت کے حوالے کر دے سراسر بے انصافی ہی - یہہ بالکل صحیح ہی کہ بوسینیا سے باب عالی کو کوئی مالی فائدہ نہین ہے لیکن اس سے یہہ نتیجہ ہرگز نہین نکل سکتا کہ اوسکے انتظام مین یہی دقت کسی دوسری سلطنت کو پیش نہ آئے گی - جو پیچیدگیان مسئلہ اراضی کی نسبت بیان کیجاتی ہین وہ صرف بوسینیا ہی تک محدود نہین ہین بلکہ یورپ کے دوسرے حصون مین بہی اسی قسم کی دقتین پیش آتی ہین لیکن اس بنا پر اونکی نسبت کبہی کوئی ایسی تجویز پیش نہین کی گئی جو اسوقت بوسینیا کے لئے پیش کی جاتی ہے - ہمکو کانگرس سے پوری امید ہے کہ وہ اون تمام شرائط پر لحاظ رکہکر جو ہم اپنے شہنشاہ کی طرف سے منظور کرنے کے لئے آئے ہین حوالگی صوبجات کی تجویز کو کسی طور سے منظور نکرے گی جس سے بجائے قیام امن کے سخت دقتون کے پیش آنے کا اندیشہ ہے -

کاتہیودوری پاشا کے بیٹہنے کے بعد پرنس بسمارک نے سفیران باب عالی کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ کانگرس صرف اونہین صوبون مین امن قایم کرنے کے لئے نہین مقرر ہوئی جنکے انتظام کا باب عالی کو استعداد

خیال ہے بلکہ اوسکا مقصد اسوقت اور آیندہ کے لئے تمام یورپ
مین امن قایم کرنا ہے پس مین آپ لوگونکو اس امر کی طرف توجہ
دلاتا ہون کہ اگر کانگرس اس معاملہ مین کوئی مداخلت نہین کریگی
تو آپ لوگونکو معاہدہ سین اسٹفنو کی پوری تعمیل کرنی ہوگی کانگرس
کی دست اندازی کی وجہ سے آپ لوگون کو بوسینا سے بہت بڑا اور
زیادہ تر شاداب ملک جو بحر الجزایر سے کوہ بلقان تک پھیلا ہوا ہے
ملتا ہے ۔ پس میرا یہہ خیال ہے کہ باب عالی اس معاملہ مین اپنے
سفیرون کو جدید ہدایتین کریگا اور کانگرس مین اونکا انتظار کیا جائیگا۔

چوتھی جولائی کو جدید ہدایتین پہونچ گئین اور سلطان کا یہہ آخری جواب کانگرس
کے سامنے پیش کر دیا گیا۔ "باب عالی نے کانگرس کی اون تمام تجاویز پر جو بوسینا
یا ہرزی گوونیا مین قیام امن کے متعلق پیش کیگئی ہین کامل توجہ کی باب عالی کو
کانگرس کی تجاویز پر پورا اطمینان ہی لیکن وہ اس معاملہ کو براہ راست
گورنمنٹ اوف آسٹریا سے طے کر لینے کا اقتدار خود اپنے
ہاتھہ مین رکھتا ہے"۔

معاہدہ سین اسٹفنو کی دوسری شرایط بھی جلد فیصل ہو گئین اور
سرویا کی ازادی بلا اختلاف منظور کر لی گئی کار تھیو دوری پاشا
نے اس موقع پر جو تقریر کی تھی وہ قابل بیان ہے لہذا ہم اوسکو
ذیل مین درج کرتے ہین۔

"اس موقع پر کہ کانگرس اون شرایط سے بحث کرنی والی ہی

جو آزادی کے متعلق معاہدہ سین اسٹفنو مین درج ہین کارتھیودوری اپنی رائے کے ساتھہ کچھہ مختصراً عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہے۔ یہہ امر مسلم ہے کہ کل یورپ نے سرویا پر باب عالی کی حکومت یورپ کی ضرورتون اور خاص سرویا کے فائدے کے لئے منظور کی تھی۔ باب عالی کو جو حقوق معاہدون کے ذریعہ سے سرویا پر حاصل تھے وہ نہایت نرمی کے ساتھہ کام مین لائے گئے ہین اور سخت سے سخت مشکلون مین بھی اونکی خلاف ورزی نہین کی گئی۔ اسمین کچھہ شک نہین ہوسکتا کہ ان حقوق کی وجہ سے اون تمام دقتون کا جو وقتاً فوقتاً یورپ کو پیش آتی رہتی ہین نہایت آسانی کے ساتھہ فیصلہ ہوجاتا تھا اور باوجود ان شاہی حقوق کے سرویا بالکل آزاد تھی ان تعلقات کی وجہ سے جو فوائد اوسکو حاصل تھے انکو وہ خود بارہا تسلیم کرچکی ہے۔ معاہدہ سین اسٹفنو نے اس صوبہ اور نیز دوسرے صوبون کو اپنے اصلی مرکز سے جدا کرکے ایک جدید اصول پر قایم کردیا ہے۔ آج اگر یورپ کی کونسلون مین آزادی کا زور ہے تو باب عالی اوسکی مخالفت نہین کرتا کیونکہ اوسکو پورا یقین ہے کہ جو آزادی کانگرس دیگی وہ حقیقی نیک نیتی پر مبنی ہوگی اور جن ملکون کو یہہ آزادی ملے گی وہ اُن تمام حقوق اور ذمہ داریونکا پورا خیال رکھین گے جو اسکی وجہ سے اون پر عاید ہوتی ہین کیونکہ اسوقت سے اونکی آزادی کی پوری عزت کیجائے گی اور یورپ کے حفظ امن کی اون ذمہ داریون مین کوئی کمی نہ واقع ہوگی جو اتبک تعلقات حاکمی محکومی

کی وجہ سے قایم ہین ۔

سلطنت روس آزادی کی جسقدر عزت کرتی ہے اوسکا اظہار عجیب طور سے اس موقع پر ہوا ۔ انگلستان اور فرانس کے سفیرون نے اس امر پر زور دیا تہا کہ ان صوبجات مین مذہبی آزادی کے لئے ایک صریح قانون بنا دیا جائے تاکہ آیندہ اس معاملہ مین کوئی دقت اور پیچیدگی نہ واقع ہو لیکن پرنس گارس چگاف نے اون قدیم روسی خیالات کے موافق جسمین ہر قسم کی آزادی خواہ وہ تمدنی ہو یا مذہبی نفرت آمیز نگاہ سے دیکہی جاتی ہے یہہ عذر کیا کہ اسمین یہودی نہ شامل کئے جائین کیونکہ اونکی راے مین یہودی ہی باشندگان ملک کی تباہی اور پریشانی کے اصلی باعث ہین چونکہ عام آزادی کے مسئلہ پر دوسرے سفیر بشمول سفیران سلطانی بالکل متفق تھے لہذا معاہدہ برلن مین دفعہ ۴۵ بڑہا دی گئی جس نے اس معاملہ کا قطعی فیصلہ کر دیا ۔

اس کے بعد کانگرس نے یونانی حدود کے تعین کیطرف توجہ کی اور یونانی سفیر مقیم برلن کانگرس مین اظہار راے کے لئے طلب ہوے ۔ گورنمنٹ انگلستان کی یہہ خواہش تہی کہ یونان بہی باضابطہ طور پر کانگرس مین شریک کیا جائے ۔ لیکن سلطنت روس فرانس اور جرمنی نے اس خیال کے ساتہہ اتفاق نہین کیا لہذا اسکو مجبوری چہوڑ دینا پڑا ۔ اونتیس جون کو مسٹر رینغرابی سفیر

اور مسٹر ڈلیانس وزیر صیغہ خارجہ یونان سنے کانگرس مین اپنی اکثر ملکی ضرورتون کو بیان کیا۔ مسٹر ڈلیانس سنے کہا کہ ہماری قوم کامل آزادی کی خواہشمند ہے اور یہہ چاہتی ہے کہ کینڈیا اور وہ صوبے جو اوسکی سرحد پر واقع ہین اوسکے حوالے کر دئیے جائین تاکہ امن اور قومی وجود قایم ہو سکے۔ اپنے دعوے کی تائید مین انہون نے یہہ دلیل پیش کی کہ ان صوبون مین عرصہ سے تمرد اور سرکشی کا سلسلہ برابر جاری ہے چنانچہ اسوقت بہی کینڈیا مین ہر طرف فتنہ و فساد بپا ہے۔ پس انصاف اور انسانی ہمدردی اسی کی مقتضی ہے کہ ان صوبون کی قومی خواہشین جنکو وہ بارہا ظاہر کر چکے ہین پوری کر دی جائین اور آیندہ کے لئے اون تمام تکلیفون اور تباہیون سے محفوظ کر دئیے جائین جو قومی زندگی کی خواہش مین اونکو اوٹھانی پڑتی ہین۔ باشندگان یونان کے موجودہ خیالات کو خواہ وہ خاص یونان مین مقیم ہون یا اوسکے باہر انہون نے کسیقدر تفصیل اور نہایت زور کے ساتھہ بیان کیا جسکو ہم انہین کے الفاظ مین ظاہر کرنا مناسب خیال کرتے ہین۔

"یونان کے ہزارون باشندے سلطنت عثمانیہ مین آباد ہین جنمین سے اکثر باب عالی کے ملکی اور فوجی محکمون مین اعلے خدمتون پر ممتاز ہین اور بعض تجارتی دنیا مین سربرآوردہ ہین۔ جو خبرین اہل یونان کی سرکشی کی اونکو پہونچتی ہین وہ ممکن نہین کہ اون کے دلون کو بیچین نکر دیتی ہون۔ اسکا نتیجہ عموماً یہی ہوتا ہے کہ بہت سے

آدمی اپنے جان و مال کو سخت خطرون مین ڈال دیتے ہین جسکی وجہ سے
بعض وقت سخت مضر نتایج پیدا ہونیکا اندیشہ ہوتا ہے اور سلطنت
کی حالت اندیشہ ناک ہو جاتی ہے - چونکہ ان صوبون کے باشندے
بہی آزاد یونان کے ہم مذہب ہم قوم اور ہم خیال ہین لہذا وہ اہل
یونان جو سلطنت عثمانیہ مین آباد ہین انکی ہمدردی سے بہی باز نہین
آسکتے اور نہ اوسمین بے پروائی کر سکتے ہین کیونکہ یہہ بے پروائی
بہت جلد اون امید و نکا خاتمہ کر دیگی جو ٹہرکی کے یونانیون کو
اپنے آزاد ساتہیون سے ہین - گو یونانی گورنمنٹ اس جوش
کو نہین روک سکتی ہے اگر کبہی اوسکے روکنے کی کوشش کیجائیگی
تو اسکا نتیجہ بجز اسکے کچہہ نہین ہو سکتا کہ تمام ملک مین بغاوت اور
بدامنی پہیل جائے - خود باب عالی اس قومی جوش کو روکنے سے
معذور ہے کیونکہ اوسکی سلطنت کے حدود یونان سے اسطرح
ملے ہوے ہین کہ ایک لاکہہ فوج بہی پوشیدہ مدد کو اون تک
پہونچنے سے نہین روک سکتی -

اس تقریر کے بعد یونانی سفیر کانگرس سے رخصت
ہوے اور پندرہوین جولائی کو یونان کا معاملہ تصفیہ کے سلئے
کانگرس مین پیش ہوا - مسٹر وڈنگٹن نے بحث شروع کی اور مفصلہ
ذیل تجویز اس غرض سے پیش کی کہ سلطنت عثمانیہ کو اہل یورپ
کے منشا سے پوری آگاہی ہو جائے اور اہل یونان کو وہ حد تیار کیجائے

جس سے آگے بڑھنے کی اوسکو کسیطور سے اجازت نہین دیجاسکتی

"کانگرس باب عالی سے یہہ خواہش کرتی ہے کہ وہ سلطنت

یونان سے حدود تھسلی اور اپیرس کا قطعی فیصلہ کرلے اور یہہ حدود

نہایت صاف طور سے متعین کردئے جائین - کانگرس کو پورا یقین ہے

کہ فریقین اس معاملہ کو باہمی طور سے طے کرلین گے اور اگر اسمین

کانگرس کی مدد کی ضرورت ہوگی تو کانگرس نہایت خوشی سے

مدد دیگی -"

یہہ تجویز منظور ہوئی اور حدود کا فیصلہ دونون سلطنتون کی رائے

پر چھوڑ دیا گیا - ایسے موقع پر لارڈ بیکنسفیلڈ نے وہ یادگار اور مشہور

فقرہ کہا تھا جو اکثر نقل کیا جاتا ہے - "اس ملک (یونان) کی آیندہ

ترقی کی نسبت کسی قسم کا شک نہین ہوسکتا لیکن ہونہار سلطنتون کو

بھی ہونہار آدمیون کیطرح انتظار کرنا لازمی ہے -" اونہون نے یہہ بھی بیان

کیا - "کہ مین بذات خود ہرگز یہہ صلاح نہین دیسکتا کہ تصفیہ حدود کے

متعلق کسی قسم کا زور ڈالا جائے کیونکہ میرے نزدیک سلطان جو

اسقدر سخت مصیبتین اوٹھا چکے ہین بہت زیادہ عزت اور ہمدردی

کے مستحق ہین مجھکو پوری امید ہے کہ تصفیہ حدود کے متعلق جو

مناسب تجویزین پیش کیجائینگی اونکو سلطان ضرور منظور کرلینگے"

معاہدہ سین اسٹفنو مین جو واقعات رومینیا کی خودمختاری

اور بس ارمینیا کی تفویض کے بابت تہین اون کے متعلق سفیران

روس اور انگلستان مین سخت بحث ہوئی - سفیران انگلستان اس امر پر زور دیتے تہے کہ ڈینوب مین جہاز رانی کی اجازت ہونی چاہیے جسکے متعلق ابتدائے معاہدہ مین کچہہ نہین لکہا گیا تہا - اس بحث مین کونٹ شیووالف نے باشندگان روبینا کو اپنے ملک کے جدید انتظام مین اختلاف کرنے کی وجہہ سے سخت ناشکر قرار دیا - اس طول بحث کے بعد یہہ امر قرار پایا کہ خود روبینا کے سفیر اس معاملہ مین رائے دینے کیلئے طلب کئے جائین - چنانچہ مسٹر کوگلسیی آنو کانگرس مین طلب کئے گئے جنہون نے یہہ بیان کیا " کہ ہم نہ صرف اپنے مقبوضہ ممالک مین سے کسی حصہ کے چھوڑ دینے پر معترض ہین بلکہ ہماری خواہش ہے کہ ہمکو وہ جزایر بہی دلا دیئے جائین جو ڈینوب کے دہانہ پر واقع ہین - اون کے چلے جانے کے بعد بہی بحث جاری رہی - پرنس کارسچکاف اور کونٹ شیووالف نے تفویض بسارابیا کی درخواست مین کسی قسم کی ترمیم یا تبدیلی کرنے سے قطعی انکار کیا چونکہ اونکا بادشاہ اس موقعہ پر " فریق قابض " تہا لہذا اونکی یہہ درخواست منظور کرنی پڑی اور اوسکے معاوضہ مین روبینا کو ایک جزیرہ جسکے وہ بہت خواہشمند تہی - اور دوسرے ملک کا ایک جدید حصہ دیا گیا -

مانٹینگرو کی آزادی بلا کسی بحث کے منظور کر لی گئی اور ڈینوب مین جہاز رانی کا مسئلہ جو تفویض بسارابیا کی وجہہ سے

اون تمام سلطنتون کے لئے جو دریاے ڈینوب پر واقع ہین نہایت
اہم ہوگیا تہا دوبارہ پیش ہوا - کونٹ انڈرسی نے مفصلۂ ذیل
چار تجویزین پیش کین جو بطور بنا رتصفیہ منظور ہوئین -

١ - ڈینوب مین دروازۂ آہنی تک عام جہاز رانی کی اجازت دیجاے -

٢ - یورپین کمیشن مستقل طور سے مقرر کیا جاے -

٣ - اس کمیشن مین رومینیا شریک رہے -

٤ - دروازۂ آہنی پر صرف اسٹرو ہنگری کو تعمیر کی اجازت دیجاے -

اسکے بعد کانگرس مین معاہدہ سین اسٹفنو کی اون دفعات کے
متعلق بحث شروع ہوی جنمین بطور خرچہ جنگ نقد روپیہ اور
ملک کا ایک حصہ روسیون کو دینا تجویز ہوا تہا جس ملک کا دینا تجویز
ہوا تہا اوس کے حدود بیان کئے گئے اور زر نقد کی نسبت کاؤنٹ
دوڑی پاشا نے کانگرس کو مخاطب کرکے یہہ کہا کہ لڑائی مین جتنا ملک
روسیون کے قبضہ مین آگیا ہے وہ خود اوسکے خرچہ جنگ کا کافی
معاوضہ ہے اِس لڑائی مین جو بیشمار اخراجات سلطنت عثمانیہ
پر پڑے ہین اون پر نظر کرکے ہرگز یہہ امید نہین ہوسکتی کہ
وہ اسقدر کثیر رقم ادا کرسکے گی اگر بالفرض یہہ رقم کسی طور سے
ادا بہی کردیگئی تو اوسکی ادائی کے بعد سلطنت عثمانیہ ہرگز اس

قابل نہین رہ سکتی کہ اون اندرونی اصلاحات کو جنہین سلطان بہی مثل دوسرے سلاطین یورپ کے اپنے ملک کے لئے نہایت ضروری سمجہتے ہین جاری کرسکے - پس اگر یورپ کی سلطنتون نے علاوہ ملک کے سلطنت روس کو اسقدر کثیر رقم دلانے مین مدد کی تو اوس رعایا کی حالت جسکی فلاح اور اصلاح کے لئے بظاہر اہل یورپ اسقدر کوشش کر رہے ہین سخت خطرناک ہوجائیگی بلکہ خود سلطنت عثمانیہ جسکی حفاظت کانگرس کا اعلی مقصد بیان کیاجاتا ہے درہم برہم ہوجائیگی - جس رعایا کے لئے بظاہر یہہ تمام خونریزی اور صرف کثیر برداشت کیا گیا تھا اوسکی دردناک حالت نے اگرچہ پرنس گارسچگاف اور کونٹ شیووالف کے سخت دلونپر کوئی اثر نہ کیا لیکن اور سفیر اسقدر سنگدل نہ تہے اور بالآخر یہہ قرار پایا کہ معاہدہ* مین نقد روپیہ کا کوئی ذکر نہ کیا جاے -

* مراسلہ مین لارڈ سیلسبری نے ادائی خرچہ جنگ کی نسبت کانگرس کا منشا بیان کیا تہا اوسکا ایک فقرہ ذیل مین درج کیاجاتا ہے " خرچہ جنگ جسکی نسبت سلطنت عثمانیہ کی طرف سے بہت سے عذرات پیش کئے گئے تہے معاہدہ سے بالکل خارج کردیا گیا ہی کیونکہ وہ معاہدہ پیرس کے خلاف تھا اور اس لحاظ سے خود مختار سلطنتون کا بالکل اختیار فعل تہا لیکن کانگرس مین اوسپر بحث ہوئی ہین اور وہ صلحنامہ مین درج کرلی گئین ہین جسکی وجہہ سے غالبا اوسکا عملی اثر بہت کم ہوجائیگا - روسی سفیرون نے وعدہ

سلطنت عثمانیہ مین عام مذہبی آزادی کا مسئلہ پریسیڈنٹ نے پیش کیا - یہہ پریسیڈنٹ کی دوسری تجویز تہی اور اسکے متعلق کار اتھیوڈوری پاشا نے سلطان کی طرف سے ایک تحریر کانگریس مین پڑہکر سنائی - چونکہ اس تحریر سے سلطان کے ذاتی خیالات کا بہت کچھ اندازہ ہوتا ہے لہذا ہم اوسکو بجنسہ اس مقام پر درج کرتے ہین -

"بلحاظ اون مختلف تجویزون کے جو بارہا مذہبی ازادی کے لئے

بقیہ حاشیہ صفحہ (۹۹) کر لیا ہے کہ وہ اس خرچہ جنگ کی ادائی مین ملک کے کسی حصہ پر قابض ہون گے اور نہ یہہ خواہش کرینگے کہ اس مطالبہ کو اوس قرضہ پر ترجیح دیجاے جسکی ضمانت سلطنتین کر چکی ہین یا جسکی ادائی مین سلطنت عثمانیہ کے چند ابواب مکفول ہین - انگلستان کے سفیرون نے یہہ امر صاف طور سے ظاہر کر دیا ہے کہ وہ اس خرچہ جنگ کو اون قرضون پر ترجیح دینے کی کوئی وجہہ نہین پاتے جو اوس سے پہلے کے ہون - ان تمام مباحث کا یہہ نتیجہ ہے کہ سلطنت عثمانیہ قانون بین الممالک کے لحاظ سے اس خرچہ کے کسی جزو کی بہی ذمہ دار نہین ہے اور نہ اوسوقت تک اسکی ادائی پر مجبور کیجا سکتی ہے جب تک وہ قرضے جو تاریخ جنگ سے پہلے کے ہین پورے طور سے نہ بیباق ہوجائین - اگر کسی وقت سلطنت عثمانیہ کی مالی حالت اسقدر ترقی کر گئی کہ اوسکا تمام قرضہ ادا ہو گیا اوسوقت البتہ خرچہ جنگ کا مطالبہ ہوسکتا ہے - کیونکہ ایسی حالت مین یہہ مطالبہ نہ اسقدر بیجا ہوگا اور نہ اوسکا ادا کرنا سلطنت عثمانیہ کو گران معلوم ہوگا - یہہ شرط قانون بین الممالک کے لحاظ سے ناجایز نہین ہے مگر اوسکی تعمیل بلحاظ حالات موجودہ ایک غیر محدود وقت تک ملتوی کر دی گئی ہے -

کانگرس مین پیش ہو چکی ہین تمکو اس امر کے اظہار کی اجازت دیجاتی ہے کہ اس بارہ مین باب عالی کا بعینہ وہی منشا رہے جسکا یورپ خواہشمند ہے۔ باب عالی کا قدیم عملدرآمد اوسکی حکمت عملی اور اوسکی رعایا کی فطرت سب اسی طرز عمل کے موئد ہین۔ باب عالی کے ممالک محروسہ مین کرورون مختلف المذہب لوگ آباد ہین۔ جنکی مذہبی پابندی شرعی احکام کی تعمیل مین کبھی کوئی مزاحمت نہین کیجاتی۔ باب عالی اس اصول کے جاری رکھنے اور حتی الوسع اوسمین توسیع کرنے کیلئے ہمہ تن آمادہ ہے"

اس شاہی مراسلہ کو پیش کرتے وقت کاراتہیوڈوری پاشا نے یہہ خواہش ظاہر کی کہ جدید معاہدہ کی اوس دفعہ مین جو مذہبی آزادی سے متعلق ہے یہہ امر صاف طور سے ظاہر کر دیا جاے کہ تمام ممالک محروسہ مین پیشتر سے ہر قسم کی مذہبی آزادی ہے۔ یہہ درخواست منظور ہوی اور عہدنامہ کی دفعہ ۶۴ سے کے آغاز مین یہہ عبارت زیادہ کیگئی۔

"باب عالی نے یہہ ارادہ ظاہر کیا ہے کہ وہ اپنے ملک مین مثل سابق کے مذہبی آزادی قایم رکھیگا اور اوسمین جہانتک ممکن ہے اور بھی توسیع کیجائیگی۔ پس فریقین معاہدہ سلطنت عثمانیہ کے اس ارادہ کو جو اوس نے بلا کسی دباو کے خود بخود ظاہر کیا ہے ضبط تحریر مین لانا چاہتے ہین۔

زار کی مظلوم رعایا کسقدر اسی قسم کے فیاضانہ اعلان کی متمنی ہے
اسکے بعد کانگرس نے اون ممالک کی طرف توجہ کی جو ایشیا مین سلطنت روس کو تفویض ہونے والے تھے اور جنکے متعلق انگریزی اور روسی سفیرون مین خانگی طور سے گفتگو ہو کر یہہ طے ہو چکا تھا کہ سلطنت روس ارض روم اور وادی الشرد کے دعوے سے دست کش ہو جاوے گی مگر اردہان کارس بزازت اور باطوم کی تفویض پر روسی اوسطح اڑے رہے - باطوم کے متعلق جو کچھہ پرنس گارسچگاف نے کانگرس مین بیان کیا اوس سے روسی حکمت علمی اور اونکے وعدون کی سچائی کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے لہذا ہم پرنس گارسچگاف کے فقرۂ ذیل کیطرف اپنے ناظرین کو متوجہ کرنا چاہتے ہین -

"مین اس امر کے اظہار کا مجاز کیا گیا ہون کہ ہمارا آقا نامدار اپنے شاہی حقوق کو کام مین لاکر باطوم کو بندرگاہ قرار دیگا - یہہ آزادی تمام تجارتی اقوام خصوصاً انگلستان کیلئے جسکے تجارتی جہاز اس کثرت سے ہین نہایت مفید ہوگا - لارڈ بیکنسفیلڈ نے اس اعلان کو قابل قدر مصلح کارروائی قرار دیکر یہہ بیان کیا" کہ اگر باطوم کی تفویض سے بحر اسود کی آزادی کو کسی قسم کا اندیشہ ہوتا تو خاص سلطنت انگلستان دوسری سلطنت ہائے یورپ کے ساتھہ ہرگز اس امر مین متفق نہوتی کہ وہ اپنے آپکو اس سمندر مین داخل ہونے سے باز رکھے گی - چونکہ اب باطوم ایک عام اور تجارتی بندرگاہ قرار دیا گیا ہے لہذا سلطنت انگلستان

کو کانگرس کی ترمیم شدہ شرایط کی تجدید مین کوئی عذر نہین ہے۔"

باوجود ان تمام وعدون کے باطوم اسوقت ایک مضبوط جنگی مقام ہے۔

کانگرس کے آخری جلسون مین اون تجویزون پر بحث ہوتی رہی جو پرنس گارسچکاف اور کونٹ شیووالف نے اس غرض سے پیش کی تہین کہ معاہدہ مین چند ایسی دفعات بڑہا دیجاءین جنکی روسے یورپ کی بڑی بڑی سلطنتون کو مختلف تجاویز کی تعمیل کرانے کا پوراحق حاصل ہے۔ لیکن کوئی سلطنت مداخلت دست اندازی کی حکمت عملی پر راضی نہین ہوئی۔ اور کارتہیوڈوری پاشا نے سفیران روس کی تجاویز کی سخت مخالفت کرکے یہہ بیان کیا کہ باب عالی مثل دوسری سلطنتون کے جو اس معاہدہ مین شریک ہین معاہدہ کے تمام شرایط کی پابندی اپنے ذمہ فرض سمجہیگا۔ مسٹر ڈیڈنگٹن نے جن الفاظ مین اسکی تائید کی وہ قابل تحریر ہین اور اون سے مختصراً اوسوقت کی حالت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ "جو تجویز کہ کانگرس مین اوسوقت پیش کیگئی ہے اوسکے سیاق عبارت سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ سلطنت عثمانیہ کو ایک قسم کی دامی تعلیم دینے کا ارادہ کیا جاتا ہے تاکہ باب عالی کی تمام کارروائیون مین ہر وقت دست اندازی کا موقع ملتا رہے۔ جو امور اس کانگرس مین طے ہوے ہین اونکی پابندی بظاہر باب عالی کے لئے نہایت مفید معلوم ہوتی ہے۔ پس بجاے اسکے کہ سلطنت عثمانیہ کے وعدے مشتبہہ سمجہے جائین کچہہ عرصہ تک انتظار کرکے یہہ دیکہہ لینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اوسکی طرف سے ان وعدون کی کسطرح سے تعمیل ہوتی ہے کیونکہ کسی سلطنت کو بطور خود یہہ فرض کر لینے کا حق نہین ہے کہ جن شرایط کو سلطنت عثمانیہ نے

منظور کر لیا ہے وہ انکی تعمیل نہین کریگی یا نہین کر سکتی " اس بحث سے کچھہ حاصل نہین ہے کہ سلطنت ہاے یورپ کے سفیرون نے روس کی پیش کردہ تجاویز کو کسر بنا پر نامنظور کیا خواہ وہ ان تجویزون کو غیر واجبی سمجھہ ہوان یا اپنی سلطنتون کو اس قسم کی ذمہ داری مین پہنسانے کو نامناسب سمجھے ہون جسمین بجز بیشمار دقتون کے کوئی فائدہ نہ تھا - بہرحال یہہ تجویزین بلا اختلاف نامنظور کی گئین اور تیرہوین جولائی کو مختلف ملکون کے سفیر ایک دوسرے سے الوداع کہکر رخصت ہوے - پرنس کارچکاف مع اپنے ساتہیون کے سینٹ پیٹرس برگ روانہ ہوے تاکہ وہان پہونچکر سلطان کو نئی مشکلون مین پہنسانے کیلئے تدابیر سوچین - سفیران سلطنت عثمانیہ اوس انتظام مین مدد دینے کیلئے جسکی اصلی غرض اصلاح اور اپنے ملک کو دوبارہ زندہ کرنا تھا قسطنطنیہ کو روانہ ہوے -

لارڈ بیکنسفیلڈ اور سالسبری برلن سے روانہ ہوکر لندن پہونچے جہان پرجوش مجمعون مین اونکا خیر مقدم کہا گیا اور اونہون نے اپنی قوم کو اس صلح کی جو نہایت عزت کے ساتھہ ہوئی تہی مبارک باد دی -

فصل سوم

اصلاح

جسوقت سلطنت عثمانیہ ملک البونت سکے پنجے سے چھوٹی اور بونت سے سلطان عبدالحمید خان نے اپنے باقیماندہ ممالک مین امن قایم کرکے اون اصلاحون کا سلسلہ چھیڑ دیا جنکا اونہون نے تخت نشینی کے وقت مصمم ارادہ کر لیا تھا۔

کوئی کام خواہ وہ لڑائی کے متعلق ہو یا قیام امن کے روپیہ کے بغیر نہین چل سکتا لہذا سلطان نے سب سے پہلے سلطنت کی مالی حالت کی طرف توجہ کی جو مالی مشکلین اسوقت سلطان کو درپیش تہین وہ شاید نیکر کے سوا جس نے بغاوت کی بعد فرانس کا مالی انتظام اپنے ہاتھ مین لیا تہا کسی دوسرے شخص کو نہ پیش آئی ہون - جنگ کریمیا کے زمانہ سے سلطنت عثمانیہ کی مالی حالت روز بروز خراب ہوتی جاتی تہی -
۱۸۵۴ع سے سلطان عبدالعزیز خان کی معزولی تک سلطنت عثمانیہ غیر ملکون کے مہاجنون سے بڑی بڑی رقمین برابر قرض لیتی رہی یہانتک کہ سلطان عبدالحمید خان کی تخت نشینی کے وقت اس "فرضی" قرضہ کی مقدار بیس کرور پونڈ (تقریباً تین ارب سکہ انگریزی مروجہ ہندوستان) تک پہونچ گئی تہی - مین نے اس قرضہ کو "فرضی" اسوجہ سے قرار دیا ہے

کہ اسمین سے نصف رقم بہی خزانہ شاہی مین داخل نہین ہوی تہی۔ کیونکہ
پچاس فیصدی کے قریب ادن ایماندار اور لایق کارپردازون کا حصہ
ہوگیا جنہون نے وقتاً فوقتاً یہہ قرضہ دلایا تہا۔ اس بیرونی قرضہ کے
علاوہ ایک بڑی مقدار قرضکی اوس کمپنی سے لی گئی تہی جو عثمانی بنک کے زیر
ہدایت سلطنت کے مالی معاملات مین بہت کچہہ دخیل رہی تہی۔ سابق
سلطانین عثمانیہ کا یہہ دستور تھا کہ جب قرضہ پر سود زیادہ ہوجاتا تھا
تو دوسری جگہہ سے قرض لیکر یہہ روپیہ ادا کر دیا جاتا تھا۔ اگرچہ قرضہ
کے ادا کرنے کا یہہ بہت آسان اور خوش آیند طریقہ ہے لیکن بہت بہت
عرصہ تک جاری نہین رہ سکتا۔ اگر اس معاملہ مین سلطان عبدالحمید خان
اپنے جانشینان سابق کی پیروی کرنا چاہتے (جسکی اون سے ہرگز امید
نہین ہوسکتی ہے) تب بہی وہ اسمین کامیاب نہین ہوسکتے تہے۔ کیونکہ قرضہ
نہ ادا ہونے کی وجہ سے سلطنت عثمانیہ کا اعتبار بالکل جاتا رہا تہا۔ پس
اوسوقت نہ صرف بیرونی مدد سے ناامیدی تہی بلکہ ملک کی آمدنی کا
بڑا ذریعہ بالکل مسدود ہوگیا تھا یعنی ٹیکس کا وصول ہونا اور وصول
شدہ ٹیکس کا مقامی عہدہ دارون سے خزانہ شاہی تک پہونچنا
اوس بدنظمی اور بے اطمینانی کی وجہ سے جو لڑائی نے تمام ملک مین
پہیلادی تہی نہایت دشوار ہوگیا تہا۔ ایسی حالت مین بیرونی
مہاجنون کے کثیر التعداد سود اور کمیشن کے مطالبون اور مقامی
عہدہ دارون کی بددیانتی سے روز بروز قرضہ کا بڑھتا جانا کچہہ

تعجب انگیز نہ تھا۔ سلطان نے صلح کے بعد سب سے پہلے سلطنت کی مالی حالت پر غور کرنے کیلئے ایک کمیٹی مقرر کی جسکی صلاح کے مطابق قسطنطنیہ مین بیرونی قرضخواہون کی ایک کونسل اس غرض سے طلب کی گئی کہ وہ عہدہ داران سلطنت عثمانیہ کے ساتھ بیرونی قرضہ کے مسئلہ پر غور کرے۔ اس کونسل کے ممبر مالی دنیا کے بڑے بڑے نامور لوگ مقرر ہوے۔ انگلستان اور دنمارک کے قرضخواہون کیطرف سے وکالۃً آنریبل۔ ار۔ بورکی ایک مشہور کنشر ویٹیو (جو آب لارڈ کینیومرا کے نام سے مشہور ہین اور اس سے قبل مدراس کے گورنر تہے) بہیجے گئے فرانس کیطرف سے مسٹر والفرے متعلقہ محکمۂ خارجہ بہیجے گئے۔ اسٹریا۔ اٹلی۔ جرمن وغیرہ کے قرض خواہون نے بہی اسی قسم کے مشہور اور نامآور لوگون کو اپنی طرف سے بہیجا۔ اس کونسل مین وزیر صیغۂ مال سلطنت عثمانیہ بہی شریک کئے گئے اور ایک طویل بحث کے بعد یہہ امر قرار پایا کہ اسکے متعلق سلطان کے سامنے چند تجویزین پیش کیجائین۔ ان تجویزون کے پیش ہونے پر یہہ معلوم ہوا کہ کمشنرون نے ممالک غیر کے قرضہ کی اصلی حقیقت دریافت کرکے براہ دیانت اور ایمانداری فرضی قرضہ کا مطالبہ چہوڑ دیا ہے اور وہ لوگ اس امر پر راضی ہین کہ اس قرضہ کی تعداد جو ۲۱ کرور پونڈ سے گہٹا کر پندرہ کرور پانچ لاکھ پونڈ قرار دیجاسے۔ اس کثیر رقم کی تخفیف کے بعد اونہون نے یہہ درخواست کی کہ تا ادائی قرضہ

سلطنت کی خاص خاص آمدنیان مثلاً محصول تمباکو - نمک - اسٹامپ
شراب - ماہی گیری - اور ریشم وغیرہ اون کے حوالہ کردیا جاے -
علاوہ اسکے بلگیریا کا خراج اور سائپرس اور مشرقی رومیلیا کی آمدنی
اور یونانی قسطوں کی جنگی کا ایک حصہ اور محکمہ جنگی و اجارہ اور حفاظت
حق ایجاد کی جدید آمدنیان بہی اونکو دیجائین - اور جو کچھہ سرویا
مانٹینگرو بلگیریا اور یونان اسپنے قرضہ مین ادا کرین وہ بہی اونہین کو
ملے - ماسوا اسکے اونہون نے قسطنطنیہ مین ایک مجلس انتظامی قایم
کرنے کی درخواست کی جسمین تمام قرضخواہون کے وکلا شریک
ہون اور اس مجلس کو مذکورہ بالا آمدنیون کے وصول کرنے کا
پورا اختیار دیا جائے اور جو دفاتر دار الخلافت یا صوبجات مین
عثمانی قرضہ کی ادائی کے متعلق ہون وہ اس مجلس کے ماتحت سمجھے جائین
ان تمام درخواستون کو سلطان نے بلا تامل منظور کر لیا اور بذریعہ
فرمان شاہی واقع ۲۰ دسمبر ۱۸۸۱ء اونکا باضابطہ نفاذ* ہوا -
۱۸۸۲ء سے یہہ جدید انتظام شروع کیا گیا - اور اوسوقت
کمیشن کے ممبرون کو اون وقتون کے اندازہ کرنے کا موقعہ ملا

* کمیشن نے ایک سال کی کارروائی کے بعد اسکا اقرار کیا
کہ جو احکام اس فرمان مین درج ہوے تھے اونکی پابندی نہایت ایمانداری
کے ساتھہ ہوی ہے -

جو سلطنت عثمانیہ کے ایک مصلح اور ایماندار پادشاہ کو پیش آتی ہین - اسکی ادنے مثال تمباکو کی وہ چنگی ہے جو یورپ اور ایشیا کے اٹھارہ صوبون سے وصول کیجاتی تہی - ہر صوبہ مین ایک خاص ایجنٹ مقرر رہتا جسکے تحت مین دو دو اور تین تین سو تک ملازم کام کرتے تہے - ان لوگون کی کارروائی پر قسطنطنیہ سے پوری نگرانی کا ہونا بعید مشکل تھا اور ان لوگون کو اکثر (ایشیاے کوچک مین) ایسی جماعتون سے مقابلہ کرنا پڑتا تہا جو کہ محصولی مال کو بلا اداے محصول ملک مین لانے کیلئے مسلح و آمادہ جنگ ہوکر آتی تہین - یہہ امر بالکل خلاف عقل ہے کہ غیر ملکیون کی ایک جماعت بغیر مدد عہدہ داران گورنمنٹ کے ان تمام دشواریون کا مقابلہ کرسکتی - جو کچہہ ان لوگون کو سرکاری عہدہ دارون سے مدد ملی اوسکے اصلی باعث خود سلطان تھے -

جو آمدنی کہ اس کمیشن کے* حوالہ کیگئی اوسکی تعداد ساڑہے سترہ لاکھ

---

* منجملہ اس رقم کے قرض خواہون کو پانچ لاکھ چہبیس ہزار تین سو ترسٹھہ پونڈ سود اور اوس قرضہ کی ادائی مین دینا پڑتا ہے جو کہ گلیٹا کی جماعت مہاجنان سے لیا گیا تہا اور جسمین ملک کے خاص خاص ٹیکس مکفول تہے - یہہ قرض چوبیس ۲۴ سال مین ادا ہو جاے گا -

پونڈ سالانہ تہی (دو کرور باسٹھ لاکہہ پچاس ہزار سکہ انگریزی رایج ہندوستان کے برابر ہین) چونکہ سلطنت کی کل آمدنی (باستثناے اوس رقم کے جو قرضہ مین دیدی گئی ہے) ایک کرور پچہتر لاکھ پونڈ ہے (جو بحساب فی پونڈ پندرہ روپے سکہ انگریزی کے ۲۶۲۵۰۰۰۰ روپے ہوتے ہین) لہذا میری راے مین ترکون کا دشمن بہی اس امر سے انکار نہین کرسکتا کہ سلطنت عثمانیہ نے ایسے قرضہ کے سود ادا کرنے مین نہایت ایمانداری سے کوشش کی ہے جسکا نصف بہی اوسکو نہین ملا تہا۔

سلطان نے اپنے قرضخواہون کے ساتھہ جو کچھہ برتاو کیا وہ ناظرین پر ظاہر ہوگیا اب ہم یہہ دکہانا چاہتے ہین کہ سلطان کے قرضدارون نے اونکے ساتھہ کیا برتاو کیا اور یورپ کی بڑی بڑی سلطنتون نے مالی معاملات مین اپنے وعدون کو کسطرح ایفا کیا۔

معاہدۂ برلن کی دفعہ ۹ کا یہہ مضمون تہا کہ بلگیریا کے سالانہ خراج کی مقدار باتفاق اون سلاطین یورپ کے جو معاہدہ مین شریک ہین قرار دیجائیگی۔ دفعہ مذکورہ کے ٹہیک الفاظ یہہ تہے "اس جدید انتظام پر ایک سال گذرنے کے بعد بلگیریا کا خراج اوسکی اوسط سالانہ آمدنی کے لحاظ سے مقرر کیا جائیگا۔ چونکہ بلگیریا کو سلطنت عثمانیہ کے عام قرضہ کے ایک حصہ کا ذمہ دار ہونا ضرور ہے لہذا سلطنتہاے متفقہ بروقت تعین خراج اس امر کا بہی فیصلہ کرینگی کہ قرضہ کا کسقدر رسدی حصہ اوسکے ذمہ ڈالنا قرین انصاف ہے"

اس معاہدہ پر سلطنت ہاے یورپ کے سفیر نو برس ہوے کہ دستخط کرچکے ہین مگر اوسکی تعمیل کے متعلق ابتک کوی کارروائی نہین ہوئی - مگر سلطنت عثمانیہ خراج بلگیریا کے معاوضہ مین قرضخواہون کو اپنے ناقیماندہ ذرایع آمدنی مین سے تباکو کا عشر بہی برابر دیتی رہی ہے - اس معاہدہ کے طرز تعمیل سے زیادہ کیا چیز شرکاء معاہدۂ برلن کے اصلی منشاء کو ظاہر کرسکتی ہے - سلطنت عثمانیہ پر جو مالی ذمہ داریان عاید کی گئی تہین اونکی تعمیل نہایت سختی کے ساتھ چاہی گئی جسکو سلطان نے بخوشی خاطر انجام دیا مگر اوس ایک شرط پر جو سلطان کے مفید تہی مطلق لحاظ نہین کیا گیا - یہہ کہنا نہایت مشکل ہے کہ بلگیریا اپنا قرضہ ادا نہین کرسکتی کیونکہ اسوقت تک سلطنت ہاے یورپ نے مطالبہ تو درکنار قرضہ کی مقدار بہی متعین نہین کی ہے سلطان کی طرف سے اس معاملہ مین جو تحریک ہوئی اوسپر بہی مطلق لحاظ نہین کیا گیا - معاہدہ کے دفعہ ۳۳ بہی اسیطرح بلا تعمیل رہی جسکا یہہ مضمون تہا " کہ معاہدۂ برلن کے بموجب مانٹینگرو کو جو جدید ملک دیا گیا ہے اوسکی وجہ سے سلطنت عثمانیہ کے عام قرضہ کا ایک حصہ اوسکو بہی ادا کرنا ہوگا جسکو سفیران سلطنت ہاے یورپ مقیم قسطنطنیہ بمشورہ باب عالی متعین کرینگے "

اسیطور سے دفعہ ۴۲ مین سرویا بہی قرضہ کے ایک حصہ کی

ذمہ وار قرار دی گئی تہی - اگرچہ سرویا کو حال مین سلطان سے لڑنے کے لیئے کافی سامان مہیا ہو گیا لیکن اون دونون صوبون سے ایک حبہ بہی سلطانی خزانہ مین اس قرضہ کے متعلق داخل نہین ہوا ہے - ناظرین سے میری درخواست ہے کہ جسوقت وہ لوگ روزانہ اخبارون مین ایسے مضامین دیکہین جنمین نہایت شد ومد کے ساتھ شرایط متعلقہ ارمینہ کی تعمیل چاہی جاتی ہے تو اونکو واقعات مذکورہ بلا پیش نظر رکہنا مناسب ہوگا -

ان سیدہے سادے واقعات سے ناظرین اون دقتون کا اندازہ کر سکتے ہین جو سلطان کو انتظام ٹیکس اور سلطنت کی آمدنی اور اخراجات کو ساوی رکہنے مین پیش آئی ہونگی خصوصاً ایسے وقت مین جب کہ آمدنی کے عمدہ ذرایع اون کے ہاتہہ سے نکل گئے تہے - یہہ ایک ایسا کام تہا جسکو انگلستان کا لایق سے لایق وزیر خزانہ بہی مشکل سے انجام دیسکتا تہا لیکن سلطان نے اوسکو نہایت خوبی سے انجام دیا - اس موقع پر سب سے پہلا کام یہہ تہا کہ قومی حفاظت اور انتظامی حالت کا پورا لحاظ رکہکر اخراجات مین جہان تک ممکن ہو تخفیف کیجائے اور بعدہ وہ بدانتظامی اور بددیانتی جو سالہا سال سے سلطنت مین پہیلی ہوئی تہی دور کردیجائے - ان دونون کامون کے لئے لایق اور ایماندار عہدہ دارون کی بیحد ضرورت تہی کیونکہ یہہ کام صرف احکام کے جاری کردینے سے نہین نکل سکتا تہا - لایق اور

کارگزار آدمیون کے علاوہ امن بہی نہایت ضرور تہا تا کہ ان لوگون کو
اطمینان کے ساتہہ کام کرنے کا موقع ملے کیونکہ صدیون کے خرابیون
کو مہینون مین رفع کردینا بالکل غیر ممکن ہے - لیکن تکمیل معاہدہ
سے اسوقت تک کوئی ہفتہ ایسا نہین گزرا کہ باب عالی کی اس مفید
کارروائی مین اون اصلی ہنگامون سے جنکے لئے اغوا کرنے والے
ایجنٹ مقرر ہین یا اون جہوٹی افواہون سے جو نادان اور جاہل
سفیر پہیلاتے رہتے ہین خلل نہ ڈالا گیا ہو - لیکن باوجود ان تمام
ناقابل برداشت دقتون اور دراندازیون اور بغیر کسی قسم کی بیرونی
مدد کے نہایت استقلال و تیزی - اور زور کے ساتہہ برابر اصلاح
ہوتی رہی ہے - مین یہہ امر نہایت اطمینان کے ساتہہ کہہ سکتی ہون
اور آیندہ اوسکو ثابت بہی کرونگی کہ سلطنت عثمانیہ نے تہذیب
مین جو ترقی عبد الحمید خان ثانی کے ظل عاطفت اور اونکی رہنمائی
مین کی ہے اوسکی مثال یورپ کی کوئی سلطنت نہین پیش کرسکتی -
اسوقت تک جو واقعات بیان کئے گئے وہ تاریخوار تہے
لیکن اون تمام کارروائیون کو جو سلطان اصلاح ملک کے لئے
عمل مین لائے ہین بقید تاریخ و سن بیان کرنا دقت سے خالی نہین ہے
پس مین اس منتشر طریقہ کو چہوڑکر ہر اصلاح کو جدا جدا بیان کرونگی
سب سے پہلے اوس غلط فہمی کو رفع کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے
جو ایشیاء کوچک کے عیسائی اور مسلمانون کے باہمی تعلقات کی

نسبت پہیلی ہوئی ہے - عام طور سے یہہ سمجہا جاتا ہے کہ یورپین ٹرکی
کے عیسائی خود اپنی حفاظت کر سکتے ہین - لیکن ایشیا ء کوچک مین اونکی
تعداد بہت کم ہے اور مسلمان اونپر بیحد ظلم کرتے ہین - مگر حقیقت مین
ایسا نہین ہے ایشیاء کوچک کے اعلی عہدہ دارون مین جسقدر عیسائی
ہین اوسقدر آیرلینڈ مین قومی فرقہ کے کیتہولک مجسٹریٹ بہی نہین پائے
جاتے - سلطان عبد الحمید خان کی سلطنت مین مذہب بہ نسبت کوئین وکٹوریا
کی سلطنت کے بہت کم مانع ترقی ہے - ایشیاء کوچک کے صوبے کے
صوبے عیسائی عہدہ دارون کے ہاتہہ مین ہین اور جو فتنہ و فسا دبرپا
ہوتے ہین وہ اکثر انہین عیسائی صوبہ دارون کے تعصب اور جنبہ داری
کے نتایج ہین - ایشیاء کے عیسائی بہی اپنے یورپین بہائیون کی طرح
اپنے ہادی مذہب کے صرف اونہین احکام کو مانتے ہین جسکو وہ اپنے
حق مین مفید سمجہتے ہین - انجیل کے اس حکم پر کہ " قیصر کے ساتہہ وہی
برتاو کرو جو اوسکے شایان ہے " بالکل توجہ نہین کیجاتی - اگر ایشیا
کے عیسائیون کی اون تمام شکایتون کا خلاصہ کیا جاے جو وقتاً فوقتاً
یورپ کے عیسائیون کے سامنے پیش ہوتی رہتی ہین تو اوسکا ماحصل
بجز اسکے کچہہ نہ معلوم ہوگا کہ یہہ لوگ اون ٹیکسون کے ادا کرنے سے
جان چراتے ہین جو ترک بلا کسی عذر کے برابر ادا کرتے رہتے ہین -
مین پہلے دعوے کر چکی ہون کہ جو کچہہ مین بیان کرون گی اوسکو پایۂ
ثبوت تک پہونچا دونگی لہذا مین اپنے منصف مزاج ناظرین کو

دو خفیف واقعات کی طرف متوجہ کرنا چاہتی ہون جن سے اون تمام جوش پیدا کرنے والی چیزون کا بخوبی ابطال ہوتا ہے جو یورپ مین سینٹ پیٹرسبرگ ہوکر ہوا ہی رہتی ہین۔ سالگذشتہ مسمی ازارین باشندگان ارمینیا کے اعلی فیسیس نے (جو بعید مظلوم خیال کیئے جاتے ہین) اپنے کلیسا مین بتقریب ایسٹر ایک بہت بڑا مذہبی جلسہ کیا جسمین اس فرقہ کے تمام معزز ممبر شریک تھے۔ ادائی رسوم کے بعد فیسیس مذکور نے نہایت شد ومد سے بیان کیا کہ جو مذہبی آزادیان ہمکو سلطان المعظم کی طرف سے عطا ہوئی ہین اونکا ہمکو تہ دل سے مشکور ہونا چاہیئے۔ اسکے بعد سلطان کے لیئے دعا کیگئی اور فیسیس مذکور نے تین بار بہ آواز بلند کہا کہ "خدا ہمارے ہر دل عزیز پادشاہ سلطان عبد الحمید خان ثانی کی عمر دراز کرے"*

سال گذشتہ بیروت کے فرقۂ میرون کے اعلی پادری جوزف ڈیس رَوم کو گئے تھے وہان اونکو

* ارمینیا کے عیسائیون کو سلطان کی بے تعصبی پر جسقدر اعتماد ہے اوسکا اندازہ مفصلۂ ذیل واقعہ سے ہوسکتا ہے۔ گذشتہ نومبر مین ارمینا کے رہنے والون مین مذہبی اور میراثی حقوق کی نسبت باہم ایک نزاع پیدا ہوئی جو کہ بالکل خانگی تھی اور سلطنت سے اوسکو کوئی علاقہ نہ تھا۔ لیکن آرمینیا والون نے اوسکو تصفیہ کے لئے وزیر امور مذہبی کے روبرو پیش کیا اور باب عالی نے اوسکے تصفیہ کے لیئے ایک کمیشن مقرر کردیا۔

پوپ٭ لیو سیزدہم سے ملنے کا موقع ملا ۔ اثنا ے ملاقات مین اونہون نے اون تمام آزادیون کا ذکر کیا جو سلطان کی طرف سے اونکو عطا ہوئی ہین ۔ برتدہم سے واپس ہوتے وقت وہ قسطنطنیہ مین ٹہیرے اور سلطان کی خدمت مین باریاب ہو کر اپنے تمام فرقہ کیطرف سے وفاداری اور جان نثاری کا اظہار کیا ۔

اسمین کچھہ شک نہین کہ اس قسم کی خبرین ہمارے کارسپانڈنٹ اپنے آقاؤن کو کبھی نہین بہیجے لیکن محض اسوجہ سے اونکی سچائی مین کوئی شک نہین کیا جاسکتا ۔ رعایا روس کے غیر مذہب کے پیشوا بھی جب اس قسم کی آزادی کا اقرار کرین اوسوقت البتہ یہہ امر تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ سلطنت روس کو مذہبی آزادی کا ایک درجہ تک خیال ہے ۔

شاہان سابق کے زمانہ مین سلطنت عثمانیہ کی خرابی کا باعث وہان کی رہزنی تھی ۔ اگرچہ یہہ دلکش اور عجیب پیشہ سلطان کی سلطنت تک محدود نہین ہے بلکہ ترقی پذیر اٹلی اور آزاد یونان مین بھی اسکا وجود پایا جاتا ہے لیکن اسمین کچھہ شک نہین کہ جسقدر اسکا زور ایشیاء کوچک مین تہا اوسکی مثال دنیا کے

٭ عیسائی مذہب مین فرقہ رومن کیتھلک پوپ کو اپنا امام و پیشوا مانتے ہین ۔ موجودہ پوپ نہایت مقدس اور ذی فہیم سمجھا جاتا ہے ۔

کسی مہذب حصہ مین نہین ملسکتی - رہزنی کی کثرت سے اخبار نویسون
کا یہہ نتیجہ نکال لیناکہ یا تو یہہ رہزن مسلمان مقامی عہدہ دارون
کو کثیر رشوتین دیتے ہین یا اونہین کی ملازمت مین داخل ہین
مثل اون کے دوسرے نتایج کے بہت زیادہ بعید از قیاس
نہ تہا - لیکن افسوس ہے کہ یہہ دلچسپ افسانہ بہی معدوم ہوگیا
اور سلطان نے ان راہزنون کا نہایت سختی کے ساتہہ انتظام
شروع کردیا - جسکی وجہ سے دیاربکر کے چہوٹے چہوٹے گانؤن
مین تہوڑے دن تک بڑا شور وغل رہا - اس انتظام مین منجملہ
اور دلچسپ واقعات کے یہہ امر بہی دریافت ہوا کہ راہزنونکا
خاص فرقہ جو سب سے زیادہ سخت اور مفسد ہے اور جسمین
ہزارہا آدمی شامل ہین کوہ قاف کا رہنے والا ہے جس کو
روس کی فیاض اور رحمدل گورنمنٹ نے وہان سے
نکال دیا ہے - زار کے لایق کارپردازون نے یہہ دیکہکر کہ
یہہ فرقہ نہ کسی کام کے قابل ہے اور نہ کثرت تعداد کی وجہ
سے فنا کیا جاسکتا ہے اپنی بلا اپنے پڑوسیون کے سر ٹالدینے
کی قدیم اور قابل قدر حکمت عملی اختیار کی ان کثیر التعداد
جلا وطن اور کردون کی وجہ سے ایشیاء کوچک کا بڑا حصہ
رہزنی اور قزاقی کی سخت آفتون مین مبتلا رہا - یہہ مسلح فرقے
اپنے سردارون کی ماتحتی مین سلطان کی غریب رعایا سے لڑتے

اور جہگڑتے رہتے تہے لیکن جب رہزنی اور قزاقی کی محنت شاقہ سے تنگ ہوکر آرام لینا چاہتے تہے تو ارمنی اور مسلمان مزارعین (رہزن تمام مذہبی تعصبات سے مبرا ہین) کے مکانون پر بغیر اونکی مرضی کے ٹہرکر اون سے مہینون اپنے خورونوش کا سامان بجبر وصول کرتے تہے۔ ملک مین رہزنی اور قزاقی کی یہہ نوبت پہونچ چکی تہی جو اوپر بیان ہوئی اوسوقت سلطان عبد الحمید خان نے اسکا انتظام شروع کیا۔ اس انتظام مین سلطنت ہاے یورپ سے کسی مدد کی امید رکہنی محض فضول تہی کیونکہ اونکا یہہ خیال تہا کہ مسلمان صوبہ دار بیچارے عیسائیون کو پشت ہا پشت سے لوٹتے اور ستاتے چلے آتے ہین اون کے یکقلم موقوف کئے بغیر رہزنی اور قزاقی کا قابل اطمینان انسداد نہین ہوسکتا لیکن اسکو سلطنت عثمانیہ کی رعایا کی خوش قسمتی سمجہنا چاہیئے کہ سلطان عبد الحمید خان تخت پر بیٹہتے ہی اون تمام حالات سے بخوبی واقف ہوگئے۔ جن سے سلطنت ہاے یورپ باوجود بڑے بڑے ذی فہم اور بیش قرار تنخواہ یاب سفیرون کی مدد کے واقف نہو سکین۔ انسداد رہزنی کا جو طریقہ سلطان نے اختیار کیا اوسکی عمدگی کو عیسائی ترک۔ اور ہر واقف کار شخص تسلیم کرتا ہے۔ سلطان کا خیال ہے کہ ٹرکی کے جج اور مجسٹریٹ بہی لندن کے ججون اور مجسٹریٹون کی طرح بے ضابطگی کے ملزم ہوسکتے ہین لہذا اونہون نے

ابتدا ئً یہہ حکم جاری کیا کہ تمام والی اور متصرف اپنے اپنے صوبون کی عدالتون پر کامل نگرانی رکھین اور جو بیضابطگی اونکو معلوم ہو اوس سے وزیر عدالت کو وقتاً فوقتاً مطلع کرتے رہین۔ اسمین کچھہ شک نہین کہ اس حکم کی تعمیل مین بہت سے بدنما واقعات ظاہر ہوتے رہین گے اور اکثر خلاف ضابطہ کرنے والے عہدہ دار سزایاب ہون گے لیکن اسکی وجہہ سے بانیان فتنہ و فساد کی ناجائز آمدنی کے وہ ذرایع مسدود ہو جائینگے جنکو عارضی اور ہمیشہ بدلنے والی اصلاحین کسیطور سے نہین روک سکتی تہین۔ ہمارے انگلستان کے مزارعین بہی "بے تنخواہ عہدہ دارون پر" اس قسم کی نگرانی کے کیسے متمنی ہین۔ مغرب کے ایک معتبر اخبار کا یہہ قول نہایت سچ ہے کہ بددیانت قاضیون کی بیعزتی اور اون کے مقامی سرپرستون کی بے اختیاری دیکھکر یقیناً عام اطمینان پیدا ہو جائیگا۔

اس انتظام کی دوسری عملی تدبیر یہہ تہی کہ ہر ضلع کی حفاظت کے لئے اوسی ضلع کے باشندون مین سے ایک پولیس بہرتی کی گئی ہے۔ جنگلون اور پہاڑون مین وہی لوگ قزاقون کا تعاقب کر سکتے ہین جو قزاقون کیطرح ملک کے چپہ چپہ سے واقف ہون۔ یہی وجہ ہے کہ باشی بازوق قزاق اور راہزنون کے مقابلہ مین بہ نسبت باقاعدہ فوج کے زیادہ تر کامیاب رہے ہین کیونکہ یہہ لوگ اونہین اضلاع کی زبان بولتے ہین اور چونکہ اون کی

بود و باش اپنے دوستون اور رشتہ دارون مین ہوتی ہے لہذا
اونکو ہر قسم کی اطلاعین برابر ملتی رہتی ہین جنکی وجہ سے یہہ لوگ
قزاقون کے اون کمین گاہون مین نہین پہنچتے جو غیر اضلاع کے
رہنے والون کے لئے نہایت خوفناک ہین اس سال موسم سرما مین
یہہ کام نہایت عمدگی سے چلتا رہا - جب یہہ لوگ جاڑے کی وجہ سے
پہاڑون سے اوترکر حسب معمول چہوٹے چہوٹے قصبون اور گانون
مین مقیم ہوے تو اونہین مزارعین نے جنکو یہہ لوگ اس موسم مین
لوٹتے اور ستاتے تہے ان کو گرفتار کرکے پولیس کے حوالہ کردیا۔
اگر کچہہ عرصہ تک یہہ کام اسی طور سے جاری رہا تو یورپ کے سیاحون
کے لئے ایشیاء کوچک بہی اسکاٹ لینڈ کی طرح بالکل بخطر اور اوس سے
کم خرچ ملک ہوجائیگا -

اس مقام پر سفیران دول خارجہ کے قابل مضحکہ تقرر کی نسبت
بہی کچہہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے - سفیرون کے تقرر کا
ظاہری منشا یہی معلوم ہوتا ہے کہ جس سلطنت کی طرف سے
وہ لوگ مقرر کئے جائین اوسکی رعایا کے حقوق کا تحفظ کرین -
لیکن سلطنت عثمانیہ مین جو لوگ سفیر مقرر ہوتے ہین اونمین اکثر
اپنے محفوظین سے نہ صرف مختلف القوم ہوتے ہین بلکہ بعض وقت
اونکی زبان تک نہین بول سکتے -

ایک موقع پر مجکو تجارتی معاملہ مین کچہہ دریافت کرنا تہا جب

مینے اوسکے متعلق انگلستان کے سفیر سے گفتگو کرنی چاہی تو ٹوٹی پہوٹی انگریزی مین مجہکو جواب ملا کہ افسوس مین انگریزی نہین بول سکتا - یہہ امر بہی قابل ذکر ہے کہ اونکی اس ناقابلیت کی وجہ سے مجہکو بہت کچہہ زیر بار ہونا پڑا -

چند روز ہوے کہ مجہکو ایک ترکی جزیرہ کے صوبہ دار سے بات چیت کرنے کا اتفاق ہوا اثناے گفتگو مین ایک ایسے یوریپین سفیر (اونکی قومیت بتانا اسوقت ضرور نہین) کا ذکر آگیا جسکی بد اخلاقی کا اوس زمانہ مین بڑا شہرہ تہا - اوس کی نسبت صوبہ دار نے مجہسے یہہ بیان کیا کہ "یہہ شخص ایسے ملک کی طرف سے سفیر ہے جسمین اوسنے کبہی قدم تک نہین رکہا اور جسکی زبان کا وہ ایک لفظ بہی نہین بول سکتا - اوس ملک کا صرف ایک باشندہ اس جزیرہ مین رہتا ہے جسکو مین نہایت ایماندار سمجہتا ہون اور مجہکو پورا یقین ہے کہ اوسنے ابتک اپنے ملک کے سفیر سے شاید کبہی ایک بات بہی نہ کی ہوگی"

"لیکن مین خیال کرتی ہون کہ وہ سلطنت اپنے سفیر کے ان تمام حالات سے بخوبی واقف ہوگی"

"بالکل نہین - یہہ شخص نائب سفیر ہے جسکا تقرر سفیر صوبہ کے اختیار مین ہوتا ہے - نائب سفیر بجائے لیاقت کے سفارش کے لحاظ سے مقرر کئے جاتے ہین اور باب عالی اکثر

براہ عنایت اون کے تقرر کو منظور کر لیتا ہے۔ اس منظوری کے بعد وہ فوراً اپنا کام شروع کر دیتے ہین"

بظاہر آپکی راے اس نائب سفیر کی نسبت اچھی نہین معلوم ہوتی"

"بے شک۔ مین جانتا ہون کہ اوسکا گہر قزاقون کا مامن ہے جو لوگ اوسکے پاس نوکر ہین وہ سب قزاقی اور رہزنی کرتے ہین میرے خیال کے موافق سب سے بڑا قزاق اوس جزیرہ مین وہی ہے اسی لئے مین نے بہت سے پولیس کے اور فوج کے سپاہی اوسکی حرکات اور سکنات کو دیکھنے کیلئے مقرر کر رکھے ہین"

"اگر اوسکی گورنمنٹ کو یہہ تمام حالات معلوم ہو جائین تو کیا وہ اوسکو موقوف نہ کر دیگی"

"مین اسکی نسبت کچھہ نہین کہہ سکتا۔ سفیرون اور بالخصوص نائب سفیرون کا تقرر محض رعایتی ہوتا ہے اور اکثر عورتون کی سفارش پر کیا جاتا ہے۔ یہہ لوگ مقامی عہدہ دارون سے ہمیشہ لڑتے اور جہگڑتے رہتے ہین اور بیرونی دشمنون سے زیادہ ملکی کاروبار مین حارج ہوتے ہین۔"

"باب عالی کو یقیناً اون کے تقرر مین مداخلت ہوگی"

"اگر کوئی دخل ہے تو بہت کم۔ جب کوئی سفیر یا نائب سفیر مقرر ہوتا ہے تو باب عالی ضابطہ پورا کرنے کے لئے اوسکے

تقرر کی اجازت دیدیتا ہے اگر ایسا نہ کیا جائے تو سفیرون کے
تقرر مین مزاحمت کا الزام اوسپر لگایا جاتا ہے - اصل یہہ ہے کہ
سلطنت عثمانیہ کے اندرونی انتظامون مین جسقدر مداخلت کیجاتی
ہے اوسکو کوئی دوسری سلطنت گوارا نہین کرسکتی - اسی نائب
سفیر کے حالات پر غور کیجئے - اسوقت پولیس کے روزنامچہ مین
اس شخص پر چونتیس ۳۴ الزام متعلقہ امن قایم ہین مگر مین اوسکو سزا
نہین دیسکتا کیونکہ وہ سلطنت غیر کا نائب سفیر ہے اور ایک ایسی
سلطنت کی حفاظت مین ہے جسکا وہ فی الحقیقت رعایا نہین ہے -
اور جسکی رعایا مین سے صرف ایک شخص اس جزیرہ مین رہتا ہے
با این ہمہ وہ مقامی عہدہ دارون سے ہر وقت مقابلہ کرنے
کے لئے تیار رہے - قزاقون کو اپنے مکان مین پناہ دیتا ہے اور
اپنے ذاتی دشمنون پر حملہ کرنے اور بیش قیمت بکریان اور بھیڑین
چورانے کے لئے آدمیون کو نوکر رکہتا ہے - سفارتی نشان کے
سایہ مین یہہ شخص علانیہ قزاقون کو پناہ دیتا ہے اور تمام میرے
احکام مین جو بحیثیت گورنری صادر ہوتے ہین دراندازی کرتا
رہتا ہے - اگر آپ چاہین تو مین ان چونتیس ۳۴ استغاثون کی نقل
آپ کے پاس بہیج سکتا ہون جو اس معزز نائب سفیر پر دایر ہین"
میرے دوست نے اپنے وعدہ کو وفا کیا اور دوسرے
دن میرے پاس اون استغاثون کی نقل پہونچ گئی جو اس معزز

نائب سفیر برد اپر ہوے تہے - یہہ ایک طویل فہرست تہی اور اوس سے معلوم ہوتا تہا کہ اس معزز نائب سفیر نے بہت سے کتون کو بر سر بازار محض اسوجہہ سے گولی سے مار ڈالا تہا کہ وہ اوسکے عزیز شکاری کتے پر ایک مرتبہ ہونکے تہے - سیرون ڈائنامیٹ (مثل بارود کے ایک مرکب ہے) مچہلیان مارنے کیلئے کام مین لایا گیا تہا جس نے نہ صرف چہوٹی چہوٹی کشتیون بلکہ گورنر کے بڑے جہاز کو بہی پر آشوب طوفان کیطرح ہلا دیا تہا - ایک روز ایک شریف بڈہا آدمی اپنے چار بچون کے ساتھ گہر جا رہا تہا - نائب سفیر کا ایک کتا اوسکے چہوٹے بچہ پر جہپٹا شخص مذکور نے اوسکو مار کر ہٹا دیا - اس جرم کی سزا مین وہ اسقدر پٹیا گیا کہ دماغی صدمہ سے ہمیشہ کیلئے بہرہ ہو گیا -

مین اس مضمون کو ایک ایسی روایت کے بعد ختم کرتی ہون جسکا راوی خود اوس موقع پر موجود تہا - اسمٰعیل پاشا نے ایجین کے دورہ مین ایک دن جزیرہ کاس مین قیام کیا - دوسرے دن صبح کے وقت انگلستان کا نائب سفیر اون سے باضابطہ ملاقات کے لئے آیا - اسمٰعیل پاشا نے بذریعہ مترجم کے اون سے گفتگو شروع کی اور بہت سے سوالات کئے - اسمٰعیل پاشا نہایت ہوشیار آدمی ہین اور جس ملک مین سفر کرتے ہین وہان کے حالات بہت دلچسپی کے ساتھہ دریافت کرتے رہتے ہین - گفتگو

ختم ہونے کے بعد حسب معمول شیرینی اور تنافی پیش کی گئی اور ہمارے معزز سفیر سلام کر کے رخصت ہوئے۔

دوپہر کے بعد اطلاع ہوئی کہ فرانس کے نائب سفیر حاضر ہین یہہ صاحب پوری فرانسیسی وردی پہنے ہوے تھے۔ اسمٰعیل پاشا اون کے ساتھہ بہی اوسی اخلاق سے پیش آئے اور دیر تک باتین کرتے رہے۔ لیکن باتین کرتے کرتے دفعتاً اون کے چہرہ کیطرف بغور دیکھکر کہا "مین خیال کرتا ہون کہ مین نے آپکو پہلے بہی کہین دیکھا ہے لیکن یہہ یاد نہین پڑتا کہ کہان"

"بیشک جناب عالی۔ مجھکو آج ہی صبح کو جناب والا کی خدمت مین بحیثیت نائب سفیر انگلستان حاضر ہونے کی عزت حاصل ہوی تہی"

"تو آپ انگلستان اور فرانس دونون سلطنتون کی طرف سے سفیر ہین"

"جی ہان جناب عالی"

"اور کتنی سلطنتون کی طرف سے آپ سفیر ہین"

"پانچ اور سلطنتون کیطرف سے۔ جملہ سات سلطنتون کیطرف سے سفیر ہون"

سفیر مذکور نے ان ساتون سلطنتون کے نام گنوا دیئے۔

"آپ مجھسے بحیثیت سفیر انگلستان و فرانس تو مل چکے ہین اب کیا آپکا یہہ ارادہ ہے کہ بقیہ سلطنتون کیطرف سے بھی یہی رسوم ادا کرین"

"بے شک جناب عالی مین اسکو اپنا فرض منصبی تصور کرتا ہون"

اسکے جواب مین اسمٰعیل پاشا نے ہنسکر یہہ کہا کہ جو گفتگو آپ نے بحیثیت دو بڑی سلطنتون کے سفیر کے کی وہ اسقدر پر تحسین تھی کہ مین آپ کو بقیہ سلطنتون کی طرف سے تشریف آوری کی تکلیف نہین دیسکتا۔ جب اسمٰعیل پاشا شام کو سیر کے لئے باہر نکلے تو اس ذیعزت شخص کے مکان پر سات قومی جھنڈے اُڑتے ہوے دیکھکر بہت ہنسے۔

باب عالی کو اس امر کا بڑا خیال ہے کہ غیر سلطنتون کے حقوق مین کوئی ایسی دست اندازی نکیجاے کہ اون کو شکایت کا موقع ملے۔ اسکی وجہہ سے بعض وقت خود اوسکی رعایا کو سخت تکلیف اوٹھانی پڑتی ہے خود میرے مشاہدہ مین ایک اسی قسم کا واقعہ پیش آیا۔ جزیرہ مٹیلین کے کنارون پر ماہی گیری کا حق سلطان کی طرف سے ہر سال نیلام ہوتا ہے جسکو یونانی ماہی گیر جو اس جزیرہ کے باشندہ ہین تقریباً دو ہزار پونڈ سالانہ پر خرید لیتے ہین۔ تھوڑے دن

ہوے کہ اٹلی کے چند ماہی گیر چوری سے اِن حدود مین شکار کھیلتے ہوے پاے گئے ۔ یونانی ماہی گیرون نے اونکی مزاحمت کی اور باہمی تکرار کے بڑھ جانے کی وجہ سے زد و کوب تک نوبت پہونچی جسمین اٹلی کے ماہی گیر مغلوب ہوے ۔ اسیر اُن لوگون نے اپنے سفیر سے یہہ شکایت کی کہ اس موقع پر اونکے ساتھہ نہایت "بے انصافی" کی گئی ۔ سفیر مذکور نے اپنے ہموطنون کی اِس شد و مد سے تائید کی کہ بیچارے یونانی ماہی گیر جو اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے لڑے تھے قید کردیے گئے ۔ چھہ مہینے کے بعد ایک عورت کی مدد سے جو اس واقعہ کے اصلی حالات سے واقف تھی اور جسنے بمشکل تمام اون کو باب عالی تک پہونچایا یہہ لوگ رہا کیئے گئے ۔ اس علت مین اوس جزیرہ کا ترکی گورنر بھی معطل کر دیا گیا تھا اور جن لوگون نے یونانیون کی تائید کی تھی وہ بھی معتقد تھے لیکن جب اصلی واقعات قسطنطنیہ مین معلوم ہوے (جہان اصلی واقعات کا ہمیشہ معلوم ہونا آسان نہین ہے کیونکہ کوئی نہ کوئی شخص اون کو اپنے فائدہ کے لئے ہمیشہ پوشیدہ رکھنا چاہتا ہے) تو گورنر اپنی جگہ پر بحال کیا گیا اور قیدی چھوڑ دیئے گئے ۔ اٹلی کا سفیر مقیم سمرنا موقوف ہوا اور کونٹ کورٹی سفیر اٹلی مقیم قسطنطنیہ کو جسکی کارروائی اس موقع پر نہایت بے ضابطہ

تہی سخت تنبیہہ کیگئی - اثنا ے تحقیقات مین یہہ عجیب بات معلوم ہوئی کہ نائب سفیر کے پاس جو اس ظلم کا بانی مبانی تہا باب عالی کیطرف سے تقرر کا کوئی باضابطہ اجازت نامہ نتہا بلکہ یہہ شخص اصلی عہدہ دار کی جگہ پر جو اوسوقت موجود نہ تھا بطور قایم مقام سکے کام کرتا تہا -

ان تمام واقعات سے جنکا ذکر مین نے اوپر کیا ہے اور جنکو ثابت کرنے کے لئے مین بذات خود موجود ہون میرے ہموطنون کو معلوم ہوجانا چاہیئے کہ مغربی سلطنتون کو ترکی اصلاح اور وہان کے انتظام پر نکتہ چینی کرنے سے زیادہ اپنی سفارتون کی اصلاح ضروری ہے -

تمدنی فلسفہ کا یہہ نہایت عام اصول ہے کہ ہر قوم کی تہذیب اور ترقی کا اندازہ اوسکی عورتون کیحالت سے کیا جاتا ہے جنوبی اور مشرقی یورپ کی عورتون کیحالت سے عموماً یہہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ ترکون کی سلطنت مین تہذیب اور ترقی بالکل مفقود ہے - اگر اوس مسئلہ پر جسکو " عورتون کے حقوق " کے نام سے موسوم کرنا آجکل فیشن مین داخل ہوگیا ہے وسعت کے ساتہہ نظر کیجاے (اگرچہ اون حقوق کو مین آج تک نہین سمجہی ہون جنکے طالب ہم لوگ قرار دیئے جاتے ہین) تو مین دفعتاً اس امر کا فیصلہ نہین کرسکتی کہ آیا سلطان عبدالحمید خان

کی سلطنت مین رہنے والی عورتون کی حالت قابل ترجیح ہے یا اون عورتون کی حالت جو ہماری فیاض ملکہ معظمہ کی حکومت مین رہتی ہین - اسکی نسبت مجھکو کچھہ شک نہین کہ اگر مغربی یورپ کی عورتون کی حالت اسلامی سلطنت کی عورتون سے کسیطور سے قابل ترجیح ہے تو یہہ ترجیح خوش باش اور اعلی طبقہ کی عورتون تک محدود ہے اگر انگلستان کے پیشہ ور فرقون کی حالت پر غور کیا جاے تو متعصب سے متعصب عیسائی بہی اس امر کو تسلیم کریگا کہ جس خانہ غلامی اور تکالیف مین ہمارے غربا کی عورتین مبتلا ہین وہ ہرگز اون تکالیف سے کم نہین جو ترکون کی بہو بیٹیون کو برداشت کرنی پڑتی ہین٭

بیشک جس قسم کی "آزادی" ہمارے ملک کے کارخانون مین کام کرنے والی عورتون دہوبنون اور درزنون کو حاصل ہے اوس سے مشرق کی عورتین خوش قسمتی سے بالکل ناواقف

٭ منکوحہ عورتون کی ملک کے متعلق جو قانون انگلستان مین اب جاری ہوا ہے وہ سلطنت عثمانیہ مین عرصہ سے جاری تہا - ترکون مین عورتین نکاح کے بعد بہی اپنے مال پر قابض رہتی ہین -

ہین - اور اوس سے ناواقف رہنا ہی اونکے لئے مفید ہے -
جو "عزت" ایک ایسے شخص کی بی بی کی ہوتی ہے جسکی ہفتہ وار
آمدنی ایک پونڈ سے بہی کم ہوتی ہے اور اوسکو اسی قلیل
رقم مین اپنے بال بچون کی پرورش کرنی پڑتی ہے اوس عزت
سے خدا کرے ترکون کی عورتین ہمیشہ کے لئے محروم رہین -
لیکن عیسائی اور اسلامی ممالک کے غربا کو مقابلہ کرنے سے
(جو ہمیشہ کثیر التعداد ہوتے ہین) یہہ امر صاف ظاہر ہو جاتا
ہے کہ مسلمان عورتون کی حالت اپنی عیسائی بہنون سے بہت
زیادہ اچھی اور قابل ترجیح ہے - اس سے انکار نہین کیا جا سکتا
کہ ایک یورپین ذیعزت اور شریف خاندان کی عورت ترکون
کے اعلی درجہ کی عورتون سے بلحاظ تعلیم و عزت کے بڑہی ہوی
ہے - یہہ کہنا مشکل ہے کہ یہہ ترجیح کب تک قایم رہیگی - غالباً
ابہی کئی نسلون تک یہہ فرق قایم رہے گا کیونکہ ترکی عورتون کو
اپنی مغربی بہنون کی برابر ہو پہنچنے کیلئے ابہی بہت سے مراتب طے
کرنے ہین - لیکن عبد الحمید خان ثانی نے نہایت استقلال کے ساتہہ
اس مفید کام کو شروع کر دیا ہے - اور اونکے عہد مین تعلیم نسوان
نے جو کچہہ ترقی کی وہ تقریباً حیرت انگیز ہے -

اسکو بہت زیادہ عرصہ نہین گزرا کہ کسی ایسی ترکی عورت
کا ملنا جو کوئی کتاب پڑہ سکتی ہو یا کسی معقول گفتگو مین شریک

ہوسکے تقریبا غیر ممکن تھا - مجھکو خوب یاد ہے کہ نو برس پیشتر جب
مین اول مرتبہ قسطنطنیہ مین آئی تو میری ترکی بہنون کو یہہ امر دیکھکر
کہ مین کتاب پڑہ سکتی ہون نہایت تعجب ہوا تھا اور اوس زمانہ
مین جو باہمی گفتگو زنانہ مین سنی جاتی ہتی اوس سے "حسینان حرم"
کی قابلیت اور علم کا کوئی عمدہ اثر نہین پڑتا ہتا - لیکن اب مین
باسفورس مین کشتی پر آتے جاتے ترکی عورتون کو (جنکی نسبت عام
انگریزون کا یہہ خیال ہے کہ وہ پردہ کی قید سے کبھی نہین نکل سکتین)
جدید کتابون اور زیر بحث معاملات پر معقول گفتگو کرتے ہوسنتی ہون
منطقی اصول سے قطع نظر کرکے مین چند ایسے واقعات بیان کرتی
ہون جن سے معلوم ہوسکے کہ سلطنت عثمانیہ مین تعلیم نسوان نے
کسقدر ترقی کی ہے - یہہ امر پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ ترکی عورتین صرف
تعلیم ہی کے ذریعہ سے پوری آزادی حاصل کرسکتی ہین - ہر فرقہ اور
جنس کی جہالت کا لازمی نتیجہ بیعزتی ہے - لیکن حصول علم کے بعد
بہی وہ لوگ اپنے دلی مقاصد کو نہ پہونچین تو اونہین کا قصور تصور
کرنا چاہیئے - سلطان نے اس سچے اصول کو جس سے ہمارے بہت سے
تمدنی مصلح بیخبر اور ناواقف ہین ہمیشہ پیش نظر رکھا ہے - اس سے
سلطان کی اعلی درجہ کی پولیٹکل قابلیت ثابت ہوتی ہے یہی نہین
تمام امور پر لحاظ کرکے سلطان نے اس مسئلہ کو بنیاد سے چھیڑا
ہے اور بیرونی واقعات کو بغیر اندرونی اصلاح کے تبدیل

کر دینے کی کوشش نہین کی - اگر کوئی ترکی عورت بغیر کسی قسم
کی تعلیم اور تربیت کے اوس مجمع مین لائی جائے جسمین اوسکی
مغربی بہنین رہتی ہین تو اوسکی بعینہ وہی حالت ہوگی جو مچھلی کی
خشکی مین ہوتی ہے - پس قبل اسکے کہ اوسکو مغربی آزادی دیجائے
یہہ امر نہایت ضرور ہے کہ اوسکی حالت ایسی کر دیجاے کہ اوسکو
یہہ جدید تبدیلی تکلیف دہ اور ذلیل کرنے والی نہو - اسکے لئے جو
کوششین کیجاتی ہین وہ مفصلۂ ذیل واقعات سے ظاہر ہونگی -
۱۸۹۵ع کے آغاز مین مینے ترکی مدرسۂ ثانیہ کو جسمین لڑکیان
تعلیم پاتی ہین معاینہ کیا - یہہ ایک نہایت عمدہ شاہی مدرسہ ہے اور
خود سلطان اوسکے سرپرست ہین - اوسمین داخل ہونے کے لئے ایک
چھوٹے پھاٹک سے گذرنا ہوتا ہے جسکی پیشانی روم کے شاہی طغرے
سے مزین ہے - مجھکو ایک دربان اسی دروازہ سے ایک وسیع کمرہ
مین لیگیا میرے داہنے ہاتھہ کیطرف ایک قوسی شکل کا نہایت خوشنما
زینہ تھا - اس زینہ سے مین ایک کمرہ مین پہونچی اور اوسکو طے کرکے
ایک دوسرے خوشنما کمرہ مین داخل ہوئی جسمین نہایت عمدہ فرش تھا
اور بیچ مین ایک بڑی میز بچھی ہوئی تھی - جسکے گرد تقریباً تیس لڑکیان
مہمانون کے استقبال کیلئے موجود تھین - میز پر بہت سے سادگی
کے کپڑے رکھے تھے جنکو یہہ نوجوان لڑکیان اپنے استعمال کے لئے
سیتی تھین - یہہ دیکھکر میرے دلمین بے اختیار یہہ خیال پیدا ہوا

کہ کاش انگلستان کے مدرسون مین بہی عام طور سے یہی دستور جاری
ہوتا ۔ مین اِس مکان کی وسعت اور نفاست پر غور کر رہی تہی کہ
ایک اوستانی نے مجہسے یہہ بیان کیا کہ پہلے محمدؐ پاشا اسمین رہتے
تہے اب باب عالی نے اسکو مدرسہ نسوان کے لئے دیدیا ہے ۔ بہرحال
اس مکان کو دیکہکر مجہکو اپنے بہار تہہ ہمبرلینڈ ہاؤس اور اوس
خوشنما ہوٹل کا جواب اوسکی جگہہ بنا ہے بے اختیار خیال آگیا ۔
چہہ اوستانیون مین سے چار استانیان فرنچ بولتی تہین اور مجہکو
ہرقسم کی اطلاع دینے کیلئے تیار تہین اسی عرصہ مین مدرسہ کی
مہتمہ میڈم کیلیواس آگئین اور انہون نے مجہکو مختلف پڑہنے
اور سونے کے کمرے دکہائے ۔ جو منظر ان کمرون کی کہڑکیون
سے نظر آتا ہے وہ بے انتہا خوشنما اور دلچسپ ہے ۔ خلیج قسطنطنیہ
سامنے واقع ہے جسکی ہوا ان کہڑکیون مین داخل ہوکر گولڈن
ہارن کی طرف نکل جاتی ہے ۔ اِسمقام پر روشندانون کے
پیچیدہ مسئلہ کو جو ہمارے ملک کے مدرسہ بنانے والے باوجود سخت
کوششون کے حاوی نہین ہوئے ہین ناواقف ترکی معمارون
نے نہایت خوبی سے حل کیا ہے ۔ اس مدرسہ مین تین سو بیس
لڑکیان پڑہتی ہین جنمین سے سو لڑکیان وہین رہتی ہین اور
مدرسہ کیطرف سے اون کے کہانیکا انتظام کیا جاتا ہے ۔ سونے
کے کمرے وسیع اور ہوادار ہین ۔ ہر ایک لڑکی کو ایک لوہے

کی مسہری ملتی ہے جنکی چادرین اور گدے نہایت صاف اور ستہرے رہتے ہین -

اگر انگلستان کا کوئی بورڈنگ ہوس کسی اتفاقی آجانے والے کو ایسی پاک و صاف خوابگاہین دکہا سکے تو اوسکو نہایت قابل تعریف سمجہنا چاہیئے - نصاب تعلیم مین ترکی زبان کا لکہنا پڑہنا - حساب - موسیقی (پیانو) مصوری - گانا - سادہ سینا اور گلکاری وغیرہ داخل ہے - مین نے مہتممہ سے لڑکیون کے امتحان لینے کی خواہش ظاہر کی - مہتممہ نے اوسکو نہایت خوشی سے منظور کیا اور آٹہہ لڑکیان جنکی عمر نو سے لیکر چودہ سال تک ہوگی فرش پر بیٹھ گئین اور لکہے ہوے نوٹس کو ہاتہہ مین لیکر گانا شروع کیا - جو بلحاظ تال و سر کے بالکل درست تہا - ذاتی طور سے مجہکو ترکی گانا جسکے سرون کا اختلاف مغرب کے رہنے والون کو بہت ہی کم متمیز ہوتا ہے بہت زیادہ پسند نہین ہے - لیکن بظاہر ان لڑکیون کو نہایت اچہی تعلیم دی گئی ہے اور وہ ہمیشہ بذریعہ نوٹس کے گاتی ہین پیانو بہی اونہون نے نہایت عمدگی سے بجایا -

جس امتحان سے مجکو بہت زیادہ خوشی ہوئی وہ مصوری کشیدہ و گلکاری وغیرہ کا امتحان تہا - ان کامون مین لڑکیون

کی ہوشیاری اور طباعی فی الحقیقت تعجب انگیز تہی - لیکن یہہ
معلوم کرکے مجکو سخت حیرت ہوی کہ مدرسہ ثانیہ کو قایم ہوے
صرف ایکسال ہوا ہے اور اوس سے پہلے ان لڑکیون کو ان
کامون مین جنمین اونہون نے اسقدر ترقی کی ہے کوی دخل
نہ تھا - اس مدرسہ مین دس مدرس تہے جنمین سے چہہ عورتیں
تہین جو مدرسہ مین راتدن رہتی ہین اور چار مرد پڑہا کر چلے
جاتے ہین - موسیقی - مصوری اور لکہنا اوستاد سکہلاتے
ہین باقی کام سب استانیون کی ذمہ ہے - لڑکیان اعلے اور
خوش باش خاندانون کی ہین اور ہمیشہ صاف لباس پہنتی ہین
اگرچہ وہ نہایت سادی ہوتے ہین - مدرسے کے جملہ اخراجات
تقریبًا ایک سو اسی پونڈ ماہوار ہین جسمین اوستادون اور
نوکرون کی تنخواہین وغیرہ بہی شامل ہین - یہہ رقم باب عالی
کیطرف سے بہ سرپرستی سلطان ملتی ہے جنہون نے یہہ مدرسہ
خود قایم کیا ہے -

اس معاینہ کے بعد مجہکو مدرسۂ نسوان امیرگیہان کے جلسۂ
تقسیم انعام مین شریک ہونے کا موقعہ ملا - اس مدرسہ نے چند
سال کے عرصہ مین جو ترقی کی ہے وہ بہی حیرت انگیز ہے -
جلسہ مین تمام ترکی لیڈیان تہین اور اس کارروائی مین بیحد
دلچسپی ظاہر کرتی تہین - انعام مین کتابین اور سرٹیفکیٹ دیئے

جاتے تھے - اس مدرسہ کی صدر معلمہ فنیت ہیسیم اپنے شاگردون کو اونکی اور اپنی محنت کا صلہ پاتے ہوے دیکھکر نہایت خوش معلوم ہوتی تھین -

چونکہ تعلیم نسوان سے جیسا کہ مین اوپر بیان کرچکی ہون قومی ترقی کا پورا اندازہ ہوسکتا ہے اسلئے مینے اوسکا خصوصیت کے ساتھہ ذکر کیا ہے ورنہ سلطنت عثمانیہ بہی اس عام قاعدہ سے مستثنٰی نہین ہے کہ جہان عورتون کی تعلیم پر اسقدر توجہ کیجاتی ہو وہان مردون کی عمدہ اور اعلٰی تعلیم سے کس طرح غفلت یا بے پروائی ممکن ہے چنانچہ فہرست ذیل سے اون مدرسون کے نام معلوم ہون گے جو موجودہ سلطان نے خاص قسطنطنیہ مین اضافہ کئے ہین -

مدرسۂ سول سروس شاہی - مدرسۂ مذکور کے ابتدائی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ - مدرسۂ قانونی - مدرسۂ تجارت - مدرسۂ صنعت و حرفت (جو مثل ہمارے سوتہہ کنگسٹن کالج کے ہے) مدرسۂ صنعت و حرفت نسوان - مدرسۂ دستکاری نسوان - انکے علاوہ اور بہت سے مدرسے دست کاری - بیطاری - زباندانی - طبی - فوجی - تعلیم کے لئے ہین - چند سول مدرسے بدقسمت عبد العزیز خان مرحوم نے بہی قایم کئے تھے - خاص دار الخلافہ مین اسوقت متوسط درجہ کے مدرسے

بیس سے کم نہون گے اور اضلاع مین بہی موجودہ سلطان نے سو مدرسون سے زیادہ قائم کئے ہین - اسمین ابتدائی مدارس شامل نہین ہین اونکی تعداد بہی تقریبا اسیقدر ہو گی -

مفصلہ ذیل مقامات پر سلطان نے ایسے مدرسے قائم کئے ہین جنمین طلبا کالجون مین داخل ہونے کیلئے تیار کئے جاتے ہین - سمرنا - مگنیشیا - مناسطر - جنینا - بروصا - کراما - آدانہ - کستاموني - ایدریانوپل - تبریزند - اسمدہ - دیناس - گرل جینی - گیلی پولی - سلونیکا - خرپوٹ

مفصلہ ذیل مقامات مین وہ ابتدائی مدارس قایم ہین جہان سے لڑکے تعلیم پاکر دار الخلافت کی نارمل اسکولون مین داخل ہوتے ہین ایدریانوپل - سلونیکا - قیسوہ - سقوطری - الپنیا - مناسطر - سمرنا - بروصا - دیاربکر - خرپوت - سیواس - قونیہ - لوقاد - ارض روم - کستاموني - موصل - حمص - لولی - دایو - طبس - انگورا -

مفصلہ ذیل مقامات پر جدید مدارس تیار ہو چکے ہین ویا ہو رہے ہین -

اوین - طرابلس - رودس - قوتادہ - ارض روم - انگورا - نیرعاد - قیصریہ - کرشیکر - حلب - سیواس

سے قیصریہ - بیغا - یورشلیم -

جو کوششین اور کارروائیان سلطان قومی تعلیم کے لئے کر رہے ہین اگر اون کے نسبت کئی کتابین لکھی جائین تب بھی اوسکا پورا اندازہ ہونا مشکل ہے - کوئی دن ایسا نہین گزرتا کہ اس معاملہ مین سلطان کی فیاضی اور عالی ہمتی کا ثبوت نہ ملتا ہو - ابھی تہوڑا عرصہ ہوا کہ سلطان نے دو لاکھ پچاس ہزار پیاسٹر کریٹ مین ابتدائی مدارس قائم کرنے کے لئے دیدئے - جسکے شکریہ مین اوس جزیرہ کے مختلف شہرون کے باشندون نے سلطان کی خدمت مین اڈریس بھیجے - اکثر ایسے واقعات قسطنطنیہ کے اخبارون مین شایع ہوتے رہتے ہین لیکن انگریزی اخبارون کے اسپشل کارسپانڈنٹ کبھی اس قسم کی خبرین اپنے اخبارون کو نہین دیتے جسکا نتیجہ یہہ ہے کہ انگریز ابھی تک یہی سمجھے ہوے ہین کہ سلطنت عثمانیہ کی وہی حالت ہے جو ڈیڑہ صدی پہلے تہی -

ان تمام واقعات کے بیان سے میرا ہرگز یہہ مطلب نہین ہے کہ سلطنت عثمانیہ کے تعلیمی انتظام کو مکمل کرنے کے لئے مزید کارروائی کی ضرورت نہین ہے یا وہ قرب جوار کی سلطنتون کے تعلیمی انتظام کے مقابل ہے لیکن میرا یہہ دعوے ضرور ہے کہ تعلیم مین جو ترقی سلطنت

عثمانیہ نے ان دو سالون مین کی ہے اوسکا مقابلہ دنیا مین کوی سلطنت نہین کرسکتی ۔ چند واقعات جو مین نے اوپر بیان کئے اوس سے میرے دعوے کی بخوبی تائید ہوتی ہے ان واقعات پر غور کرنے کے وقت یہہ امر بہی پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ تعلیم مین جو کچھہ ترقی ہوئی وہ ایسی وقتون اور مشکلون مین کی گئی ہے جنکا مقابلہ کسی دوسری سلطنت کو نہین کرنا پڑتا اور جنکا زیادہ تر بانی مبانی وہ پادشاہ ہے جسکے آٹھہ سال کے عہد حکومت مین اوسکے ملک کی تعلیم مین بجاے ترقی کے روز بروز تنزل ہوتا جاتا ہے ۔

ہم اوپر بیان کرچکے ہین کہ سلطان نے اپنے ملک مین اشاعت تعلیم کے لئے بہت کچھہ مالی مدد کی ہے یہہ مدد دوسرے پادشاہون کی مدد سے بالکل مختلف ہے کیونکہ سلطان کو اسکی وجہ سے بذات خود تکلیف اوٹھانی پڑتی ہے ۔ بارہا سلطان نے اس کام کے لئے اپنے قلیل صرف خاص سے بڑی بڑی رقمین عطا کی ہین ۔ ایک مرتبہ اونہون نے اپنے (بہت سے) چاندی اور سونے کے برتن اور جواہرات فروخت کرکے اونکی قیمت کا روپیہ باب عالی کے مصارف کے واسطے سرکاری خزانہ مین داخل کردیا ایک دوسرے موقعہ پر اونہون نے اپنے ذاتی نوکرون

کی تعداد صرف اسوجہ سے کم کردی کہ جو رقم اس طریق سے پس انداز ہوسکے وہ رفاہ عام کے کامون مین صرف کیا جاے اسوقت تمام یورپ مین کوئی پادشاہ اون سے زیادہ سادگی اور کفایت شعاری کے ساتھہ نہین رہتا ہے یہہ امر زیادہ تر قابل قدر اسوجہ سے ہے کہ سلطان کے ذاتی اخراجات اصول سیاست بدن کے لحاظ سے اونکی خدمات کا معاوضہ خیال کرنا چاہیئے اسلیئے کہ سلطان عبد الحمید خان برخلاف دوسرے یورپ کے پادشاہون کے جو محض سلطنت کی زیبایش ہین یا کسی قابل اور شاطر وزیر کی مدد سے سطرنج کے پادشاہ کی طرح چلتے پہرتے ہین خود اپنی سلطنت کے کارپرداز اور حاکم ہین اور اون کے وزرا بجز اون کے احکام کی تعمیل کے کچھہ اور نہین کرتے ۔

تعلیم کے متعلق مین یہہ امر بیان کرنا بہول گئی تہی کہ کہ فی سلطنت نے مدارس زراعت کے قیام کی طرف جسکی بیحد ضرورت تہی خاص توجہ مبذول کی ہے۔ مین نے ان مدارس کو بیحد ضروری اسوجہ سے کہا کہ تمام یورپ مین

ملاحظہ ہون مضامین متعلقہ تمدن سلطنت روس محررہ اسٹفینک شیکومراف و شاہزادہ کراپوٹکن

کوی زمین روم کی زمین سے زیادہ زرخیز نہین ہے اور نہ کہین (زراعت کے قدیم طریقے کی وجہ سے) اسقدر کم پیدا وار ہوتی ہے پچیس سال قبل بمقام سینٹ استفنو باب عالی کیطرف سے بطور تجربہ کے ایک قطعہ زمین کی کاشت کا انتظام کیا گیا تہا اور زراعت کی تمام جدید آلات وغیرہ منگائے گئے تھے - محکمہ ہذا ایک شخص ماہر فن مسمی بوزنے واد مین کے تحت مین چند سال تک بہت اچہی طرح چلتا رہا - لیکن بعد اوسکے معلوم نہین کن وجوہات سے اوسکی طرف سے توجہ اوٹھالی گئی اور وہ تمام روپیہ اور محنت ضایع ہو گئی - موجودہ سلطان کے عہد مین اکوپ پادشاہ وزیر صرف خاص نے یہہ تحریک کی کہ کاشت مذکور کی دوبارہ تجدید کی جاے اور یورپ کی دوسری سلطنتون کیطرح اوسکا انتظام عمل مین آئے - سلطان نے اوسکو فوراً منظور کرلیا اور اب وہ محکمہ نہایت خوبی سے چل رہا ہے یہہ مدرسہ زراعت کا اعلی نمونہ ہے جسکی شاخین بہت جلد تمام ملک مین پہیل جائینگے - جو طالب العلم ختم تعلیم کے بعد سند حاصل کرلین گے اونکو وزیر صرف خاص مختلف اضلاع مین شاہی زراعتون کے انتظام کے لئے بہیدین گے - اور اسی طرح سے تمام اندرونی زراعتین بہت جلد قابل منتظمون کے ہاتہہ مین آجائین گی -

لڑائی ختم ہونے کے بعد منجملہ دوسرے امور کے سلطان
اس امر کی طرف متوجہ ہوے کہ اونکی وسیع سلطنت کے
مختلف حصون مین آمدورفت کے عمدہ ذرایع قائم ہوجائین
ریل جاری ہونے سے پہلے سلطنت عثمانیہ کی حالت بہی یورپ
کے دوسرے ملکون کی طرح تہی اوس زمانہ مین باستثنا سے
چند سڑکون کے ہر ملک کی سڑکین مسافرون کیلئے بجاے آرام
کے تکلیف دہ تہین - چنانچہ سلطنت عثمانیہ کی سڑکین بہی
اس معاملہ مین آسٹریا اور روس کی سڑکون سے کسی طور
سے کم نہ تہین - لیکن جب انگریزون کی محنت اور روپیہ
اپنے وطن سے نکلکر عیسائی یورپ مین پہیلا تو اوسنے اپنے
پیچہے ایک ایسا راستہ بنا دیا جسپر "آہنی گہوڑا" کرورون من
تجارتی اسباب اور ہزارون آدمیون کو اپنے ساتہہ لیکر
دوڑنے لگا جسکی وجہ سے سلطنت عثمانیہ تجارتی میدان مین
کوسون پیچہے رہگئے - اور اوسوقت تک اوس درماندہ حالت
مین ہی جبتک کہ موجودہ سلطان نے عنان حکومت اپنے
قوی ہاتہہ مین نہ لی - موجودہ سلطان کے لئے بہی ریل کا
جاری کرنا سخت دشواریون سے خالی نہ تہا - لڑائی اور قحط
کی وجہ سے تمام ملک تباہ ہوگیا تہا اور بددیانتی اور بدنظمی
نے سلطنت کو تقریباً دیوالیہ بنا دیا تہا

ایسی حالت مین ایک کچی سڑک تیار کرنے کے لیئے بہی خرچ کا بہم پہونچانا مشکل معلوم ہوتا تہا پس اس کام کو شروع کرنے کے لئے بغیر بیرونی بضاعت سے مدد لینے کے کوئی اور سبیل نظر نہین آتی تہی اور بیرونی مہاجن سلطان عبد العزیز مرحوم کے عہد مین پرامیسری نوٹ کی عدم ادای کی وجہ سے اپنے بضاعت کو اس کام مین لگاتے ہوے دوڑتے تہے لیکن باوجود ان تمام وقتون کے اس معاملہ مین جوکچھہ ترقی ہوی ہے وہ مفصلہ ذیل واقعات سے ظاہر ہوگی -

۱۸۷۵ء مین تمام ممالک محروسہ مین نو سو اٹھادن میل ریل جاری تہی سات سو اٹھہتر میل یورپین ترکی مین اور ایک سو بہتر میل ایشیا کوچک مین - ۱۸۸۳ء مین کل ریل ایک ہزار ستر میل ہو گئی اور ۱۸۸۹ء مین اور زیادہ ترقی کر کے بارہ سو اکاون میل ہو گئی جسمین سے ۲۸۷ میل ایشیا کوچک مین چار شاخون پر تقسیم تہی - ایک سمرنا سے ایدین تک - دوسری سقوطری سے اسمدہ تک - تیسری میبینا سے تارسس اور اوراد انہ تک - چوتہی جنیا سے بردو تک - آیندہ غالبًا اسی شاخ مین ترقی ہو گی کیونکہ سلطان اپنے ملک کے اس حصہ مین تجارتی اغراض کی

ضرورت سے ذرایع آمد و رفت کو بہت کچھہ ترقی دینا
چاہئے ہین - دنیا کے تمام ملکون مین یہی حصہ سرمایہ
دارون کی توجہ کے قابل ہے بالخصوص ایسے وقت
مین جبکہ سود کا نرخ روز بروز گہٹتا جاتا ہو اور یورپ کے
مہاجنون کے دوکانون مین روپیہ بیکار بہرا پڑا ہو - اور لوگ
اور لوگ یہہ سمجہتے ہون کہ اب وہ زمانہ پہر آگیا کہ روپیہ تین
یا چار فیصدی سود پر باسانی مل سکیگا -

یورپین ترکی مین ریل کا جاری کرنا مالی وقتون کے
علاوہ ملکی دشواریون سے بھی خالی نہین ہے - انگلستان
کے رہنے والے جو ہر طرف سے طوفانی سمندرون کی حاطے
مین محفوظ ہین یہہ امر پورے طور سے نہین سمجھہ سکتے کہ یورپ
کے براعظم مین ریل جاری کرنے سے پہلے سرمایہ دارون
اور انجینرون کے منصوبون کے علاوہ پادشاہون اور
مدبران ملک کے منصوبون پر بھی نظر رکھنا ضرور ہے اور جو
سلطنتون کی حفاظت کے ذمہ دار ہین اون کو اس بات کا بھی لحاظ
رکھنا پڑتا ہے کہ مجوزہ ریل تجارتی اسباب سیاحون - اور مسافرون کے
علاوہ دوسری کیا کیا چیزین (مثل سامان جنگ و سپاہ وغیرہ کی) ایک جگہ
سے دوسری جگہ پہونچا سکتی ہے دنیا کے کسی مہذب حصہ مین یہہ سوال

یورپین ٹرکی سے زیادہ پیچیدہ نہیں ہے - اس مقام پر جو ریل ترکون کی تجارت کے لئے بے انتہا مفید ہو سکتی ہے اوسی سے لڑائی کے وقت روسیون کو بہت مدد ملنے کا اندیشہ ہے پس یہہ خفیف فایدہ اس کثیر نقصان کے مقابلہ مین بہت کم ہی لیکن ایشیاء کوچک مین اس قسم کے اندیشے نہین ہین اور اون سرسبز اور شاداب ممالک مین ریل کے جاری کرنے مین بجز ناواقفیت سرمایہ داران انگلستان و امریکہ کوئی چیز مانع نہین ہے اگر مالدارون کی قومی ہمدردی کی حقیقت معلوم نہوتی تو البتہ اسوقت تک کسی انگریزی کمپنی کا ایشیاء کوچک مین ریل جاری کرنے کا ارادہ نکرنا تعجب انگیز ہوتا - اگر کوئی ریلوے لائین سائپرس کے مقابل سے خلیج فارس تک کہولی جاے تو علاوہ کمپنی کے مالی فوایدکے علاوہ انگریزون کو قومی حیثیت سے بہت کچہہ پولٹیکل فائدے ہو سکتے ہین - کیونکہ جو کوئی ایسی لائین جاری کرنیکا ارادہ کرے گا وہ ضرور سلطان سے کچہہ پولٹکل حقوق بہی طلب کرے گا جنکا ملنا اس خیال سے کہ سلطان ہمیشہ اس قسم کی تجاویز کی تائید کے لئے مستعد رہتے ہین بالکل یقینی ہے بشرطیکہ یہہ خواہشین معقول اور واجبی ہون - اگر انگلستان کی گورنمنٹ کو ایسی آنکہین ملتین کہ وہ ٹریفل گار اسکوایر سے آگے کی

چھیڑ بین بہی دیکہہ سکتی یا کوئی پولٹکل فرقہ آیرلینڈ کے علاوہ
کسی اور مضمون پر بحث کرنا پسند کرتا تو اتنک یہہ کام کبہی کا
شروع ہوچکا تا - اور کمپنی کے اقل سود کے لئے قومی ضمانت
منظور کرلی جاتی - تہوڑا عرصہ ہوا کہ مین نے زار کے نیم سرکاری
اخبار ریلپل گزٹ مین جوکہ لندن مین چہپتا ہے ایک مضمون
دیکہا تھا جسمین سلطان پر اسوجہ سے سخت حملہ کیا گیا تھا
کہ اونہون نے امریکہ کے ایک بڑے مالدار شخص سے جو
اوس زمانہ مین قسطنطنیہ مین مقیم تہا ملنا چاہا - ہر شخص اس
امر سے واقف ہے کہ اس اخبار کے بیہودہ اڈیٹر کا کمزور
دماغ روسی مدبران ملک کی جہوٹی خوشامد سے پہر گیا ہے
لندن کے ایک اڈیٹر کا کسی بادشاہ کی اون کوششون پر
ہنسنا جو وہ اپنی رعایا کے فائدہ کے لئے کرتا ہو بیحد شرمناک
اور قابل افسوس ہے -

حال کے واقعات سے یہہ امر بخوبی ظاہر ہوگیا ہے
کہ اگر عیسائی یا یہودی سرمایہ دار ایشیا کوچک مین کوئی
کام شروع کرنا چاہین گے تو سلطان کو اس امر کا پورا
لحاظ رکہنا پڑیگا کہ اوسکے منافع سے صرف کمپنی ہی متمتع
نہو بلکہ اوسکا فائدہ ملک کو بہی پہونچے - سلطان کو اس
[illegible]

آسان شمار سمجھتے ہین پس سلطانی رعایا کو اسپر پورا اطمینان
ہنا چاہیئے کہ آیندہ کوئی ایسا حق سرمایہ دارون کو نہین
دیا جائیگا جسمین خود سلطنت عثمانیہ کو کوئی معقول فائدہ نہو۔
جس معاملہ کی طرف مین اشارہ کر رہی ہون وہ اوس ریلوے
کے متعلق ہے جو مسٹرز ارلنگر الٹ اور سیغلٹ
جاری کرنا چاہتے تہے۔ جو حقوق اس کمپنی کو دیئے تجویز
ہوے تہے اوسکے معاوضہ مین سلطان مفصلۂ ذیل شرایط
چاہتے تہے۔ اول یہہ کہ کمپنی فوراً اسمدہ اور انگورا مین
کام شروع کردے اور انگورا سے بغداد تک لائین ملا
دیجاے۔ دوسرے یہہ کہ گورنمنٹ ان حقوق کے دینے
سے تیس برس کے بعد اوس لائین کے خرید لینے کی مجاز ہوگی
تیسرے یہہ کہ بحالت خریداری زرثمن اسطور سے ادا کیا
جائیگا کہ آخر پنجسالہ آمدنی کی اوسط کا پچاس فیصدی سالانہ
ملتا رہے گا۔
اس حق کے معاوضہ مین کہ کسی دوسرے شخص کو انہی
مقامات مین ریل جاری کرنیکی اجازت نہ دیجائیگی یہہ شرایط
ایسی آسان تہین کہ کوئی موجودہ گورنمنٹ اون سے زیادہ
آسان شرایط نہین پیش کر سکتی ہے لیکن باوجود اسکے مسٹر ارلنگر
نے اونکو قبول نہین کیا اور وہ معاملہ اسوقت تک اوسیطور سے

اوبجھا ہوا پڑا ہے ۔ دوسری شرط سے سلطان کی وہ معاملہ فہمی اور فطانت ظاہر ہوتی ہے جسکا بارہا مین ذکر کرچکی ہوں ۔ اگر انگریزی گورنمنٹ بہی اپنی ریلوی کمپنیون کو اجازت دیتے وقت ان تمام امور کا خیال رکہتی تو آج انگریزون کو سر ایڈ ورڈ واٹکنس سے لوگون کا ظلم نہ اوٹہانا پڑتا ۔ فرنچ گورنمنٹ نے اس معاملہ مین انگریزی گورنمنٹ سے زیادہ تر دور اندیشی کی اور چند سال کے عرصہ مین وہ اپنے تمام ملک کی ریلون کی مالک ہوجائیگی ۔ موجودہ زمانہ مین ریلوے لائنیں بہت زیادہ اہم ہوگئی ہین اور ان ذرایع آمد و شد کا ہمیشہ کے لئے کمپنیون کے ہاتہہ مین رہنا نہایت بیجا اور مضر ہے ۔ سرمایہ دارون کو زیادہ سے زیادہ یہی حق حاصل ہے کہ جو سرمایہ اونہون نے لگایا ہے وہ اونکو واپس دیاجاے اور اوس کے ساتہہ سرمایہ کو خطرہ مین ڈالنے کا معقول معاوضہ ملے ۔ سلطان نے اپنی رعایا کی محنتون کو ہمیشہ کے لئے غیر ملک کے سرمایہ دارون کو حوالہ کردینے سے انکار کیا اوس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ سوشلزم کے اصول سے جو مدبران ملک اور عام رعایا مین روز بروز شایع ہوتے جاتے ہین بخوبی واقف ہین ۔

سلطنت عثمانیہ نے ریلون کے علاوہ سڑکون کی درستی اور تیاری کی طرف بہی توجہ کی ہے ۔ میری یاد مین ایشیاء

کوچک اور دوسرے جزیرون کی سڑکین اس حالت مین تہین کہ خاص خاص موسم مین اونپر گذرنا تقریباً محال تہا۔ لیکن اب وہ یورپ کی سڑکون کی طرح پاک وصاف ہین امنین سے بعض پر سنگ مرمر لگا ہوا ہے اور سخت بارش مین بہی اونپر نہایت آسانی سے چلسکتے ہین۔ جسطرح انگلستان کے شمالی حصہ کے متعلق یہہ شعر مشہور ہے کہ "اگر تمنے بننے سے پہلے ان سڑکون کو دیکہا ہوتا توتم ضرور ٹوپی اتار کر جنرل ڈیڈ کو دعائین دیتے" اسیطرح اگر اس شعر کا ترکی زبان مین ترجمہ کرکے متوفے جنرل کی جگہ زندہ سلطان کا نام قایم کیا جاے تو اون ممالک کے خیالات کا جہان جدید سڑکین تیار ہوی ہین پورا اندازہ ہوسکتا ہے۔

سلطنت کے مختلف محکمون مین فوج کا محکمہ ایسا ہے جسمین موجودہ سلطان کو تخفیف کا موقع نہین ملا۔ سلطنت عثمانیہ کو ہر وقت ایک قوی موروثی اور بے چین دشمن سے اندیشہ لگا رہتا ہے اور ممالک غیر مین کوئی سلطنت ایسی نہین ہے جس سے لڑائی کے وقت سلطان کو مدد ملنے کی پوری امید ہو۔ پس ایسی حالت مین جو بادشاہ اپنی فوجی قوت کو ضعیف کردے اوسکو اپنے ملک وقوم اور مذہب کا سخت دشمن تصور کرنا چاہیئے۔ لیکن اس محکمہ مین

بہی جہان تک بغیر ضعف کے ممکن تہا تخفیف کیگئی ہے۔ جب سے
باب عالی نے فوج مین لازمی طور سے بہرتی کرنیکا طریقہ یورپ
کی دوسری سلطنتون کی طرح اختیار کیا ہے اوسوقت سے
اوس رقم کا کثیر حصہ جو ابتک والتثیر پر صرف ہوتا تہا عہدہ دارون
کی تعلیم اور بری اور بحری فوجون کے اسلحہ وغیرہ مین صرف
ہوتا ہے فوج سے چند ترک عہدہ دار ہر سال پروشیا مین
فنون جنگ سیکہنے کے لیئے بہیجے جاتے ہین اور فوجی افسرون
کی چہوٹی چہوٹی جماعتین تمام ملک مین دورہ کرنے کیلیئے نکلتی ہین
تاکہ وہ لوگ تمام ایسے مقامات سے جو لڑائی کے وقت کار آمد
ہوسکتے ہون واقف ہو جائین۔ ترکی واقعہ نویس جو دنیا کے
ہر حصہ مین مقرر ہین وقتاً فوقتاً اون تمام فوجی ترقیون اور
ایجادون کی اطلاع قسطنطنیہ مین کرتے رہتے ہین جنکا اختیار
کرنا وہ اپنی فوج کی تہذیب کیلیئے ضروری خیال کرتے ہین
اور حتی الامکان یہہ جدید ایجادین فوراً عمل مین لائی جاتی ہین
موجودہ زمانہ کی لڑائیون مین سب سے زیادہ ریلوے توپخانہ
ہے جو فی الحال سلطان تیار کرا رہے ہین۔ جو لوگ اس فن کے
جاننے والے ہین اونہون نے مجہسے یہہ بیان کیا ہے کہ اگر ابکی
بار کسی دوسرے "رحمدل اور خدا پرست شمالی بادشاہ" نے
قومی اور مذہبی جوشش سے بیچین ہوکر جابرانہ غصب کے واسطے

ایک قدم بہی آگے بڑہایا تو اونکا ایسا استقبال کیا جائے گا جو اون کے بزرگون کا بہی آج تک نہین ہوا تہا -

ترکون کی بحری قوت ہمیشہ سلطنت کا قوی بازو خیال کیا جاتا ہتا لیکن اخیر لڑائی مین اوس سے بہت زیادہ کام لینے کا موقع نہین ملا اور نہ اوس سے قوم کو کوئی معقول مدد پہونچی - لیکن اب مجہکو ترکون کے علاوہ اور لوگون سے معلوم ہوا ہے کہ باب عالی کی بحری قوت کبہی اسقدر قوی اور کام کے قابل نہ تہی جیسی کہ اسوقت ہے - اکیس تارپیڈو کے جہازون کے اضافہ نے بحری فوج کو اس قابل کردیا ہے کہ بحری لڑائیون مین وہ اپنی قدیم نام آوری کو زندہ کرسکے -

سر ہنری ایلیٹ سابق سفیر قسطنطنیہ کے اوس مضمون سے جسکا ذکر اوپر کیا جاچکا ہے میرے اون تمام واقعات کی تائید ہوتی ہے جو سلطان عبد الحمید خان کی تخت نشینی کے وقت پیش آئے تہے - ان واقعات کے علاوہ سر ہنری ایلیٹ نے جو کچہہ لکہا ہے وہ مدحت پاشا اور اور اونکے تجویز کردہ آئین سلطنت کا ایک نوحہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سفیر مذکور نے اس معاملہ مین اپنی مورخانہ قابلیت اور پولیٹکل دماغ سے بالکل کام نہین لیا -

سر ہنری ایلیٹ صاف طور سے موجودہ سلطان پر یہہ الزام لگاتے ہین کہ اونکی حکمت عملی بجاے ترقی کے تنزل کیطرف مایل ہے کیونکہ سر ہنری ایلیٹ کا یہہ خیال ہے کہ اگر مدحت پاشا کے مجوزہ آئین اختیار کر لیئے جاتے تو سلطنت عثمانیہ بہت جلد اور قابل اطمینان طور سے ترقی کر جاتی -

اس مقام پر مین مدحت پاشا یا اون کے مجوزہ آئین کی نسبت کوی سخت لفظ کہنا نہین چاہتی - مدحت پاشا کے ایک قابل قدر مدبر ملک ہونے مین کوئی کلام نہین ہو سکتا اور اون کے مجوزہ آئین کی نسبت صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ اونمین وہی تمام خوبیان اور عیوب تہے جو جلدی وضع کئے ہوے قوانین اور آئین مین عموماً پاے جاتے ہین *-

* مدحت پاشا کے مجوزہ آئین مین سے بعض مفید امور کا کانفرنس قسطنطنیہ کے پہلے جلسہ مین اعلان کیا گیا تہا وہ یہہ تہے - سلطنت کے انتظام کے لیئے دو مجلسین مقرر کیئے جائین - ایک مجلس مدبران ملک - دوسری مجلس وکلاء رعایا - کچہہ مدبران ملک کو سلطان مقرر کرین اور کچہہ ملک کے بہر برآوردہ لوگون کیطرف سے منتخب کیے جائین - دوسری مجلس کے ممبرون کا تقرر بذریعہ قرعہ اندازی کے عمل مین آئے - ان دونون مجلسون کے ذمہ وہی کام ہون جو یورپ مین اس قسم کی مجلسین کرتی ہین -

عرصہ ہوا کہ تاریخ نے اس بات کو پورے طور سے ثابت کردیا
ہے کہ واضعان آئین کی اس قسم کی تجویزین کوئی فائدہ نہین
پہونچا سکتین - علم مدن بہی صاف طور سے بتا رہا ہے کہ سلطنت
مثل ایک جاندار کے ہے جو بتدریج نشو و نما قبول کرتا ہے نہ مثل
ایک مکان کے ہے جسکو ایک ہوشیار معمار حسب مرضی تعمیر یا تبدیل کرسکتا
ہے - اسمین کچہہ شک نہین کہ مدحت پاشا کی خیر خواہانہ تجاویز
کے ساتھ منصفانہ برتاو نہین کیا گیا جسکی زیادہ تر ملزم خود
سرہنری ایلیٹ کی گورنمنٹ ہے لیکن جو لوگ علم مدن سے
تھوڑی سی بہی واقفیت رکہتے ہین وہ بخوبی جانتے ہین کہ
ان تجاویزمین ناکامی کا اصلی سبب یہہ تہا کہ جن لوگون کے
لئے یہہ آئین تجویز ہوے تہے وہ بلحاظ پولٹکل ترقی کے ہرگز اس درجہ تک

بقیہ صفحہ ۱۵۲ - سلطنت کا مذہب اسلام قرار دیا جاے - مگر ہر مذہب کے لوگ
علانیہ اپنے اپنے مذہبی رسوم ادا کرسکین - اخبار اور تعلیم کو آزادی
منظور کیجاے - ابتدائی تعلیم لازمی کردی جاسے - بلالحاظ مذہب
ہر شخص سرکاری عہدہ پانیکا مستحق سمجہا جائے - مال کی حفاظت کیجاسے
اور جو غیر ملک کے رہنے والے عرصہ دراز سے سلطنت عثمانیہ مین
رہتے ہین اون کے حقوق محفوظ رہین - اور سرکاری عہدہ دار
بغیر معقول وجہ کے نہ موقوف ہوا کرین -

نہین پہونچے تہے کہ وہ اونکو چلا سکین انگلستان کے باشندے جو صدیون سے عملی سیلف گورنمنٹ اور اپنے حقوق کے لیئے بادشاہون سے لڑنے جہگڑنے اور عہدہ دارونسے اختلاف کرنے اور مقامی پنچایتون اور مجلسون وغیرہ کے عادی ہین یہی سمجہتے ہین کہ کوہ سینا پر بہی خدا نے حضرت موسے کو اپنی حکومت کی ہدایت کی تہی اور تمام ایسے بادشاہون کو جو اس قسم کے حقوق دینے سے انکار کرتے ہین بدمعاش اور تمام ایسی قومون کو جو ان حقوق کو طلب نہین کرتین بے وقوف خیال کرتے ہین۔ ہمارے معمولی ہموطن یہہ نہین سمجہتے کہ حکومت کی مختلف شکلین ایک خاص مقصد کے مختلف ذرایع ہین۔ اور جو ذریعہ ایک قوم کے مقاصد مین کامیابی کے لئے ضروری ہو ممکن ہے کہ وہی ذریعہ دوسری قوم کے لئے محض بیکار یا مضر ثابت ہو جس انتظام سے لندن یا نیویارک مین رشوت ستانی مسدود ہوسکتی ہے اوسی ذریعہ سے ممکن ہے کہ بغداد یا قسطنطنیہ مین رشوت ستانی زیادہ ہو جاوے۔

انہین تمام وجوہات پر نظر کرکے (اگرچہ مین خود انگریزی قوم مین ہون اور آزادی کی پوری طرفدار اور جابرانہ حکومت سے متنفر ہون) میری یہہ راے ہے کہ جو لوگ سلطان عبدالحمید خان پر اپنے ملک کی آزادی روکنے اور جابرانہ حکمت عملی

اختیار کرنے کا الزام لگاتے ہین وہ یا تو سخت بے ایمان ہین یا پولٹکل معاملات اور سیاست المدن کے علم سے محض ناواقف ہین اسمین کچھہ کلام نہین ہوسکتا کہ سلطان ان خود نما مدبران ملک سے کہین زیادہ ذکی اور فہیم ہین کیونکہ اونہون نے ان تجاویز کے آیندہ نتایج پر غور کرکے اس امر کا فیصلہ کرلیا ہے کہ وہ بذات خود ایسا طرز حکومت اختیار کرینگے جو اونکی رعایا کے خواہش اور مذاق کے موافق ہو جسکے امن اور آسایش کا خداوند تعالی نے اونکو ذمہ دار بنایا ہے -

قدیم زمانہ سے مشرق کے ایک ممتاز صاحب رائے کا جسکی تجربہ کاری اور دانائی مسلم ہے یہہ مقولہ چلا آتا ہے کہ "بہت سے مشیرون سے معاملہ بجای روبراہ ہونے کے اور زیادہ پیچیدہ ہوجاتا ہے" ان تمام پیچیدگیون اور اوسکے خوفناک نتایج سے سلطان نے اپنی رعایا کو بچالیا ہے جو لوگ قسطنطنیہ مین رہ چکے ہین اور وہان کے باشندون کے عادات اور خیالات سے واقف ہین اون سے مین بلا اندیشہ یہہ سوال کرسکتی ہون کہ اگر ان تمام ممالک کا انتظام ایک نوخیز پارلیمنٹ کے ہاتھہ مین دیدیا جاتا تو آیا اون تمام ترقیون کا امکان تھا جو مین اوپر بیان کرچکی ہون - یا جو آیندہ کیلئے زیر تجویز ہین -

مجھکو اس امر کا پورا یقین ہے کہ ایک ایسا زمانہ ضرور

آنے والا ہے جبکہ ترکون مین سیلف گورنمنٹ قایم ہو جایگی لیکن مدحت پاشا کی مجوزہ گورنمنٹ سے وہ زمانہ بجائی قریب ہونے کے اور زیادہ بعید ہو جاتا۔ جو طریقہ موجودہ سلطان نے اختیار کیا ہے وہی اوس زمانہ کو قریب لاسکتا ہے۔

عبد الحمید خان کو تخت نشین ہوے ایک ہفتہ بہی نگذرا تہا کہ ایک شخص نے جسکو اونکے چال وچلن کے دیکہنے کا بچشم خود موقع ملا تہا یہہ لکہا کہ "تمام اہم ملکی معاملات مین سلطان کی ذاتی راے کو بہت بڑا دخل ہے اور وہ روز بروز بڑہتا جاتا ہے اور یہہ اوس قسم کی بے اصول مداخلت نہین ہے جو اونکے سابق جانشین معاملات سلطنت مین کسی فوری خیال یا دوسرے لوگون کے اغوا سے دیا کرتے تہے بلکہ موجودہ سلطان باضابطہ طور سے ہر معاملہ کو سمجہتے اور اوسپر ذاتی راے قایم کرنے کی پوری کوشش کرتے ہین۔ جو بدگمانی سلطان کو اون وزرا کی نسبت پیدا ہوگئی تہی جنہون نے سلطان عبد العزیز خان مرحوم کے اخیر زمانہ مین بہت کچہہ ہنگامہ برپا کیا تہا وہ بوجہ واقفیت کے رفتہ رفتہ دور ہوتی جاتی ہے اور وزرا کے ساتہہ ایک جدید قسم کے تعلقات پیدا ہوگئے ہین۔

سلاطین عثمانیہ کا قدیم زمانہ سے یہہ دستور تہا کہ وہ اپنے وزرا اور عامہ خلایق سے بالکل الگ رہتے تہے

موجودہ سلطان نے اس دستور کو یکقلم منسوخ کرکے وزرا
کو اپنے سامنے بیٹھنے کی اجازت دیدی ہے اور تمام معاملات
مین اون سے بحث و مشورہ کرتے ہین ۔ سلطان نے تجارت اور
صنعت کو ترقی دینے اور زراعتی مدارس اور خود کاشت کے
نمونے قایم کرنے کا مصمم ارادہ ظاہر کیا ہے٭۔ جو عہدہ دار انہون نے
اپنے پاس رہنے کے لئے منتخب کئے ہین وہ وہی لوگ ہین جنھون نے
مغربی تعلیم حاصل کی ہے اور نہ صرف یورپ کی زبانون بلکہ تہذیب
یورپ کے طرز خیال سے بھی بخوبی واقف ہین ؎

اگر اس امر کو ثابت کرنے کے واسطے کہ ایسے شخص کی ذاتی
حکومت سلطنت عثمانیہ کے لئے جمہوری سلطنت سے زیادہ مفید
ہے مشاہدہ کے علاوہ کسی اور دلیل کی ضرورت ہو تو ہم اون
بدانتظامیون کو جو خود مختار ہونے کے بعد بلگیریا مین پھیل گئین
بطور دلیل کے پیش کرسکتے ہین ۔ معاہدہ برلن کے بعد سے
اسوقت تک یہہ بدقسمت صوبہ ہرقسم کی بے اطمینانی اور
سازشون کا مرکز ہے ۔ ہر ایک عہدہ اور ہر جدید تقرر پر بانی
فساد (زار روس) کو رشوت ستانی اور خودغرضانہ کارروائی

٭ یہہ تمام ارادے پورے ہوتے جاتے ہین جیسا کہ ہم اوپر
دکھا چکے ہین ۔

کا ایک عمدہ موقعہ ملجاتا ہے - گذشتہ لڑائی مین روسی سپاہی
عام طور سے یہہ کہتے تھے کہ جن دیہاتیون اور مزارعین کو آزاد
کرنے کیلئیے ہم آئے ہین اونکی حالت ہمارے اون رشتہ دارون
سے جنکو ہم وطن مین چھوڑکر آئے ہین بدرجہا اچھی ہے - اگر
بلگیریا کی پہلے سے عمدہ حالت قایم نہین رہی جسکی نسبت
کوئی شبہ نہین ہوسکتا تو یہہ سمجھنا چاہیئے کہ باشندگان
بلگیریا کو اس تبدیلی سے بجز روسیون اور ایک حکمران
جماعت کے اور کچھہ حاصل نہوا -

تہوڑا عرصہ ہوا کہ متعدد انگریزی اخبارون نے
ہمبرٹ بادشاہ اٹلی کا یہہ قصہ نقل کرکے بہت اونکی تعریف
کی تہی کہ ایک روز وہ کسی باغ مین سیر کو گئے تہے وہان عام رعایا
کو سیر کرتے ہوے نہ دیکہکر دریافت کیا کہ ہماری رعایا اس
باغ سے کیون نہین فائدہ اوٹھاتی اسکے جواب مین اونسے
کہا گیا کہ آج حضور کی تشریف آوری کی وجہ سے عام لوگون
کو اندر آنے کی مخالفت ہے یہہ سنکر اونہون نے اندر
آنیکا عام حکم دیدیا اور ایک لحظہ مین تمام باغ اونکی ممنون
اور وفادار رعایا سے بہر گیا - اسی قسم کا واقعہ سلطان
عبدالحمید خان کو بھی پیش آیا لیکن اوسکی طرف کسی انگریزی
اخبار نے توجہ نکی ایک دن سلطان نے یلدز کوشک

کے باغ مین جسکو وہ نہایت پسند کرتے ہین کہانا کہاتے ہوے
دیکہا کہ لوگون کا ایک انبوہ کثیر باغ کے دروازہ پر جمع ہے
اور رہا ہر سے باغ کو جہانک جہانک کر دیکہہ رہا ہے - یہہ معلوم
کرکے سلطان نے حکم دیا کہ باغ کا دروازہ فوراً کہول دیا
جاے اور سب لوگ اندر بلاے جائین - اسوقت سے یہہ
مخصوص باغ عام کردیا گیا ہے اور ہر شخص اوسمین سیر کے
لئے جا سکتا ہے - سلطان عبد الحمید خان کے اس فعل سے
اون مغربی بادشاہون کو جنکی طرف سے بوجہ اونکی علیحدگی
کے روز بروز عامہ خلایق کے خیالات بگڑتے جاتے ہین
ایک نصیحت حاصل کرنی چاہیئے -

اس کتاب مین اون خانگی معاملات کا ذکر کرنا جسکو
بادشاہ سے لیکر فقیر تک پوشیدہ رکہنا چاہتا ہے کسیقدر
بیجا ہوگا لیکن ہر شخص جو قسطنطنیہ مین رہچکا ہے اس امر سے
بخوبی واقف ہے کہ سلطان کا طرز معاشرت بہ نسبت معمولی شاہان
مشرق کے ایک انگلش جنٹلمین سے بہت زیادہ مشابہ ہے*
منجملہ اون مالی اصلاحون کے سلطان نے حرم سرا کا خرچ بہی
بہت کم کردیا ہے -

* یعنے سلطان کی صرف ایک بیوی ہین -

خود مختار پادشاہ کے لئے سب سے زیادہ تکلیف دہ اور مشکل کام اپنی بدقسمت مجرم رعایا کی زندگی کا فیصلہ کرنا ہے مگر ہر ایک ایسے موقعہ پر سلطان عبد الحمید خان نے بجائے انصاف کے رحم سے کام لیا ہے اور اپنی تخت نشینی سے اسوقت تک کسی قتل کے حکم پر دستخط نہیں کئے۔

سلطان نے جو طرز حکومت اختیار کیا ہے اوسکی کامیابی اور اونکی وسیع سلطنت مین رہنے والون کی بہبودی ہر وقت اب صرف اس امر پر منحصر ہے کہ اونکو خوفناک سازشون اور یورپ کی بیجا دست اندازیون سے تہوڑے عرصہ کے لئے امن ملے۔ اگر انگلستان اور اوسکی معاون سلطنتین اپنی رعایا کی تمام مصیبتین اور شکایتین رفع کرنے اور اپنے ملک کے غربا اور مجرمین کو کاروباری اور مذہبی بنانے کے بعد انسانی ہمدردی اور اصلاح کے نیک کامون کے متلاشی ہین تو اونکو ایمانداری اور عام انسانی ہمدردی کے لحاظ سے اوس سلطنت کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے جو ایک عظیم الشان سیاہ بادل کی طرح آرچینجل سے لیکر بحر اسود تک پھیلی ہوی ہے اور ان تمام سلطنتون کو اپنی مجموعی طاقت اوس پادشاہ کے خلاف کام مین لانی چاہیئے جسکی فاقہ کش اور مظلوم رعایا کے آہ و نالے آسمان تک جاکر ناکام واپس آتے ہین۔ وہ سلطنتی

جلا وطن جو کہ سیبریا کی کانون مین کام کر رہے ہین اور وہ سلطانی اسیر جو قلعہ شراسبیکو کے تاریک قید خانون مین مقید ہین دست بدعا ہین کہ خدا یا ہمکو "شمال کے اس آسمانی رہنما" (زار کیونکہ وہ روسیون کا اعلیٰ مذہبی پیشوا بھی مانا جاتا ہے) کی حکومت سے بہت جلد نجات دے گو کہ اوسکے معاوضہ مین ہم کو عمر بھر ناگفتہ بہ ترکون کی سلطنت مین رہنا پڑے - لیکن اگر سلطنتہاے یورپ اپنی بزدلی اور کم ہمتی کیوجہ سے اون ناپاک اور سخت مظالم کو نہین روک سکتین جنکی نظیر دنیا کے پردہ پر ملنی مشکل ہے تو کم از کم وہ ایک ایسے بادشاہ کو چین سے بیٹھنے دین جو اس پر آشوب زمانہ مین نہایت استقلال کے ساتھہ اپنی رعایا کے رفاہ اور بہبودی مین مصروف ہے -

فصل چہارم

معاملات مصر

اسوقت تک میری تحریر سے سلطان کی ذمہ داری صرف دو براعظم یورپ اور ایشیا کے متعلق معلوم ہوئی ہے اگرچہ مغربی حکمت عملی کے لحاظ سے سلطان کے اون حقوق کا ذکر کرنا جو اونکو بحر اسود یا نہر سویز کے پار حاصل ہین غیر ضروری ہے لیکن اگر ہم اون دقتون اور مشکلون کا ذکر چھوڑ دین جو گذشتہ دس سال مین سلطان کو افریقہ مین پیش آئین تو ہمارا بیان بالکل ناتمام رہجائیگا - اگر معاملات مصر اون تمام پیچیدگیون سے پاک و صاف ہوتے جو سلطان کو ایشیا اور یورپ مین پیش ہئین تو اونکو اپنے کام مین نہایت آسانی ہوتی لیکن ایک قسم کے اسباب سے ہمیشہ ایک ہی قسم کے نتایج پیدا ہوتے ہین - پس انتظام کی خرابی - عہدہ دارون کی بے پروائی اور ممالک غیر کی سازشون سے نیل پر بھی وہی پولٹیکل اور تمدنی بدنظمی اور بے ترتیبی پھیلی ہوی تھی جسکا سلطان کو باسفورس اور فرات پر مقابلہ کرنا پڑا تھا - اسمٰعیل پاشا خدیو مصر

جنہیں یورپ کے عیسائی اور یہودی مہاجن معمول سے زیادہ مہربان ستھے اپنی بد انتظامی اور فضول خرچی سے مصر کو سلطان عبدالحمید خان کی تخت نشینی سے پہلے ہی نہایت سخت مالی پیچیدگیون مین ڈال چکے تھے جن سے عہدہ برا ہونا نہایت مشکل بلکہ محال تھا ۔

فوج تنخواہ نہ ملنے کی وجہ سے بہد کی مر رہی تھی اور ملک کا محاصل جو مختلف ٹیکسون کے ذریعہ سے غریب اور مفلوک فلاحین سے نہایت دقت کے ساتھ وصول ہوتا تھا ناواجبی طور پر ممالک غیر کے مہاجنون کی جیبون مین سود کے نام سے چلا جاتا تھا ۔

سلطان عبدالحمید خان نے روسی خونریز لڑائی سے فارغ ہونے کے بعد جب مصر کی طرف توجہ کی تو اونکو تہوڑی سی توجہ کے بعد معلوم ہو گیا کہ اسمٰعیل پاشا حکومت کی قابل نہین ہین ۔

شخصی سلطنت مین سب سے بڑا یہی فائدہ ہے کہ بڑے سے بڑا عہدہ دار ذرا سی قلم کی حرکت سے بغیر کسی قسم کی دقت کے اپنے جلیل القدر عہدہ سے علیحدہ ہو سکتا ہے ۔ چنانچہ اس موقعہ پر یہی ایسا ہی ہوا اور اسماعیل پاشا نے اگست ۱۸۷۹ء مین ایک روز اپنے آپکو معزول اور اپنے

بیٹھے توفیق پاشاکو اپنی جگہ مصر پر حکومت کرتے ہوے پایا۔

اس امر کا فیصلہ کہ یہہ تبدیلی فلاحین کی راے مین مفید تھی یا مضر آیندہ کے واقعات سے ہوسکیگا۔ لیکن کار لائیل کے خیال کے مطابق "باپ بیٹے سے زیادہ حکومت کے قابل تھا" کیونکہ اسماعیل پاشا باوجود اُن تمام نقایص کے جو اونمین تھے نہایت مضبوط خیال اور مستقل مزاج آدمی تھے اور توفیق پاشا باوجود اون تمام خوبیون کے جو اونمین پائی جاتی تھین نہایت کمزور طبیعت تھے۔ میرے خیال کے موافق فلاحین اسمٰعیل پاشا کے اون تمام مظالم کو جو وہ اپنے ذاتی فواید کی غرض سے کرتے تھے بمقابلہ توفیق پاشا کی کمزور پالیسی کے خوشی سے ساتھ برداشت کرنے کیلیے آمادہ تھے۔

لیکن سلطان عبد الحمید خان بالکل مجبور تھے اور اونکو سواے اسکے کوئی چارہ نہ تھا کہ توفیق پاشا کو بجاے اونکے معزول باپ کے مقرر کرکے اونکی اصلاح اور درستی کے منتظر رہین کیونکہ خدیو مصر کا عہدہ موروثی ہے اور اوس خاندان کے علاوہ کوئی غیر شخص اوسپر مقرر نہین ہوسکتا اگر سلطان کو یورپ اور ایشیا کی طرح مصر مین بھی انتخاب مین آزادی دیجاتی تو اسمین شک نہین کہ یہان بھی اونکا انتخاب ویسا ہی عمدہ ہوتا۔ نہر سویز کہلے ہوے چند سال گذر چکے تھے

اور ہر ایک سلطنت کو جسکے جہاز اوس سے گذرتے تہے
معاملات مصر کے ساتہہ اصلی یا فرضی دلچسپی پیدا ہو گئی تہی
چونکہ انگلستان کے دو تہائی جہاز اوس نہر سے گذرتے تہے
لہذا ہمارے ملک کو خدیو کے معاملات اور مصالح مین بڑا
دخل تہا - لیکن اسوجہ سے کہ نہر مذا کی تیاری مین فرانس
کا بہی روپیہ اور محنت صرف ہوی تہی بالآخر یہ اجازت سنہ ان
یہ امر قرار پایا تہا کہ مصر پر انگلستان اور فرانس دونون کی
نگرانی رہے - اسطور سے دو بڑی سلطنتون کے سفیرون
کو ناتجربہ کار اور نرم مزاج توفیق پاشا کو مشورہ دینے اور
اوسکے کامون کی نگرانی کرنے کا موقع ملگیا - اس قسم کے
دو مختلف صلاح کارون کے ہاتہہ مین رہکر کسی ایسی مضبوط
گورنمنٹ کا قایم ہونا جسکی مشرقی ملکون مین ضرورت
ہوتی ہے نہایت مشکل تہا - اس انتظام پر ایک سال بہی گذرنے
نہ پایا تہا کہ ملک کے معمولی باشندون نے سیاست المدن
کے اوس باریک نکتہ کو دریافت کر لیا کہ سلطنت کی تبدیلیان
ملک کی تمدنی اور مالی حالت کو نہین بدل سکتی ہین - جیساکہ
اکثر ہماری مہذب سلطنتون کا خیال ہے - جب رعایا اس
دوہری نگرانی مین بہی اوسیطرح بہوکی اور ننگی رہی جیسی
کہ اسمٰعیل پادشاہ کی تنہا اور جابرانہ حکومت مین تہی تو اوسنے

توفیق پاشا کی کمزوری یا رحمدلی سے متوقع ہو کر اصلاح اور
امن کے لئے شور مچانا شروع کیا۔
چونکہ اس قسم کے کامون کی پیشوائی اور رہبری کے لئے قوی
دل اور مستقل مزاج لوگون کی ضرورت ہوتی ہے اسلئے رعایا
مصر نے اپنے معروضات خدیو کی خدمت مین پیش کرنے
کے واسطے بہادر اور قوی دل عربی پاشا کو منتخب کیا جو ایک
پیدل فوج کا کرنل تہا عربی پاشا نے رعایا کی طرف سے خدیو
کی خدمت مین حسب ذیل درخواستین پیش کین اول یہہ کہ
خدیو اپنی بدنام اور ضرر رسان وزارت کو تبدیل کرین۔
دوسرے یہہ کہ فوج کی تعداد اٹہارہ ہزار تک بڑہا دیجائے
اس قسم کی درخواستون کا ایک ایسے شخص کے ذریعہ سے
پیش ہونا جو خدیو کا ملازم ہو بجائے خود ایسی بغاوت تہی جسکی
سزا سوائے موت کے کچہہ نہین ہوسکتی اور اسمین ذرا بہی
شک نہین کہ اسمٰعیل پاشا کے سامنے اگر یہہ درخواستین
پیش کیجاتین تو وہ فوراً کمر سے تپنچہ نکالکر اوسی جگہہ عربی پاشا
کا کام تمام کر دیتے اور تمام ملک کی آیندہ بغاوت کا وہین
خاتمہ ہوجاتا۔ لیکن یہہ جرأت توفیق پاشا مین کہان تہی
اونہون نے اپنی نرم پالیسی کے موافق عربی پاشا کو کوئی
صاف اور قطعی جواب نہین دیا بلکہ اوسکو بہ لطایف الحیل

تا لکر اس واقعہ کی اطلاع سلطان کو دی۔ سلطان نے فوراً اپنی معمولی مستعدی اور عادت کے موافق قوت فیصلہ سے کام لیکر وہی طریقہ اختیار کیا جو اس قسم کی بغاوتون مین مناسب ہوتا ہے۔

یعنے خدیو کو یہہ لکہا کہ اول امن قایم کیا جاے اور بعدہ تحقیقات کرکے رعایا کی واجبی شکایتین رفع کردیجائین اور قیام امن کے لئے فوج اور تحقیقات کے واسطے کمیشن بہیجنے کا وعدہ کیا۔

سلطان کی اس تجاویز کی نسبت یہی خیال کیا جاتا تہا کہ سلطنت ہاے انگلستان اور فرانس اوسکو پسند اور منظور کرینگی کیونکہ مصر ہمیشہ سے سلطنت عثمانیہ کا ایک صوبہ رہا ہے۔ سلطان اپنی ملکی مصالح اور ضرورتون کی وجہ سے اپنا دار الخلافہ چہوڑکر اس تحقیقات کے لئے نہین آسکتے تہے مگر اونہون نے اپنے معزز سفیرون کے بہیجنے کا وعدہ کیا جس سے زیادہ یورپ کا کوئی بادشاہ بہی نہین کرسکتا تہا۔

لیکن سلطنت انگلستان نے اپنی اوس قدیم اور قابل عزت بے اعتباری کی وجہ سے جسنے اوسکے تعلقات کو شرقی سلطنتون کے ساتہہ بارہا خراب کردیا ہے سلطان

کی تجویزون کو ناپسند کیا اور اونکی تعمیل مین مانع ہوئی۔
اور بغیر مزید تحقیقات اسباب بغاوت ایک ایسی کیبنٹ کے قایم کرنے پر راضی ہوگئی جسمین عربی پاشا محکمۂ فوج کے نائب سکرٹری مقرر کیئے گئے تھے۔ انگریزون نے اس موقعہ پر وہی حکمت عملی اختیار کی جو انگلستان مین نہایت کامیابی کے ساتھہ برتی جاتی ہے یعنی ہنگامہ وشور برپا کرنے والے لوگونکو سرکاری عہدے دیکر اپنا پیچھا چھوڑا لینا چاہا۔ سلطان کیطرف سے جو تجویزین پیش ہوئی تھین اونکی جگہ درویش پاشا کی سفارت منظور کیگئی جس سے بظاہر کسی فائدہ کی امید نہین کی جا سکتی تھی۔
توفیق پاشا ہر شخص کے خوش کرنے کے خیال محال مین مبتلا رہے اور اپنے وزرا کو بہت جلد جلد انگلستان کے مدبران ملک کی رایون کی طرح تبدیل کرتے رہے۔ آخر کار عربی پاشا کو وزیر صیغہ جنگ مقرر کیا ملکی پیچیدگیا ن ان تبدیلیون کے ساتھ ساتھ بڑھتی گئین یہان تک کہ ۱۱ جون ۱۸۸۲ء کو اسکندریہ مین ایک بلوہ ہوا جسکا رفع کر دینا بجز اس دوہری حکومت کے ہر سلطنت کے لئے نہایت آسان تھا۔ یہہ بلوہ رفتہ رفتہ اسدرجہ بڑھگیا کہ انجام کار خدیو اور اوسکے وزراکو نہایت بزدلی کے ساتھ

اسکندریہ عربی پاشا کے قبضہ مین چھوڑ کر بھاگ جانا پڑا بعد
ازان انگریزی بیڑے کی وہ کارروائی شروع ہوئی جسکو مسٹر
گلیڈسٹون نے بجاے جنگ کے "جنگی تدابیر" کے نام سے
موسوم کیا ہے - مسٹر گلیڈسٹون کے مقلدین کو اونکی راے
اور عقل کی نسبت اسقدر خوش اعتقادی تھی کہ اس اظہر من الشمس
اور اظہر من الشمس غلطی نے بھی اونکے دلون سے اونکی
عزت اور اونکی عظمت کو کم نہ ہونے دیا - برے سے برے
فعل کا بھی کوئی نہ کوئی اچھا نتیجہ ضرور نکل آتا ہے پس
مسٹر گلیڈسٹون کی اس بڑی غلطی نے بھی آخرکار اس خوفناک
"دوہری حکومت" کا خاتمہ کر دیا - عہدہ داران فرانس
مقیم اسکندریہ پر بھی اس ناقابل بیان کارروائی مین شریک
ہونے کے لئے زور ڈالا گیا لیکن اونہون نے صاف
انکار کر دیا اور فرانس کے امیرالبحر نے اپنے جہازون کو
بندر سے ہٹا کر انگریزی امیرالبحر سیمور کو تنہا فتح یابی
نیکنامی انعام پنشن اور خطاب حاصل کرنے کا موقعہ
دیا جسطرح پر یہہ عظیم الشان مہم سر ہوئی اور یہہ قابل
فخر فتح حاصل کی گئی اوسکے مفصل بیان کرنے کی اس
موقعہ پر ضرورت نہین معلوم ہوتی کیونکہ ابھی تک وہ
تمام واقعات لوگون کی یاد مین تازہ ہین لیکن بیچارے

عربی پاشا کی نسبت اسقدر کہنا انصافاً ضرور ہے کہ تمام
غیر متعصب شہادتون سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مسٹر
گلیڈسٹون کی اس بہادرانہ کارروائی کے بعد بہی عربی پاشا
خدیو کے احکام کی تعمیل اور اظہار وفاداری مین ویسا
ہی سرگرم رہا جیسا کہ پہلے تہا لیکن اوسکے ساتھہ بالکل
انصاف نہین کیا گیا توفیق پاشا نے محض ضد سے جو اکثر کمزور
طبیعتون مین پائی جاتی ہے اور خودغرض صلاح کارون
کے مشورہ سے بغیر سوچے سمجہے عربی پاشا کو اپنے عہدہ سے
علیحدہ کر کے اوسکے باغی ہونے کا اعلان دیدیا -
اوس کارروائی کے مختصر بیان سے جو اسکندریہ کی تباہی
کی باعث ہوئی بخوبی معلوم ہو جائیگا کہ معاملات مصر مین
انگریزون نے اولاً سلطان کے ساتھہ بدتہذیبی اور تحقیر کا برتاو
کیا اور آخرکار اونکی سخت توہین کی اور اسکندریہ کی بغاوت
کے رفع کرنے مین سلطان کی طرف سے جو کچہہ کوششین
ہوئی اوسکے انگریز ہر طرح پر مزاحم رہے -
اس امر کا کوئی قطعی فیصلہ کرنا کہ عربی پاشا کے اسباب
بغاوت واجبی تہے یا نا واجبی اسوقت اگر غیر ممکن نہین تو
مشکل ضرور ہے - کیونکہ عربی پاشا کے واقف کار لوگون
کے دو فرقہ ہین اونمین سے ایک اس بات کا قایل ہے

کہ عربی پاشا ایک باغی اور سرکش گروہ کا خود غرض سرغنہ
تہا جب اوسکی درخواستین تبدیلی انتظام کی نسبت نامنظور
ہوئین تو اوسنے فوجی سپاہیون کو خدیو کے برخلاف مشتعل کردیا
لیکن دوسرا فرقہ یہہ کہتا ہے کہ ایک ایسے ایماندار اور وفا
دار شخص کو جو ایمانداری سے کہتا تہہ خرابی انتظام سے مخالفت
کرتا ہو باغی قرار دینا سراسر ظلم تہا - اور اسپے سپاہیونکو
ملک کے قلب مین لیجانے سے اوسکا اصلی مقصد یہہ تہا کہ
اوسکے سپاہی اون خانہ جنگیون مین نہ شامل ہوسکین
جو اسوقت ملک مین درپیش تہین - بہرحال عربی پاشا کی
نسبت چاہے جو کچہہ رائے قایم کیجاے لیکن اسمین کچہہ
شک نہین کہ سلطان عبدالحمید خان جو خدیو اور اونکی رعایا
کی پیچیدگیون کو آسانی سے رفع کرسکتے تہے معاملات مصر
مین دخل دینے سے باز رکہے گئے - جب انگریزی فوج
اسکندریہ مین پہونچ گئی تو سلطان نے ازراہ دانشمندی
و دور اندیشی بالکل خاموشی اختیار کی اور جو حالت خدیو
اور انگلستان کی حماقت اور ناعاقبت اندیشی سے پیدا
ہوگئی تہی اوسمین دخل دینا مناسب نہ سمجہا - یہانتک
کہ مہذب یورپ کو سلطان اور اونکے غاصبان حقوق کے
درمیان فیصلہ کرنے کا موقعہ ملا - عربی پاشا باغی قرار

دیئے گئے اور مصر پر بلا اجازت سلطان المعظم انگریزی فوج
لارڈ ویلزلی کی ماتحتی مین حملہ آور ہوئی - اور لارڈ ویلزلی
نے ایک ایسے شخص کے مقابلہ مین فتح حاصل کرنے پر جو فنون
جنگ سے محض ناآشنا بیان کیا جاتا ہے بڑے بڑے
انعام پائے -

اس موقع پر واقعات جنگ مفصل طور پر بیان کرنے کی
ضرورت نہین ہے صرف اسقدر ظاہر کردینا کافی ہے کہ باغی
فوج کو شکست ہوئی اور اوسکا سرغنہ عربی پاشا گرفتار ہوگیا
لیکن بجائے کورٹ مارشل مین تحقیقات ہوکر گولی سے مارے
جانے کے جو کہ خدیو کے دلمان کا مقتضے تھا سلطنت انگلستان
کے ایک ایشیائی حصہ (سیلون) مین بطور اسیر سلطانی
کے نظر بند کر دیا گیا -

سلطنت انگلستان نے "تدابیر جنگ" مین فرانس کے نہ شامل
ہونے سے پورا فائدہ اوٹھایا اور اسی بناء پر سلطنت فرانس
کا حق نگرانی ناقابل تسلیم قرار دیکر "دوہری حکومت" کا خاتمہ
کردیا اور سلطنت انگلستان نے خدیو کی درخواست کے
موافق ہمراہی بیرنگ لارڈ نارتھ بروک لارڈ ڈفرن
اور دوسرے معزز اور عقیل آدمیون کی مدد سے مظلوم
رعایا چین کی آسایش اور فلاح کے لئے ہر قسم کی اصلاح

شروع کی لیکن ان اصلاحات مین بھی جتنا کہ ممکن ہو سکا
سلطان سے مطلق مشورہ نہین کیا گیا۔ انہین سے بعض
کارروائیان عجیب تھین چنانچہ سنہ ۱۸۸۳ء کے آغاز مین ہر ایک
ضلع مین ایک کونسل مقرر کی گئی کہ وہ مقامی ضرورتون
کے لئے اپنے اپنے علاقہ مین ٹیکس تجویز کیا کرے اور وصول کرے
اور ضلع کے دوسرے معاملات مین گورنمنٹ مصر کو
صلاح دیتی رہے۔ اسیطرح پر ایک مجلس واضع
آئین وقوانین اس غرض سے مرتب کی گئی کہ وہ سال
مین چار مرتبہ اجلاس کیا کرے اور جو عرائض خدیو
کے پاس پیش ہون انپر غور کرے اور سالانہ بجٹ
اور دوسرے عام معاملات مین اپنی بیش بہا رائے
سے خدیو کی مدد کرتی رہے لیکن عربی پاشا کی شکست
یا بعد کی دوسری مدبرانہ کارروائیون سے جنکا ہم اوپر
ذکر کر چکے ہین سلطنت انگلستان اور مصر کی پیچیدگیون
کا رفع ہونا محال تھا۔ اور انگریزی فوج کا ایک غیر محدود
زمانہ تک مصر مین پڑا رہنا ضرور ہو گیا۔ جو کارروائی
انگریزون نے اسکندریہ مین کی تھی اوسکی وجہ سے سلطان
کے ممالک افریقہ مین نہایت تیزی کے ساتھ ایک عام
بددلی پھیل گئی اور سوڈان کی وحشی قومون نے یہہ سمجھکر

کہ سلطان اور غیر ملک کی فوجون مین لڑائی ہوئی تہی جسمین غیر ملک کی فوجون کو غلبہ رہا علانیہ بغاوت اختیار کی اون مصری افواج کا جو دار الخلافۃ سے فاصلہ پر تہین محاصرہ کر لیا - سلطنت انگلستان کو جسنے خدیو کی قوت کو درہم برہم کر دیا تہا بدنصیب محصورین کی جانون کا ذمہ دار اور محافظ بنا پڑا - اگرچہ انگلستان کے پولٹیکل فرقون مین سے ایک چہوٹے سے فرقہ کی یہہ راے تہی کہ یہہ ذمہ داری ہرگز نہ لی جاے اور محصورین اپنی قسمت پر چہوڑ دیے جائین لیکن اس قسم کی رسوائی اور بدنامی کو مسٹر گلیڈسٹون جنمین انگلستان کی اگلی شان وشوکت کے کچہہ کچہہ نشان پائے جاتے ہین ہرگز گوارا نہین کر سکتے تہے - چنانچہ اول جنرل ہکسن ایک مختصر فوج کے ساتہہ محصورین کی مدد کے لئے بہیجے گئے اور جب اونکی تمام فوج محاصرین کے ہاتون سے ماری جاچکی تب جنرل بیکر دوسری فوج کی ساتہہ روانہ ہوے مگر اسکا بہی وہی انجام ہوا - اسکے بعد جنرل گارڈن نے وادی خرطوم کا مشہور سفر اختیار کیا - اس بہادر اور جری شخص کے اخیر سوانحہ عمری کو اس موقعہ پر بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہین معلوم ہوتی کیونکہ وہ تمام واقعات موجودہ

نسلون کی یاد مین تازہ ہین ـ خرطوم کا محاصرہ اور اوسکی
دلیرانہ حفاظت جنرل گارڈن کے لئے فتحمندی اور نیکنامی کا تمغہ اور اونکی قوم کے واسطے کلنگ کا ٹیکا بنکر ہمیشہ
چمکتا رہیگا ـ لارڈ سالسبری کے وزیر ہونے کے بعد خیرخواہان
مصر کی امیدین تازہ ہوگئین اور اونکو یہہ سمجہنے کا موقعہ ملا
کہ فتح خرطوم کے بعد جو پیچیدگیان پڑگئی تہین وہ اب بہت
جلد رفع ہوجائینگی چنانچہ اگسٹ ۱۸۸۵ء مین سر ڈرمنڈ
والف بطور سفیر خاص سلطان کی خدمت مین معاملات مصر کے
متعلق گفتگو کرنے کیلئے بہیجے گئے یہہ کارروائی بظاہر نہایت
معقول معلوم ہوتی تہی کیونکہ جو ہدایتین اونکو گئی تہین
اور جو حال مین طبع ہوی ہین اون سے مترشح ہوتا تہا کہ
سلطنت انگلستان نے سلطان عبدالحمید خان سے اوس
غیر معمولی اور غیر مہذب برتاو کی معذرت کی ہے جو سابق
گورنمنٹ نے اونکے حقوق شاہی کو نظرانداز کرکے اونکے
ساتہہ کیا تہا جسمین سے ایک فقرہ یہہ ہے " کوئین وکٹوریہ
کی گورنمنٹ کی یہہ خواہش ہے کہ وہ سلطان عبدالحمید خان
کے اون حقوق پر پورا لحاظ رکہے جو اونکو بحیثیت شاہنشاہ
مصر اون معاہدات اور دستاویزات کے ذریعہ سے حاصل ہین
جنکی پابندی قانون بین الممالک کے لحاظ سے ضروری ہے

کوئین وکٹوریہ کی گورنمنٹ یقین کرتی ہے کہ سلطان کے
واجبی اقتدارات مصر پر تسلیم کرنے سے اونکی وقعت
مسلمانون مین جو کثرت سے اونکی رعایا مین داخل ہین راسخ
ہوجائیگی ۔ علاوہ اسکے اوسکو یہہ بہی یقین ہے کہ سلطان
ملک کے اون حصہ مین جنمین ابہی بغاوت ہوچکی ہے عمدہ
انتظام اور امن قایم کرنے مین بہت کچہہ مدد دے سکتے
ہین ۔ اگر سلطان اس انتظام مین کوئین وکٹوریہ کی گورنمنٹ
کی مدد کرین گے تو خدیو کی مسلمان رعایا کے دلپر عمدہ اثر
ہوگا اور تمام وہ بدگمانیان جو ایک غیر مذہب کے حاکم ہوجانے
کے متعلق پہیلی ہوئی ہین رفع ہوجاوین گی ۔ علاوہ اسکے
سلطان کی حکومت مین ایسی مختلف قومین ہین جنمین سے
وہ سپاہی بہرتی ہوسکتے ہین جنکو مصر کے جنوبی حصہ کی
آب وہوا مضر نہین ہے پس سلطان ایسی بہادر فوجین
مہیا کر سکتے ہین ۔ جنکو بمقابلہ باغیون کے آب وہوا یا
دوسری ملکی خصوصیات کی وجہ سے زیادہ نقصان پہونچنے
کا اندیشہ نہوگا" ۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ لارڈ سالسبری
نے ان الفاظ مین مسٹر گلیڈسٹون پر جو نکتہ چینی کی وہ ایسی
ہے جو اونہون نے بحیثیت ایک ممبر ہوس آف لارڈس کے
نہین کی تہی ۔ سلطان کے مصر پر حقوق شاہی ۔ اور اونکا

خلیفہ اسلام ہونا - اور اس وجہ سے شمالی مصر کی وحشی
قومون پر اونکا اثر - اور ترکی فوج کی بہادری یہہ سب
چیزین تسلیم کی گئین اور اسی بنا پر یہہ قرار پایا کہ مصر کا
قیام امن صرف انگریزون پر چھوڑ دیا جاے بلکہ اوسکے
اصلی مستحق پادشاہ کے سپرد ہو - اس مراسلہ کا منشا
لبرل پارٹی کی تمام پالیسی کو تبدیل کر دینا تھا کیونکہ ۱۸۸۲ء
مین اسکندریہ کی کارروائی اور بعد کے طرز عمل سے صاف
ظاہر ہوتا تہا کہ سلطان کا معاملات مصر مین کوئی حق یا
اقتدار تسلیم نہین کیا جاتا ہے - لارڈ گرینڈویلی وزیر خارجہ
انگلستان کی برطرفی سے ایکسال پیشتر یہہ حکمت اور زیادہ
مستحکم ہوگئی تہی اسلئے کہ فروری ۱۸۸۵ء مین سفیر دولت
عثمانیہ عظیم لندن نے لارڈ گرینڈویلی کو ایک مراسلہ دیا جسمین
صاف طور پر بحیثیت شہنشاہ مصر یہہ خواہش کی گئی تہی
کہ وہان کے قیام امن اور وہانکے انتظام کا مسئلہ اونکے
اختیار مین دیدیا جاے اور انگریزی فوج بہت جلد وہانسے
اوٹھالی جاے تاکہ بجاے اوسکے ترکی فوج بہیجی جاسکے -
اسکے بعد دو اور مراسلہ اس مضمون کے ایک اٹھاردین
مارچ ۱۸۸۵ء کو اور دوسرا بارھوین اپریل ۱۸۸۵ء بہیجے
گئے لیکن ان تمام مراسلات پر وزارت خارجہ انگلستان

نے بجز خاموشی کے اور کچھہ نہین کیا جنرل گارڈن نے جو کہ
معاملات مصر سے بہ نسبت لارڈ گرینڈ ویلی کے زیادہ تر واقف تہے
شروع سنہ ۱۸۸۵ء مین صاف طور پر ظاہر کر دیا تہا کہ صرف تین
ہزار ترکی سپاہیون کے ذریعہ سے وہ اس معاملہ کو نہایت
آسانی کے ساتہہ سرانجام دیسکتے ہین لیکن اس بہادر اور
وفادار شخص کی اس درخواست پر بہی مثل دوسری درخواستون
کے مسٹر گلیڈسٹون کی وزارت نے مطلق لحاظ نہین کیا*
آخرکار سلطان نے جو سنہ ۱۸۸۵ء مین ایک مراسلہ بہیجا جسمین مصر
کے موجودہ انتظام پر بے اطمینانی ظاہر کی اور اپنے حقوق
اور اپنے ملک مصر مین اپنی فوج کے ذریعہ سے امن قایم
کرنے پر بہت زور دیا۔ اس مراسلہ کے جواب مین لارڈ
سالسبری نے اگست سنہ ۱۸۸۵ء مین سر ڈرمینڈ والف کو
بہیجا اور اونکو وہ ہدایتین کین جنکا ہم اوپر ذکر کر چکے ہین۔
سفیر مذکور نے سلطان سے اول ملاقات مین بیان کیا
کہ اونکے بہیجے جانے کا خاص مقصد یہ ہے کہ مصر کا از سر نو

* جنرل گارڈن کے علاوہ اور عہدہ دار بہی گورنمنٹ انگلستان کو وقتاً فوقتاً
اون دقتون سے مطلع کرتے رہے ہین جو مصر مین قیام فوج سے پیش آنے
والی ہین لیکن گورنمنٹ نے اونپر کچہہ لحاظ نہین کیا۔

انتظام کیا جاے اور سلطان کے حقوق پر پورا لحاظ رکھا جاے
چنانچہ ۲۴ اکتوبر ۱۸۸۵ء کو ایک معاہدہ انگلستان اور سلطنت
عثمانیہ کے درمیان بدین مضمون تحریر ہوا کہ دونون سلطنتون
کی طرف سے چند معزز سفیر مصر کو بھیجے جائین اور وہ لوگ
خدیو کے مشورہ سے وہان کے حالات کی نسبت ایک رپورٹ
مرتب کرین اور آیندہ کے عمدہ انتظام اور قیام امن کی نسبت
تجویزین پیش کرین علاوہ برین یہ بھی قرار پایا کہ اس معاہدہ
کی تعمیل کی بعد ایک دوسرا معاہدہ تحریر کیا جاے جسمین سلطنت
انگلستان اپنی فوج کو مصر سے اوٹھا لینے کیواسطے ایک وقت
معین اور مقرر کردے ۔ اس معاہدہ کے موافق سر ڈرمنڈ
وولف انگلستان کی طرف سے ایلچی سفیر مقرر ہوے
اونھون نے اپنی آخری رپورٹ مین نہایت سادگی سے
گورنمنٹ انگریزی کا اصل مقصد اسطور سے ظاہر کیا ہے
"انگلستان کو سب سے زیادہ اس امر کا خیال ہے کہ
ہندوستان کا راستہ بلا کسی مزاحمت کے کھلا رہے
اور یہ صرف اوسی حالت مین ممکن ہے کہ مصر کی پولٹیکل
حالت قابل اطمینان ہو اور اوسکو کسی حملہ یا بغاوت کا اندیشہ
نہو رعایا خوش حال اور انتظام اچھا رہے"
سلطنت عثمانیہ سے تمام دوست سر ڈرمنڈ وولف سے کے

نہایت مشکور ہین کہ اونہون نے نہایت ایماندارانہ تمام چیزین اصلی اور صاف طور پر بیان کین اور فلاحین کی اصلاح کو اپنی گورنمنٹ کا اصلی مقصد قرار نہین دیا اور انگلستان کے ناتجربہ کار مدبران ملک کو جنکی نظر انگلستان کے آئین وقوانین کو بجز خاص خاص حالتون کے جاری کرنا سراسر غلطی ہے ہم چاہتے ہین کہ سر بنبری ایلیٹ بہی اس بہ برانڈ راے کو بغور ملاحظہ فرمائین -

سر ڈرو مینڈ والف نے سلطنت فرانس کے حقوق کا جو ذکر کیا ہے ہمارے نزدیک وہ بالکل قابل توجہ نہین - سر ڈرومینڈ والف نے فرانس کے حق کی نسبت بڑا زور اسبات پر دیا ہے کہ نہر سویز کی اصلی بانی سلطنت فرانس ہی اسمین کچہہ شک نہین کہ جس شخص نے پہلے یہہ تجویز پیش کی وہ فرانس کا باشندہ تہا اور نہر مذکور کی تیاری مین روپیہ بہی باشندگان فرانس کا زیادہ صرف ہوا لیکن یہ محض ایک تجارتی معاملہ ہے جس سے ملکی اور انتظامی استحقاق کو کوئی تعلق نہین ہے اگر اوسکو کوئی حق ہے تو صرف اسقدر کہ نہر کے منافع کی واجب الادا رقم برابر ادا ہوتی رہے - چونکہ اہل فرانس ستائی مین مشہور ہین لہذا اونکا اس امر پر فخر کرنا کہ یہہ بڑا کام اونکے ایک ہموطن نے کیا ہے کچہہ تعجب انگیز نہین

ہے - مگر صرف یہہ وجہہ معاملات مصر مین دخل دینے کے
لئے قانون بین الممالک کی رو سے کافی نہین سمجھی جا سکتی
البتہ سر ڈرومنڈ والف کا یہہ خیال کہ سلطنت فرانس کو انگلستان
کی ساتہہ معاملات مصر مین شریک رہنے کیلئے یہی حق کافی
ہے کہ وہ ایک عرصہ سے شریک انتظام رہی ہے چندان
بیجا نہ تھا - فرانس کا یہہ حق شرکت صرف اسوجہہ سے ضعیف
ہو گیا کہ اونکے امیر البحر کی سمجھہ مین یہہ بات نہین آئی کہ جب
امن کے وقت سلطنت فرانس شریک انتظام تہی تو جنگ
کے وقت شریک نہ رہنے کی کیا وجہہ ہو سکتی ہے اور اسلئے
اونہون نے مدد دینے سے بالکل انکار کیا اور انگلستان کو
شرکت فسخ کر دینے کے لئے ایک عمدہ حجت ملگئی ورنہ
درحقیقت فرانس کو معاملات مصر مین تمام وہی حقوق
حاصل ہین جنکا دعویدار انگلستان ہے - سر ڈرومنڈ والف
انگلستان کا کوئی حق بجز اسکے نہین ثابت کر سکے ہین کہ نہر
سویز سے جسقدر مال گزرتا ہے اوس مین سے تین چوتہائی
برٹش انڈیا اور انگلستان کے دوسرے مقبوضہ مقامات
کو جاتا ہے - چونکہ گورنمنٹ انگلستان کو مصر کی گورنمنٹ
پر باوجود سلطانی مدد کے اس امر کا اطمینان نہین ہے کہ وہ
نہر سویز کو تمام حملون سے محفوظ اور اوسکو ہر قوم کے لئے

کہلا رکہہ سکے گی اسلئے اوسنے وہ حکمت عملی اختیار کی جسکے باعث سے اوسکے قدیم دوست سلطنت سے اوسکے دوستانہ تعلق ترک ہوئے جاتے ہین اور اوسکو لکھوکار وپیہ صرف کرنا پڑتا ہے اور دوسری سلطنتون کے رشک کی وجہ سے یہ بہی اندیشہ ہے کہ علاوہ ان نقصانات کے شاید بہت عزیز جانونکا بہی نقصان اوٹہانا پڑے - جسوقت سلطنت عثمانیہ اس امر کو ثابت کر دیگی کہ وہ نہر سویز کی پورے طور پر حفاظت کر سکتی ہے تو اوسوقت انگلستان کو مصر مین ایک سپاہی کے رکہنے کا بہی حق باقی نرہے گا - یہہ ممکن ہے کہ خدیو خاص خاص عہدہ دارون کو اپنے مالی یا عدالتی انتظام کے لئے رکہہ لین لیکن اونکا رہنا محض خدیو کی مرضی پر منحصر ہوگا اور اونکے ساتہہ وہی برتاؤ کیا جائیگا جو خاص مصر کے رہنے والے ملازمون سے کیا جاتا ہے -

مسٹر ڈرمنڈ وولف کی سفارت کی ناکامیابی اور معاہدہ ۱۸۸۷ء سے سلطان کے انکار کی نسبت چند غلط فہمیان پہیلی ہوئی ہین جنکا دفع کر دینا اس مقام پر ضرور ہے - انگریزی اخبارون اور معمولی مدبران ملک کا یہ خیال ہے کہ سلطان عبدالحمید خان نے اس معاہدہ کو یورپ کی اون بڑی بڑی سلطنتون کے اغوا کی وجہ سے جنکو انگلستان سے رشک وحسد ہے

نامنظور کر دیا اگر اون سلطنتون کیطرف سے کوئی اشارہ
نہوتا تو سلطان اوس مفید شرایط سے جو مسٹر ڈرومنڈ والف
نے پیش کی تہین ہرگز انکار نہ کرتے - یہ بہی بیان کیا جاتا ہے
کہ روس اور فرانس کی سلطنتون نے فرقہ صوفیا اور علماء
کے مذہبی تعصب کو تحریک دیکر اور سلطان عبدالعزیز ثانی
کی حالت یاد دلاکر دہمکی اور خوشامد سے سلطان عبدالحمید
خان کو جو کہ ایک نیک مگر غیر مستقل اور متلون مزاج آدمی
ہین اوس معاہدہ پر دستخط کرنے سے باز رکہا جسکے ذریعے
ایک غیر سلطنت کو اونکے ملک مین حسب خواہش خود جی مداخلت
کرنیکا حق پیدا ہوا جاتا تہا -

ان خیالات کی صحت اور غلطی مفصلۂ ذیل واقعات سے
ظاہر ہو سکتی ہے -

فرانس اور روس کا اس معاہدہ سے مخالف ہونا ہرگز بعید
از قیاس نہین ہے بلکہ اونکے اختلاف کا فرض کر لینا اس موقع
پر بالکل قرین قیاس ہے - سلطنت فرانس کا اوس اقتدار
کو ناجائز تصور کرنا جو انگلستان مصر مین بلا کسی حق کے حاصل
کرنا چاہتا تھا بالکل واجبی اور فطرتی تہا اور سلطنت روس
اور انگلستان کی رقابت جو ایک عرصہ سے مشرقی معاملات
کی وجہ سے چلی آتی ہے وہ کچہہ پوشیدہ نہین ہے -

پس ایم ایم ڈی مونٹیلو اور نیلیڈاف کا اس معاہدہ سے
اختلاف کرنا بالکل تعجب انگریز نہین ہوسکتا لیکن یہ بات کہ
اس اختلاف کو سلطان کی کمزوری طبیعت کی وجہ سے کامبائے
ہوئی کوئی شخص جسکو سلطان عبد الحمید خان سکے گذشتہ
دس سال کے حالات سے واقفیت ہے ہرگز تسلیم نہین کرسکتا
ایک ایسے شخص پر جس نے ۱۸۷۷ء مین بے شمار فوجون کے
مقابلہ مین بے یار و مددگار اپنے حقوق شاہی کا فیصلہ
صرف لڑائی کے آخر نتیجہ پر منحصر کر دیا ہو اور جس نے
ایسے مشکل وقت مین جبکہ دشمن دروازہ تک پہونچ گیا ہو
اور اوسکے خوف زدہ وزراء بھاگنے کی صلاح دیتے ہون
اپنے دار الخلافت کے چھوڑنے سے انکار کر دیا ہو اوسپر غیر
مستقل مزاجی کا الزام لگانا سراسر جنون ہے۔
جو لوگ کہ اس قسم کی بیہودہ باتین تحریر کرتے ہین اونکو
منطق کا وہ "قاعدہ اختصار" پیش نظر رکھنا چاہیئے جسمین
بیان کیا گیا ہے کہ ہر ایک واقعہ کی نسبت محض وہ سادہ
بیان جس سے اوسکی کافی تشریح ہو جائے ہمیشہ قابل
تسلیم ہوتا ہے۔
اس معاہدہ اور اسکے قبل کے واقعات پر تھوڑا سا غور کرنے
کے بعد ہر ایک بے تعصب اور ذی فہم مدبر ملک سمجھ سکتا ہے

کہ بلا تحریک سفیران روس اور فرانس بہی سلطان کا
اس معاہدہ کو نامنظور کرنا قرین مصلحت تھا اگر کوئی
ایماندار اور منصف مزاج شخص تہوڑی دیر کے واسطے
اپنے آپکو سلطان کی جگہہ فرض کرکے اس معاملہ کو اونکی
نگاہ سے دیکھے تو اوسکو فوراً معلوم ہو جائے کہ سلطان
نے جو کچھہ کیا وہ بالکل واجبی تھا۔
ناظرین کو یہہ بات معلوم ہے کہ ۱۸۸۵ع مین سلطان نے
سلطنت انگلستان پر معاملات مصر اور وہان سے انگریزی
فوج اوٹہا لینے کی بابت کسقدر زور ڈالا تہا لیکن مسٹر
گلیڈسٹون کی گورنمنٹ نے اور سر ... مطلق توجہ نہین کی البتہ
لارڈ سالسبری نے آپنے وزیر ہونے کے بعد اسبارہ مین مراسلت
شروع کی جس سے بظاہر یہہ معلوم ہوتا تھا کہ سلطان کی
وہ خواہشین جنکو ظاہر کئے ہوئے ایک عرصہ گذر گیا ہے
اب پوری ہو جاینگی۔ لیکن معاملۂ مصر مین فوری تبدیلی
مشکل اور کسیقدر نامناسب معلوم ہوتی تہی اسلئے یہہ قرار
پایا کہ پہلے ایک ابتدائی معاہدہ ہو جسکی رو سے تحقیقات
شروع کیجاے اور اس عرصۂ تحقیقات مین فریقین کو
تبدیلی کے واسطے تیار ہو جانیکا موقعہ ملے۔ اس عرصہ
نے دو سال کا طول کہینچا اسقدر عرصۂ دراز کے بعد سلطان

کو پوری امید تھی کہ جب معاہدہ اخیر منظوری کے لئے پیش ہوگا تو اوسمین مصر سے قبضہ اور فوج اوٹھا لینے کے متعلق صاف صاف شرایط درج کئے جائینگے لیکن اسقدر عرصہ گذرنی کے بعد نہر سویز مین آزادی کے ساتھ جہازرانی کی مزید حفاظت کیلئے ایک دوسرے معاہدہ کی خواہش ظاہر کیگئی جسکی حقیقتاً کوئی ضرورت نہ تھی اور سلطان کے سامنے مفصلۂ ذیل شرط پیش کیگئی۔ "چونکہ سوڈان کی غیر معمولی حالت اور مصر کی پولیٹکل پیچیدگیون کی وجہ سے مصر کی سرحدی حفاظت اور اندرونی قیام امن کیلئے کچھ عرصہ تک معمولی انتظام ضروری ہے لہذا سلطنت انگلستان فوجی حفاظت اور ملکی انتظام اپنے ذمہ لیتی ہے اور اِن اغراض کے لئے وہ جسقدر مناسب تصور کرے مصر مین فوج رکھے گی اور مصری فوج کے معاینہ کا وقتاً فوقتاً حسب ضرورت انتظام کرتی رہے گی انگریزی فوج اور عام انتظام کے اوٹھا لینے کے متعلق جو قرار ہوا ہے اوسکی تعمیل موجودہ عہدنامہ کے دفعہ پانچ کے موافق ہوگی۔

فقرہ مذکورۂ بالا جسکے نیچے خط کھینچا گیا ہے وہ نہایت دوراندیشی سے مبہم رکھا گیا ہے جس سے سلطنت انگلستان کسی شرط کی پابند نہین رہتی۔ سوڈان کی حالت جو غیر معمولی بیان کیجاتی ہے وہ ہرگز ایسی خراب نہ تھی جیسی کہ

اوس سے دو سال پیشتر تہی - جبکہ لارڈ سالسبری نے سوڈان پر سلطان کے دباؤ کو تسلیم کرکے اونکی فوج کے قیام کو مصر مین ضروری تصور کیا تہا پس یہہ بات کسیطور سے سمجھہ مین نہین آتی کہ ۱۸۸۳ء مین انگریزی فوج کا سرحدی حفاظت کے لئے رکہنا اور انگریزی عہدہ داروں کا قیام انتظام ملک کے لیے کس بنا پر ضروری سمجہا گیا -

دفعہ پانچ جسکا اوپر ذکر ہوا ہے ہرگز دفعہ چار سے زیادہ اطمینان دینے والی نہ تہی جسمین یہہ قرار دیا گیا تھا کہ انگریزی فوج کے قیام کا زمانہ زیادہ سے زیادہ تین سال ہوگا لیکن اگر کسی اندرونی یا بیرونی خطرہ کی وجہ سے تخلیہ ملتوی رکہنا ضروری معلوم ہو تو خطرہ کے رفع ہونے تک تخلیہ ملتوی رہیگا - اور اس تخلیہ کے بعد بہی فوج دو سال تک انگریزی انتظام مین رہیگی یہہ شرائط گو بجاے خود بہی قابل اطمینان نہ تہے لیکن اس دفعہ کے اخیر حصہ کی وجہ سے سلطان اوسکو کسیطور سے منظور ہی نہین کر سکتے تہے - دفعہ ہذا کے اخیر حصہ مین یہہ قرار پایا تہا کہ اگر بیرونی حملہ کے اندیشہ کے کافی اسباب موجود ہون یا اندرونی امن مین خلل واقع ہو یا خدیو مصر اداے حقوق سلطانی یا فرائض ملکی مین تساہل کرین تو سلطنت عثمانیہ کو مصر پر

بزور قبضہ کر لینے کا اختیار رہوگا لیکن اسصورت مین
انگلستان کے حقوق سلطان کے مساوی سمجھے جائینگے
گے - یہہ دونون دفعات سلطان کی نامنظوری معاہدہ
کے لئے ایسے کافی وجوہات ہین کہ فرانس کی دہمکی یا روس
کی خوشامد کو انکار معاہدہ کا سبب قرار دینے کی کوئی
ضرورت باقی نہین رہتی -
سفیرون کی واپسی کے بعد سلطنت انگلستان سنے جو
طرز عمل اختیار کیا ہے اوس سے معاملات مصر کی
پیچیدگیون کے جلد رفع ہونے کی بظاہر کوئی امید
نہین معلوم ہوتی - کچہہ عرصہ ہوا کہ انڈر سکرٹری آف
اسٹیٹ نے ہوس آف کامنس مین یہہ بیان کیا کہ مصر
مین ہماری جو پہلی حالت تہی اوسمین کوئی تبدیلی بجز اسکے
نہین ہوئی کہ جو کچہہ ہمارا روپیہ اور وقت سلطان
کے اظہار دوستی مین صرف ہوا اوسکا نتیجہ ہمکو ملگیا
کیونکہ سلطنت عثمانیہ نے مصر مین انگلستان کے حقوق
کو تسلیم کرلیا ہے اور اب وہان ہمارا قیام سلطان
کی رضامندی سے ہے - جب اس امر پر لحاظ کیا جاتا
ہے کہ سلطان عبدالحمید خان ثانی ایک لمحہ کے لئے بہی
اپنے اون حقوق سے جو اون کو مصر پر حاصل ہین

دست کش نہین ہوے بلکہ ایک زبردست قوت سے
مجبور ہو گئے ہین اور مصر مین وہ انگریزی فوج کے
قیام کو صریحاً قانون بین الممالک کی خلاف ورزی سمجھتے
ہین تو انڈر سیکریٹری آف اسٹیٹ کا بیان بہ نسبت
سی پی کے زیادہ تر حکمت عملی پر مبنی معلوم ہوتا ہے
حقیقت امر یہہ ہے کہ اس نہر کی حفاظت کے لئے جو
بیہودہ طور پر شور و غل مچایا جاتا ہے وہ بالکل بیجا اور
غیر ضروری ہے اسلئے کہ جو خندق مسٹر ڈی لیسپس
نے کہودی تہی وہ کسی طور سے انگلستان کی مشرقی
سلطنت کی آمد و رفت کے واسطے ضروری نہین ہے
امن کے وقت اوسمین آزادی کے ساتھ جہاز رانی
کی لسنبت کوئی سوال پیدا نہین ہوتا اور لڑائی کے
وقت ہندوستان پہونچنے کے لئے وہ ہرگز قابل
اطمینان راستہ نہین ہوسکتا۔

اگر بدنیتی سے اوسکے تنگ حصو مین کسی جہاز کے بند
کردینے یا ڈبا دینے کی کوشش کیجاے تو بیشمار بحری
یا بری فوج بہی اوسکو نہین روک سکتی ہے بے حد
تعویق اور اون اخراجات کے لحاظ سے جو اس راستہ
مین پڑتے ہین یہہ امر مشتبہ ہے کہ یہہ نہر دنیا کی تجارت

کے لیئے بے انتہا مفید ہے جیسا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے ۔

تمام بڑی بڑی سلطنتون کو اس امر پر یقین رکھنا چاہیئے کہ سلطان عبدالحمید خان کبھی کسی ایسے معاہدہ پر دستخط نہین کرین گے جو اونکے حقوق شہنشاہی مصر مین مخل ہو اور تمام ایسے انتظامات ہین جنمین اس امر کا لحاظ نہ رکھا جائیگا یقیناً ناکامیابی ہوگی ہمکو امید ہے کہ انگلستان کی عام رعایا اس معاملہ مین اپنے پولیٹیکل پیشواؤن سے زیادہ تردد و راندیشی کو کام مین لائیگی اور جسوقت ایرلینڈ کے معاملات جو خود اسوقت مصر سے کم نہین قابل اطمینان طریقہ پر فیصل ہوجائین گے تو وہ خود اپنے وکلاء کے ذریعہ سے اس پر زور دے گی کہ اونکے ملک کی فوجین ایک منٹ کے لیئے بھی مصر مین نہ چھوڑی جائین اور اون سے ہرگز وہ کام نہ لیا جاوے جسکو اون سے زیادہ اچھی طرح دوسرے لوگ انجام دیسکتے ہین ۔ اور نیز یہہ خواہش کریگی کہ سلطان کو اس قسم کی آسان اور سہل تدابیر اختیار کرنے کا موقع دیا جائے جنکی وجہہ سے مصر مین امن اور آسایش قایم ہوسکے اور اوسکو اون تمام دقتون اور پریشانیون سے نجات ملے جنمین وہ ایک عرصۂ دراز سے مبتلا ہے ۔

فصل پنجم

معاملات بلگریا

جنوبی اور شرقی یورپ کے پولٹیکل معاملات سمجھنے کے لئے اون واقعات کو اختصار کے ساتھہ بیان کرنا ضرور ہے جو گذشتہ دس سال مین بلگیریا مین پیش آئے ہین ۔ پس بلا خیال اعادہ مجھکو سین اسٹفنو کے معاہدہ سے شروع کرنا چاہئیے ۔ اگرچہ اس مشہور معاہدہ مین کونسل برلن نے بہت کچھہ تبدیلیان کر دی ہین مگر باوجود اسکے وہ مدبران ملک کیلئے ایک بیش بہا دستاویز ہے کیونکہ اوس سے سلطنت عثمانیہ کے عیسائی صوبون کی آزادی اور جدید انتظام کی نسبت سلطنت روس* کے اصلی خیالات ظاہر

* اس مقام پر بجاے سلطنت روس کے زار روس کہنا زیادہ تر مناسب ہوگا ۔ کیونکہ اخبار وتلی ہجنت حفاظت اور اظہار راے کی ممانعت کی وجہ سے باشندگان سلطنت روس کے اصلی خیالات کا دریافت ہونا بالکل غیر ممکن ہے ۔

ہوتے ہین - عہدنامجات سین استفنو اور برلن مین یہی فرق ہے کہ پہلا معاہدہ روس کی دلی خواہشون کے مطابق تہا اور دوسرا اوسکو مجبوری طوعاً وکرہاً منظور کرنا پڑا -

عہدنامہ سین استفنو کی دفعہ چہہ یہہ ہے -

"بلگیریا ایک جداگانہ باج گزار صوبہ قرار دیا جاے اور اوسمین عیسائی حکومت اور قومی فوج مقرر کیجاے قبل اسکے کہ روسی فوجین رومیلیا کو خالی کرین صوبہ بلگیریا کے تعین حدود کے لئے ایک روسی اور عثمانی کمیشن مقرر ہو -

اس دفعہ مین مجمل طور سے اس جدید صوبہ کے حدود بہی بیان کئے گئے تہے جسمین وہ تمام ملک شامل تھا جو شمال مین دریاے ڈینوب سے لیکر جنوب مین سمندر ایجین تک پہیلا ہوا ہے - اوسکی مغربی حد سرویا اور البینیا اور مشرقی حد بحر اسود قرار پائی - اس معاہدہ کی دوسرے دفعات مین سرویا اور مانٹی نگرو کو آزادی اور بوسینیا اور ہرزی گوینا کو جداگانہ انتظام کا اختیار دیا گیا تہا - اگر ان شرائط کی پوری تعمیل کیجاتی تو سلطنت عثمانیہ اڈریانوپل

گیلی پولی اور قسطنطنیہ کے مختصر مثلث مین محدود رہیگی
ہم اوپر بیان کرچکے ہین کہ سلطنت روس
بمقابلہ علانیہ اور برملا حملہ کے ہمیشہ پوشیدہ پیچ کشی
کو زیادہ پسند کرتی ہے چنانچہ قبل از اعلان جنگ
سالہا سال سے اس حکمت عملی کے موافق نہایت
استقلال کے ساتھہ کارروائی ہوتی رہی اور
روس کے بیشمار پولیٹکل ایجنٹ باشندگان
بلگیریا کو یہہ سمجہاتے اور پڑہاتے رہے کہ وہ
بجاے خود ایک قوم ہین اور اسلئے اون کو
یونانیون اور ترکون سے علحدہ ہوکر اپنی مستقل
حکومت قایم کرنے کا حق حاصل ہے اور اونکو
سرگروہ اقوام سالونیک کے ساتھہ ایک خاص
تعلق ہے ۔ پس جسوقت وزراء روس نے
سین اسٹفنو کا معاہدہ تیار کیا اوسوقت اونکو
یہہ خیال تھا کہ باشندگان بلگیریا مین جو خیالات
روسی ایجنٹون نے پہیلا دیئے ہین اونکی وجہہ
سے اس جدید صوبہ کے انتظام مین بہت زیادہ
دقت نہ پیش آئیگی اسی بنا پر معاہدۂ مذکور کی دفعہ
مین یہہ قرار دیا گیا تھا کہ بلگیریا مین ایک امیر

"بذریعہ انتخاب رعایا و منظوری باب عالی و مشورۂ دیگر سلاطین یورپ مقرر کیا جائیگا - لیکن بڑی بڑی سلطنتوں کے حکمران خاندان میں سے کوئی شخص بلگیریا کا امیر نہ مقرر ہو سکیگا"

معاہدۂ سین اسٹفنو کی وہ دفعہ جس میں اس جدید صوبہ کی حدکوہ بالکن سے اوس پار مقرر ہوئی تھی ترمیم کر دی گئی مگر غالباً اوس ملاقات کی وجہ سے جو "ایماندار وڈال" نے آدہی رات کو لارڈ بیکنسفیلڈ سے کی انتخاب امیر کی دفعہ بحالت خود چہوڑ دیگئی - اس معاملہ میں بہی زار روس نے عام آزادی کے ساتہہ اپنی قومی اور موروثی عداوت اور ناپسندیدگی ظاہر کی - جو لوگ شخصی سلطنت کے طرفدار ہیں وہ اوسکی تائید میں سلطنت کے تاریخی تسلسل کو جو پشت ہا پشت سے برابر چلا آتا ہے ایک بیش بہا دلیل خیال کرتے ہین لیکن جو لوگ شخصی سلطنت ایسی قوم کے لئے تجویز کرتے ہین جو تعلیم یافتہ ہو اور ایک نئی زندگی شروع کرنا چاہتی ہو اونکا مرتبہ فدائیان سلطنت شخصی سے بہی بڑہا ہوا ہے - بلگیریا میں نہ اوسوقت اور نہ اوس سے پہلے کوئی شاہی خاندان تھا بس بلگیریا

مین سلطنت جمہوری نہ قایم کرنے کی (بجز اوس نفرت کے جو روس کو تمام جمہوری سلطنتون سے ہے) بظاہر کوئی وجہ نہ تہی - چونکہ جمہوری سلطنتین عام طور سے ظالمون کے پنجے سے محفوظ رہتی ہین لہذا یہہ قرار دیا گیا کہ بلگیریا مین ایک امیر مقرر کیا جاے جسکے انتخاب کی منظوری اور نامنظوری بالکل روس کے اختیار مین رہے اور یہہ بچہ اوسیکے سایۂ عاطفت مین پرورش پاے*

---

* دفعہ (۷) مین یہہ قرار پایا تھا کہ جدید انتظام اور اوسکی نگرانی دو سال تک ایک روسی شاہی کمیشن کے سپرد رہیگا - دفعہ (۸) مین یہہ تجویز ہوا تہا کہ بلگیریا کے ہر ایک حصہ سے عثمانی فوج اوٹھالی جاے اور جب تک ملکی فوج کی بہرتی جو قیام امن و آسایش کے لیے کافی ہو اور جسکی تعداد فریقین معاہدہ کے باہمی مشورہ سے مقرر کیجائیگی پوری نہو جاے روسی فوجین وہان ٹہرین اور بوقت ضرورت کمیشن کی مدد کرتی رہین - روسی فوجون کا زمانہ قیام تقریباً دو سال قرار پایا تہا -

اس مضطربانہ عنایت کے جو وجوہات پرنس گارٹچکاف نے بیان کیئے تھے وہ قابل تحریر ہین اور انکو ہم ذیل مین درج کرتے ہین -

" بعض دفعات کو مجمل چہوڑ دینے کی یہہ وجہ ہے کہ آیندہ بوقت ضرورت اوسمین تغیر و تبدیل کی گنجایش رہے - بلگیریا مین روسی فوج کا قیام دو سال کے لیئے اس مصلحت سے تجویز ہوا تہا کہ غالباً اس عرصہ مین ملک مین امن قایم ہوکر مسلمان اور عیسائی رعایا مین باہمی فتنہ و فساد کا اندیشہ باقی نرہیگا - جدید آئین و قوانین جاری ہو جائینگے اور قومی فوج کی بہرتی پوری ہو جائیگی - اس عرصہ کے تعین سے یہہ بہی غرض تہی کہ لوگون کو اس بدگمانی کا موقع نملے کہ سلطنت روس اس ملک پر ہمیشہ کے لئے قابض ہونا چاہتی ہے جسکا مجلس وزرای سلطنت روس کو ہرگز خیال نہ تہا - یہہ عرصہ صرف تخمینی ہے اور مجلس وزرا اوسمین تخفیف کر دینے پر راضی ہے بشرطیکہ اس تخفیف سے قیام امن کے مشکل اور اہم کام مین کوئی ہرج نہ واقع ہو - بیان کیا جاتا ہے کہ سلطنت روس بلگیریا کو اپنے سلسلہ

حکومت مین لانا چاہتی ہے لیکن اوسکا ہرگز یہہ
منشا نہین ہے - ملک مین جو قوانین پہلے سے جاری
ہین اونمین کسی قسم کی تبدیلی نہین کی گئی صرف طریقہ تعمیل
قانون کی نسبت جو بے انتہا ناقص تہا توجہ کی گئی ہے
روسی گورنرون کے تقرر سے صرف یہہ غرض تہی
کہ قومی ترقی کی حفاظت کیجا ئے اور باشندگان
بلگیریا کا وہ پہلا جلسہ منعقد ہوسکے جو آیندہ انتظام کے
تصفیہ کے لئے طلب ہوا تھا"
معاہدہ برلن کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو ایمانداری
اور سچائی کا اثر یہہ تجربہ کار مدبر ملک سلطنت ہای
یوروپ کے سفیرون پر ڈالنا چاہتا تھا اوسمین اوسکو
کوئی کامیابی نہین ہوئی - کیونکہ اونہون نے نہ صرف
اسی صوبہ کی جنوبی حد کوہ بالکنس مقرر کی بلکہ
سلطنت روس کی نگرانی کا زمانہ بجای دو نقریباً دس

* جن ایجنٹون نے بلگیریا مین روس کے واسطے راستہ صاف
کردیا تہا وہ عام طور سے بلگیریا کی اوس جماعت سے بہرتی
کئے جاتے تہے جس نے روس مین تعلیم پائی تہی اور جو مذہبی
اور تمدنی اصول کے اعتبار سے بالکل روسی ہوگئے تہی - ایک

سال،، کے نو مہینے رکہا اور بلگیریا سے روسی فوج کے اوٹھا لینے کا زمانہ بہی نہایت بیرحمی سے مختصر کرکے صرف نو مہینے قرار دیا۔ اور سلطنت روس سے صاف صاف الفاظ مین یہہ چاہا گیا کہ وہ تین مہینے کے عرصہ مین اپنی فوجون کو رومینا سے اوٹھا لے اور اوس ملک کو بالکل خالی کردے۔ انگلستان کے اوس فرقہ ریڈیکل (آزاد) کو جو امراد انگلستان اور مشرقی پادشاہون کے علاوہ ہر شخصی حکومت کی نیک نیتی پر اعتماد کرنے کو مستعد رہتا ہے۔ یہہ سنکر نہایت تعجب ہوگا کہ ممبران کانگرس کو یہہ خیال تہا کہ بلگیریا مین جو انتخاب روس کی فوجی افسرون کی نگرانی مین ہوگا وہ پوری آزادی سے ساتہہ نہین ہوسکتا۔ اس خیال کی تائید اوسوقت اور زیادہ ہوگئی جبکہ انعقاد کانگرس سے چندہی روز بعد ممبرون کو یہہ خبر معلوم ہوئی کہ سلطنت

بقیہ صفحہ (۱۹۷) ایجنٹونکو مختلف قسم کی تاریخی کتابین اور رسالے دئے جاتے تہے اور اونمین یہہ ظاہر کیا جاتا تہا کہ جنوبی اور مشرقی یورپ کی آزادی کے ساتہہ اقوام بالکن مین ایک عظیم الشان اتحاد بہ ماتحتی زار روس قایم ہونے والا ہے۔

روس کا فوجی گورنر بلگیریا کی آیندہ مالی اور ملکی
حالت پر اثر ڈالنے کے لئے مختلف تدبیرین کرتا ہے
بعد کے واقعات نے یہہ امر بخوبی ثابت کر دیا کہ
سلطنت روس اپنے مقاصد مین کامیابی حاصل
کرنے کیلئے کسی خاص طریقہ کی پابند نہین ہے۔
قبل انتخاب پرنس الکزنڈر اف بیٹن برگ روسی
کمشنرون نے باشندگان بلگیریا سے صاف صاف
کہدیا تہا کہ فلان ہمارا دوست اور فلان دشمن
ہے اور تمہاری آیندہ بہبودی اور ہر عظیم الشان
شہنشاہ کی حفاظت اور ہمدردی پر موقوف
ہے جسکی عام آزادی کا یادگار جلا وطنون کا وہ
سلسلہ ہے جو متواتر سیبریا کی کانونمین کام
کرنے کے لئے بہیجا جاتا ہے اور جسکی آزادی کے
بعد سینٹ پیٹر اور سینٹ پال کے قلعہ ہین۔
آخر کار معاہدہ برلن کی تیسری دفعہ کے مطابق
پرنس الکزنڈر منتخب کیا گیا اور بلگیریا نے بظاہر تمام
یورپ کی سلطنتون لیکن درحقیقت سلطنت روس
کی سرپرستی مین اپنی قومی زندگی شروع کی
جو لوگ پرنس الکزنڈر کے استقبال کے لئے

گئے تھے اونکا سرگروہ روسی شاہزادہ دونڈوکاف کارسکاف تھا - بہرحال زار روس نے مختلف طریقوں سے یہہ امر ظاہر کردیا تھا کہ وہ بلغاریا کے عام انتخاب کو وہ بدل پسند کرتا ہے اور روسی مدبران ملک بخوبی سمجھے ہوئے تھے کہ اگرچہ معاہدہ سین اسٹفنو مین اونکے خلاف مرضی ترمیم ہو گئی ہے مگر اس صوبہ کی آیندہ حکمت عملی اونہین کے ہاتھہ مین رہیگی اور جو بغاوت آخر کار سلطنت عثمانیہ کے خلاف کیجائیگی اوسکی کامیابی مین کوئی اندرونی مزاحمت پیش نہ آسکے گی -

سلطان عبد الحمید خان نے جسوقت اس شاہزادہ کو پہلی مرتبہ باریابی کی اجازت دی اوسی وقت یہہ بات اوسکو سمجھادی تھی کہ بلغیریا کے خطرات اور مشکلات سے وہ بخوبی واقف ہین اور اونکا انسداد صرف اسیطور سے ہوسکتا ہے کہ معاہدہ برلن کا ہر ایک شریک اون معاہدات کی لفظاً اور معناً تعمیل کرتا رہے - سلطان نے پرنس الکزنڈر سے یہہ بھی کہدیا تھا کہ باشندگان بلغیریا کو بلا لحاظ مذہب کے یکسان اور برابر سمجھنا نہایت ضرور ہے - بلغیریا کے

عیسائی ترکون کی صدہا سال کی حکومت کے بعد بھی خوشحال ہین ۔ پس
مسلمانون کی جنہون نے اخیر لڑائی مین سخت مصیبتین اُٹھائی ہین
حتی الامکان مدد اور حفاظت کرنا بالکل قرین انصاف اور سراسر
مصلحت ہی۔ لیکن ایکسال کے تجربہ کے بعد معلوم ہو گیا کہ پرنس الگزنڈر
پر اپنے پادشاہ کی ان نیک صلاحون کا کوئی اثر نہین ہوا ۔ بلگیریا
کے مسلمانون پر جو ظلم ہوتے تھے ۔ اون کی خبرین برابر سلطان کو
پہونچتی رہتی تہین ۔ اور وہ سمجھتے تھے کہ اگر بلگیریا کی حالت مین
معتد بہ ترقی نہوئی تو سلطان کو اپنے حقوق شاہی کو کام مین لانے
کے لیے کوئی انتظام کرنا پڑیگا ۔ اسی عرصہ مین سلطان کو یہ ضرورت
واقع ہوی کہ وہ یورپ کے بڑی بڑی سلطنتون کو اس امر سے آگاہ
کردین کہ معاہدہ برلن مین جو شرائط باب عالی کے لیے مفید ہین
اُن مین سے ابتک ایک کی بھی تعمیل نہین ہوی ہی۔ بلگیریا کے
قلعون کے انہدام کا وعدہ کیا گیا تہا لیکن اسوقت تک اُنمین سے
ایک دیوار بھی نہین گرائی گئی ۔ جب آسٹریا اور انگلینڈ نے
اس معاملہ مین زور دیا تو پرنس الگزنڈر کی طرف سے یہہ جواب
پیش کیا گیا ۔ کہ قلعون کے اہندام کے لیے روپیہ کی ضرورت
ہوگی ۔ اور روپیہ خزانہ مین بالکل نہین ہے ۔ اور علاوہ برین
اون قلعون کی بطور بارگون اور گوداموں کی ضرورت ہی۔ فی الحقیقت
یہ جواب بالکل روسیانہ جواب ہی۔ سلطان کو علاوہ ان امور کے

اون متواتر سازشون کے طرف بہی لحاظ رکہنا پڑتا تہا جو روسی مشرقی رومیلیا مین خلاف معاہدۂ برلن کر رہی تہی - سلطان نے عام سلطنتہای یورپ کو متنبہ کر دیا تہا - کہ روس کی ان تمام کارروائیون اور سازشون کو دیکہکر خاموش بیٹھے رہنے کا صرف یہی نتیجہ ہوگا کہ یورپ کو مشرقی سوال پر دوبارہ بحث کرنے کی ضرورت پڑے - اس کتاب کی تالیف کے وقت جو تار کی خبرین روزانہ شائع ہوتی تہین - اون سے صاف ظاہر ہوتا تہا کہ یہ پیشین گوئی بہت جلد پوری ہو جاوے گی - اس جدید صوبہ مین روسی طاقت بڑہانے کے لیے جو تدبیرین کیجاتی تہین وہ سنہ ۱۸۸۱ع مین بالکل صاف طور پر ظاہر ہوگئین - اور الگزنڈر نے اپنے آپ کو ایک روسی جنرل کے ہاتہ مین دیدیا - جنرل ایرن راتہ کی پہلی تجویز یہ تہی کہ سلیو زبان کے بولنے والے غیر ملکیون کی ایک کونسل آف اسٹیٹ قایم کیجاوے - اور بعدہ تمام صوبہ مین روسی عہدہ دار بطور فوجی کمشنرون کے مقرر کئے جاوین - اس سے صاف ظاہر ہے کہ اوسوقت پرنس الگزنڈر نے یہ مصمم ارادہ کر لیا تہا کہ "وہ *اون غیر منفک تعلقات کا جو کہ روسی قوم کو باشندگان بلگیریا سے ہین" - ایک بہت بڑا حامی اور معاون بنجاوے - یہ ارادہ اس قدر قرین قیاس اور مصمم معلوم ہوتا تہا کہ سلطان نے ایک پرزور یادداشت سلطنتہای یورپ کے سامنے

* یہہ روس کی ایک نیم سرکاری اخبار کا قول ہے ۱۲

پیش کی - اور اوس مین تفصیل وار اون معاملات کو دکہایا جن مین بلگیریا کی گورمنٹ سے معاہدات برلن کی خلاف ورزی کی تہی - یاد داشت مین یہ بہی ذکر کیا گیا تہا کہ بلگیریا مین جان و مال کی حفاظت کا کوئی انتظام نہین کیا گیا - اور اون کو ملکی معاملات مین وہ دخل نہین دیا گیا جسکے وہ مستحق ہون - اور نہ ترکون کے تجارتی ایجنٹ باضابطہ طور سے تسلیم کئے گئے ہین - سلطان نے اون مسلمان جلا وطنون کی خستہ حالی کی طرف بھی توجہ دلائی - جو اپنے ملک مین جاکر دوبارہ آباد ہونے کے آرزومند تھے - یا اپنی جایداد پر قبضہ پانے کی وجہ سے بہوکے مرتے تھے - اس یاد داشت کی اخیر مین سلطنتہا سے یورپ سے اُس انصاف کی امید کیگئی تھی جسکا شہرہ باب عالی نے بہت کچہ سنا تہا - لیکن اپنے معاملات مین اوسکا وجود بہت کم پایا تہا -

اس یاد داشت کا اس قدر اثر ہوا کہ سلطنت ہاے یورپ نے پرنس الگزنڈر کو معاہدہ برلن کی تعمیل کے لئے تاکید کر کے یہ لکہا کہ باب عالی نے بخوبی ثابت کر دیا ہی کہ تمہاری گورمنٹ نے مختلف مذاہب کے لوگون کو یکسان نہین سمجہا ہی - لہذا ضرور ہی کہ معاہدہ برلن کے تمام شرائط کی جن کی بنا پر تمکو تخت ملا ہی - پوری تعمیل کیجائے اوسوقت پرنس الگزنڈر نے یا تو روسیون کی سرپرستی سے تنگ ہوکر یہ سمجہ لیا کہ روس کی سرپرستی تمام آزادیون کے معاوضہ مین مل سکتی ہی کہ

یا یہ خیال کیا کہ سلطنتہاے یورپ اپنی صلاحون کو صرف الفاظ تک محدود نہین رکہین گے۔ یا کہ سلطنت روس کے اقبال کا ستارہ تہوڑی دیر کے لیئے اوسوقت تنزل مین تہا۔ بہر حال کوئی وجہ ہو اس مین کچھ شک نہین ہوسکتا کہ اوسوقت اوسنے اپنے معاملات مین پہلے سے زیادہ آزادی اختیار کی۔ جس مین اوسکی گورنمنٹ کے کچھ با اثر لوگون نے اوسکی تائید کی۔ اس تبدیلی کا یہ نتیجہ ہوا کہ دفعتًا ایک پولیٹکل جوش پہیل گیا۔ بلگیریا کے فرقہ لبرل نے الگزنڈر پر بہت زور ڈالا۔ اور تمام ملک مین روسیون کے مخالف خیالات پہیلنے شروع ہوگیے۔ ملکی پیچیدگیان روز بروز بڑہتی گئین۔ جن مین پرنس الگزنڈر نے اپنے آپ کو کمزور اور متعصب شخص ثابت کیا۔ اکتوبر ۱۸۸۳ع مین سلطان نے سلطنت ہاے یورپ پر دوبارہ معاہدۂ برلن کی تعمیل کے لیئے زور ڈالا۔ اور پرنس الگزنڈر کی اون تقریرون کی طرف متوجہ کیا۔ جن مین اوسنے چند ایسے الفاظ استعمال کئے تہے جو سلطان کے مسلمہ حقوق شہنشاہی کے خلاف تہے۔ اس تحریر مین سلطان نے شرکاء معاہدۂ برلن سے عدم مداخلت کی سخت شکایت کی جس کی وجہ سے روز بروز پیچیدگیان بڑہتی جاتی ہین۔ اور جسکا آخری نتیجہ بجز لڑائی کے اور کچھ نہین ہوسکتا۔ لیکن سلطنت ہاے یورپ نے یہ خیال کرکے کہ وہ بلگیریا کے

حالات سے بہ نسبت ترکون کے زیادہ واقف ہین - کسی قسم کی
مداخلت نہ کی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۸۸۵ء مین پرنس الگزنڈر نے عام
راے سے متاثر اور مجبور ہوکر وہ کارروائی اختیار کی جسکی وجہ سے
اوسکا تخت اوسکے ہاتھہ سے نکل گیا - مشرقی رومیلیا نے بغاوت
کرکے پرنس الگزنڈر سے یہ درخواست کی کہ اونکا ملک بلگیریا کی حکومت
مین شامل کرلیا جاے - پرنس الگزنڈر نے اس عذر پر کہ وہ قوم کی
عام راے سے مخالفت نہین کرسکتا - رومیلیا کی اس درخواست کو
منظور کرلیا - اور کوہ بالکنس (بلقان) کے دونون جانب مشترکہ
ممالک پر قابض ہوگیا - اس مشکل موقعہ پر سلطان عبدالحمید خان نے
وہ حکمت عملی اختیار کی جسنے اون کی صحت راے اور پولٹیکل مشکلون پر
غالب آنے کی اعلیٰ قابلیت کو بخوبی ثابت کردیا - برلن کی کانگرس
مین بلگیریا کی آزادی کے متعلق سلطان نے جب اختلاف کیا تھا
اوسوقت وہ اس امر کو بخوبی سمجھے ہوے تھے کہ اگر بلگیریا بالکل آزاد
کردیگئی تو زار روس کے تمام منصوبے بالکل پورے ہوجائینگے -
سلطان کے اس اختلاف پر پوری توجہ کیگئی - اور وہ ممالک جو کوہ
بالکنس کے جنوب مین واقع ہین - اونہین کی نگرانی مین چھوڑ دیے
گئے تھے - لیکن اب معاملہ کی صورت بالکل بدل گئی تھی - اور زار
روس کی ہوس کی کوئی انتہا نہ رہی تھی - کوہ بالکنس کے شمال
اور جنوب کے رہنے والے روسی سازشون اور مداخلتون سے

تنگ آگئے تھے۔ اور پرنس الگزنڈر اپنے روسی صلاح کاردن کو دور کر کے بظاہر زار کے حلقہ اطاعت سے نکلنا چاہتا تھا۔ قومی آزادی اور حوصلہ مندی کا حامی (زار روس) یہہ دیکھکر کہ خود اوسی کے بنائے ہوے لوگ اوسکے خلاف ہوئے جاتے ہین۔ غصہ سے بیتاب ہوگیا۔ سب سے پہلے پرنس الگزنڈر کا نام روسی فوج سے خارج کر دیا گیا۔ اور صاف صاف الفاظ مین اوس سے کہدیا گیا کہ اسوقت سے روسی حفاظت اور سرپرستی متسے اوٹھالی گئی۔ اس کے مقابلہ مین پرنس الگزنڈر نے ایک اڈریس سلطان کیخدمت مین پیش کیا۔ اور اوس مین نہایت سچائی سے سلطان کو ممالک متفقہ کا اعلے حاکم اور شہنشاہ تسلیم کیا۔ سلطان عبد الحمید خان نے یہ دیکھکر کہ بلگیریا کی موجودہ حالت سلطنت ہای یورپ پر اوس راے کو صحیح ثابت کرنے کے لئے جسکو وہ بارہا ظاہر کر چکے تھے نہایت عمدہ ہے۔ ان باغی ممالک کو دوبارہ فتح کرنے کی کوشش نہین کی اور صرف اسقدر انتظام کر دیا کہ ممالک مذکور مین اور زیادہ بدنظمی نہ پھیلنے پائے۔ اس موقعہ پر ایک چالاک آدمی نے میلان بادشاہ سرویا کو سبز باغ دکھا کر یہہ صلاح دی کہ برلن کی کانگرس مین اوسکو جو ناکامیابی ہوی تھی۔ اوسکا معاوضہ اسوقت نہایت آسانی کے ساتھہ ہو سکتا ہے۔ اور ممالک بوسنیا اور ہرزیگونیا جو بجاے سرویا مین شامل ہونے کے آسٹریا کو دیدیے گئے ہین۔ بلا کسی

وقت کے واپس مل سکتے ہین - اور یہ وقت جبکہ پرنس الگزنڈر کی رعایا اوس سے ناخوش ہے بلگیریا پر حملہ کر دینے کے لیئے نہایت مناسب ہی - ایسے وقت مین اگر کسیطور سے اوسکی بہادر فوجون کو مدد کی ضرورت ہوگی تو غالبًا کوئی قوی ہمسایہ بہی اوسکی مدد کے لیئے آمادہ ہوجائیگا - غماز کا یہ جادو چل گیا - اور شاہ سیلان سے بلا کسی دوراندیشی کے فورًا بلگیریا کے خلاف اعلان جنگ دیدیا - لیکن پرنس الگزنڈر نے بہت جلد ثابت کر دیا کہ گو وہ امن کیوقت مین کسقدر کمزور ہو - لیکن میدان جنگ مین بڑا بہادر اور دل چلا ہی پرنس الگزنڈر نہایت جوش و خروش کے حالت مین اپنی چہوٹی سی فوج لیکر دشمنون کا حملہ روکنے کیلیئے آگے بڑہا - اگرچہ اہل سرویا کی اس ناگہانی اور خلاف توقع کارروائی سے اون کی روک تہام مشکل ہوگئی تھی - لیکن پرنس الگزنڈر نے بہت جلد اونکو شکست دیکر بلگیریا کے حدود سے نکالدیا - جسکی وجہ سے علاوہ اہل یورپ کی ملامت کے وہ اسقدر بیدست و پا ہوگئے کہ بلغار تک پرنس الگزنڈر کے لیئے راستہ کھل گیا - لیکن الگزنڈر وہان تک نہ پہونچنے پایا کیونکہ سلطان عبدالحمید خان نے "شیر سرویا" کی اس مشکل حالت مین مدد کر کے مہلت جنگ کی تجویز پیش کی - جسکی منظوری نے اس لڑائی کا خاتمہ کردیا -

جب سلطنت ارس کو باشندگان بلگیریا کی عام آزادی لینی مین

ناکامیابی ہوی تو اوسنے خود پرنس الگزنڈر کی ذات پر حملہ کیا۔ اور جو مقصد سرویا کی لڑائی مین پیش نظر رکھا گیا تھا وہ بذریعہ ایک جابرانہ کارروائی کے حاصل کیا گیا۔ اپریل ۱۸۸۶ء مین ایک مسلح جماعت نے پرنس الگزنڈر کو گھیر لیا۔ اور ایک تمنچہ اوس کی سینہ پر رکھکر دست برداری سلطنت کے متعلق اوس سے ایک تحریر لے لیگئی۔ اور اوسکو قید کر کے ملک کے باہر بھیجدیا۔ اگرچہ سلطنت روس نے اپنی محض لاعلمی اور بے تعلقی کارروائی مذکور سے ظاہر کی۔ لیکن اوسپر کسی شخص نے بجز نیلمل گزٹ کے اعتبار نہین کیا اس ظالمانہ اور جابرانہ کارروائی سے تمام یورپ مین ایک عام ناراضی پہیل گئی۔ اور اس مین کچھ کلام نہین ہو سکتا کہ اگر پرنس الگزنڈر اس قید سے آزاد ہوکر اپنے ملک کا قصد کرتا تو یورپ کی بڑی بڑی سلطنتین اوسکی ضرور مدد کرتین۔ اور وہ اپنے تخت پر پہلے سے زیادہ استحکام کے ساتھہ قابض ہو جاتا۔ لیکن اسموقعہ پر الگزنڈر نے اوس قوت فیصلہ اور استعداد سے بالکل کام نہین۔ جو اوسنے سرویا کی لڑائی کے وقت ظاہر کیا تھا۔ پہلے وہ ایک عرصہ تک متردد رہا۔ اور کام کے وقت کو ضائع کرکے جب وہ اپنے ملک کو واپس آیا تو اوس نے زار روس کو ایک مراسلہ ایسے غلامانہ اور متبذل خوشامدانہ الفاظ مین تحریر کیا کہ اہل یورپ کو جو دلچسپی اوسکے ساتھہ پیدا ہو گئی تھی وہ بالکل زائل ہو گئی۔ اور اوسکے بعد

وہ تہوڑے سے ہی عرصہ مین مشرقی دنیا کے اسٹیج سے غائب ہوگیا
اوس روز سے آجتک یہ "خود مختار ملک" جسپر کانگرس برلن کے
ممبرون نے اس قدر توجہ کی تہی اور جس کی بہبودی اور فلاح کی کئی
دس سال پیشتر یورپ کی تمام سلطنتین سخت کوشش کر رہی تہین -
ایسی دردناک حالت مین مبتلا ہے کہ اگر اوسپر انسان اور فرشتے
روئین تو بجا ہی - اس سے یہ امر بخوبی ثابت ہوتا ہی کہ سلطان نے
جو مدبرانہ صلاحین اس معاملہ مین بارہا دی تہین - اور جنپر مطلق توجہ
نہین کی گئی تہی وہ بالکل صحیح اور معقول تہین - پرنس الگزنڈر کی
آخری رخصت کے بعد امیر بلگیریا کے قائم مقام نے بالگیریا کی حکومت
قبول کرنے کے لئے مختلف لوگون سے درخواست کی - بالآخر
جولائی ۱۸۸۷ع مین ایک شخص سے یہ فرڈیننڈ باشندہ کوبرگ نے
اس جگہ کو لبشرط رضامندی سلطنت ہای یورپ منظور کیا - لیکن
سلطنتہاے یورپ کی منظوری اسوقت تک نہین آئی ہی - پیشین
گوئی کے لئے بہت زیادہ پولٹیکل اور غیر معمولی عقل کی ضرورت
نہین ہے - غالبًا اس کتاب کے طبع ہونے سے پہلی ہی اس
شخص کو بھی پرنس الگزنڈر کی طرح کسی چہوٹی سی جرمنی ریاست
مین پناہ گزین ہونا پڑاے - ایک زمانہ مین اس گمراہ شخص کا خیال
نہایت درست معلوم ہوتا تہا جب کہ اوس نے ایک مجمع مین یہ
بیان کیا تہا کہ " اگر مجھکو اپنے دلی خواہشون کے موافق کام کرنیکا

اختیار رہوتا تو مین دفعتا بلگیریا مین چلا جاتا ۔ لیکن جو شخص بلگیریا کا امیر منتخب کیا جاتا ہی اوسکو تمام معاہدات کی پابندی نہایت ضروری ہے ۔ اور یہی پابندی اسکی حکومت کو مضبوط اور بلگیریا کو خوشحال کرسکتی ہے ۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اس شخص کو اپنی مرضی کے موافق کام کرنے کی اجازت نہین دیگئی ۔ کیونکہ نہ وہ تمام معاہدات پابند رہا ۔ اور نہ باشندگان بلگیریا مین خوشحالی قائم کرسکا ۔ بلکہ خود اوسکی حکومت بجاے مضبوط ہونے کے اور زیادہ کمزور ہوگئی ۔ اب اوسکی نسبت صرف یہی سوال ہوسکتا ہی کہ دیکھئے وہ کب تک اپنی اس حالت اور جگہ پر قائم رہتا ہے ۔

سلطان عبدالحمید خان کا معاملہ نہایت صاف ہی اوسپر کسی قسم کا اخلاقی حملہ نہین ہوسکتا ۔ جنوبی اور مشرقی یورپ کی بدانتظامیون کا علاج کانگرس برلن مین تجویز کیا گیا تہا اوس مین سلطان عبدالحمید خان بھی شامل تھے ۔ لہذا وہ کانگرس کے تمام شرائط کی تعمیل کے لئے ہمیشہ مستعد اور آمادہ رہے ۔ جتنے سلاطین اس معاہدہ مین شریک تھے ۔ اون مین سے صرف سلطان عبدالحمید خان ایسے ہین جنہون نے اس معاہدہ کی ہر ایک شرط کی نہایت ایمانداری سے ساتھہ تعمیل کی ہے ۔ اور اب سلطان کو پرنس بسمارک کی اون الفاظ کی طرف جو اونہون نے ۱۸۷۸ء مین معاہدہ برلن کی دفعہ (۲۳) پر بحث کرتے وقت کہے تھے ۔ تمام یورپ کی سلطنتون کو متوجہ کرنا

پورا حق حاصل ہے ۔ مباحثہ کے وقت کانگرس کے بعض ممبرون کو بلگیریا کے نسبت بہت کچھ بے اطمینانی تھی ۔ چنانچہ درخواست کیگئی تھی کہ اسوقت بلگیریا کی آیندہ پیچیدگیون اور بد انتظامیون کے انسداد کا بھی بند و بست کافی طور پر کر دیا جاوے ۔ اسکے نسبت پرنس بسمارک نے یہ کہا کہ " اسوقت کانگرس کی یہ حالت نہین ہی کہ وہ تمام خطرات انسداد کا انتظام اپنے ذمہ لے ۔ اگر باشندگان بلگیریا حسد یا ذاتی ناقابلیت کی وجہ سے اپنا جدید انتظام نہین چلاسکتی تو اس مین کچھ شک نہین کہ یورپ کو اس مسئلہ پر دوبارہ غور کرنا پڑیگا لیکن وہ وقت ابھی نہین آیا " میرے خیال کے موافق اب وہ وقت آگیا ہے ۔ اور اوسکا باعث باشندگان بلگیریا کا حسد یا ذاتی ناقابلیت نہین ہی بلکہ سلطنت روس کا عدم ایفاء وعدہ اور دوسری سلطنتون کی بے اعتنائی ہی ۔ اور اب جدید انتظام کسی طور سے نہین چلسکتا ۔ اسصورت مین سلاطین یورپ کوئی کارروائی کرنا مصلحت سمجھتے ہین یا نہین ؟ اگر اسوقت سلاطین یورپ اس مسئلہ پر غور کرین تو اس کے صرف دو نتیجے ہوسکتے ہین یا تو یہ کہ بلگیریا کا صوبہ دوبارہ سلطان کی رعیت اور بلاواسطہ حکومت مین دیاجاوے ۔ اس فیصلہ کی تائید مین وہ ترقی جو خاص سلطان کی حکومت مین رہنے والون نے اس عرصہ مین کی ہی ۔ بمقابلہ اوس پریشانی اور بے اطمینانی کے پیش کیجا سکتی ہی جس مین خودمختار صوبون کے باشندے مبتلا رہے ہین ۔ اس فیصلہ سے تمام یورپ مین امن قائم ہوجائیگا

اور بلگیریا کی حکومت ایک ایسی سلطنت کی ہر تہہ مین آجائیگی جو سب سے کم طاقت
اور نہایت ایماندار ہی۔ اگر وعدکا ایفا مصیبت مین استقلال مشتعال
مین صبر سلطنتہا ے یورپ کے نزدیک خصائل حمیدہ اور قابل قدر
ہین تو سلطنتہاے یورپ کو سلطان عبد الحمید خان کی پوری قدر
کرنی چاہیئے۔ لیکن افسوس ہی کہ متواتر تجربون سے ثابت کر دیا کہ
یہ اوصاف بجاے قابل قدر سمجھے جانے کے بے اعتنائی اور
غضب اور حقارت کی باعث ہوتی ہین۔ مجھکو اس بات کا پورا یقین ہی کہ
سلطنتہاے یورپ کی اس فیصلہ سے بلگیریا اور نیز تمام دنیا کو بیحد
فایدہ پہونچیگا۔ لیکن مجھکو اوسمین کامیابی کی بہت ہی کم امید ہی۔
دوسرا پہلو وہ ہی جسکے اختیار کیے جانیکا گمان غالب ہی۔ اور جسکی طرف
تمام حالات اشارہ کر رہے ہین۔ کیونکہ اس کتاب کو ختم
کرتے وقت جس مین مینے ایک نیک نہاد اور دانشمند پادشاہ کے
حالات بیان کرنے کی کوشش کی ہی۔ مجھکو جنوبی اور مشرقی یورپ کا
افق طوفان کے کالے بادلون سے گھرا ہوا نظر آتا ہی۔ اور میرے
کانون مین اوسی طوفان کی ہلکی ہلکی آوازین آرہی ہین جس مین
بجلی کی جگہہ توپون کے شعلے اور چلتے ہوے شہر نظر آئینگے
اور جس مین بجاے موجون کے انسانون کا سرخ خون اور عورتون کے
تلخ آنسو ہونگے۔ اور تاریخ مین اوسکا یادگار اوسکے ہوے تختہاے شاہی
ویران سلطنتون اور تباہ قومون سے رہ جائیگا۔ فقط ۰۰۰

ضمیمہ

واقعات متعلق قتل سلطان عبد العزیز خان و اصلاح سلطنت عثمانیہ جو سر ہنری ایلیٹ سابق سفیر انگلستان مقیم قسطنطنیہ نے فبروری ۱۸۸۸ع لنڈن ٹایمز مین مشتہر کئے ہین۔

جو کوشش ۱۸۷۶ع مین اصلاح اصول سلطنت عثمانیہ کے نسبت کیگئی تھی اوس سے اہل انگلستان پورے طور پر واقف نہین ہین۔ اگرچہ یہ امر بھی مشتبہ ہے۔ کہ جو لوگ اوس کی نسبت بڑی طول و طویل بحثین کرتے ہین۔ وہ اوسکی وجود سے بہی واقف ہین یا نہین۔ بہر حال یہ کوشش چند وجوہات سے قابل غور ہے۔ سلطنت عثمانیہ کے اصول سلطنت کی تبدیلی مین اگرچہ مختلف و کلمہ دقتین پیش آگئین۔ لیکن بڑا افسوس اس امر کے خیال سے ہوتا ہے۔ کہ ایک بڑے درجہ تک ان قابل قدر کوششون کی ناکامیابی کا باعث ہمارا ملک ہوا۔

اوسوقت ترک لوگ اہل انگلستان کو اپنا دوست سمجھکر اون پر پورا اعتماد کرتے تھے۔ اور اسلئے اوس زمانہ مین ہمارا اعتبار آجکل سے بہت زیادہ تھا اس مین ذرا بھی شک نہین کہ اگر مصلحان ملک کو انگریزون کی اخلاقی مدد سے نا امیدی ہوتی تو وہ ہرگز اس مشکل کام کو اپنے ذمے نہ لیتے مجھکو یہ بھی پورا یقین ہے کہ اگر ہماری قوم کو اون اصلاح کی پوری کیفیت معلوم ہوتی تو ممکن نہ تھا کہ وہ مدد دینے سے کسیطرح بھی باز رہتے لیکن بدقسمتی سے

اوس وقت جو لوگ عام راے کے ہادی تھے۔ وہ ترکون کی ہر ایک چیز کو
نفرت اور ذلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ پس اونہون نے ان اصلاحات
اور اصول سلطنت کو بہی محض مصنوعی اور کاغذی تصور کیا۔ اور فرقۂ
محب وطن کے پیشوا مدحت پاشا کو مکار خود غرض اور اپنے ذاتی اقتدار کا
فریفتہ سمجھے۔ اگرچہ یہہ امر مسلم ہے۔ کہ شخصی سلطنتون مین پہلی بار اصلاحین
ہوتی ہین وہ محض کاغذی ہوتی ہین۔ مدحت پاشا کے خلوص نیت اور
ثابت قدمی کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہو سکتا ہی کہ اُنہون نے اس
معاملہ مین اپنی جان کو سخت خطرہ مین ڈالدیا۔ ہمارے ملک کی لوگ جب
کبھی اس معاملہ پر غور کرین گے جیسا کہ اب کبھی کبھی کرتے ہین تو اون کو یہہ
امر دریافت کر کے نہایت افسوس ہوگا کہ محض اون کی بیجا حقارت اور اون
اون اصلاحون کو ذلیل سمجھنے کی وجہ سے آج سلطان کو اون معاہدات کے
خلاف کرنے کی جرأت ہوئی۔ جو مشکل سے حاصل کئے گئے تہی اور محض
ہمارے ملک کی لوگون کی بے توجہی کی وجہ سے سلطنت عثمانیہ کی
وہی پرانی اور بے ضابطہ حالت قائم رہی جس سے کہ وہ تقریبًا آزاد
ہو چکی تہی۔ اور جنکی وجہ سے خاص خاص مصلحان ملک کو جلاوطن اور
موت کی سزا برداشت کرنی پڑی۔ مجھکو ان اصلاحات کی ناکامیابی سے
بذات خاص نہایت رنج ہوا۔ کیونکہ مین ان تدابیر پر ابتدا سے غور کرتا رہا تہا
اور اوس کی روزافزون ترقی کو نہایت دلچسپی کے ساتھ دیکھتا تہا مین
قسطنطنیہ مین ایک عرصہ تک رہا ہون۔ اور دیہات کی اصلاح کی ضرورت ہوتے

بخوبی واقف ہون - مجھکو اس کا پورا یقین تہا کہ ان تدابیر مین اوسوقت تک مطلق کامیابی نہین ہو سکتی جسوقت تک کسی ایک شخص کو محلات شاہی اور وزراء پر پورا اختیار حاصل نہو جاسے - پس جسوقت مدحت پاشا نے اس معاملہ کو شروع کیا - اور یہ اختیار حاصل کرنا چاہا تو مینے حتی المقدور اون کو پوری ترغیب دی - مجھکو اس امر کا کبھی خیال ہی نہین ہوا کہ انگلستان مین ان قابل قدر کوششون کی پوری قدر نہو گی - خواہ اون مین کامیابی ہو یا ناکامی -

جب مین ۱۸۶۷ع مین قسطنطینہ پہونچا تو مدحت پاشا صوبہ ڈنیوب کے صوبہ دار تھے - دوسرے سال جب اونکا سچک سے تبادلہ ہوا تو ہمارے سفیر مقیم ڈنیوب نے مجھہ سے کہا کہ باب عالی مین اس امر کی کوشش کرنی چاہیئے کہ مدحت پاشا جو دوسرے ترکی صوبہ دارون سے بالکل مختلف المزاج ہین - اون کا یہان سے تبادلہ نہ ہو - کیون کہ اونہون نے اس ملک کی ترقی کے لیے سڑکین اور اسکول بنوائے ہین اور تمام رعایا کے جان و مال کی حفاظت اور ترقی تجارت کے لئے مختلف کوششین کی ہین - اور اون کی وجہ سے اس صوبہ مین بہت کچھ ترقی ہو گئی ہے - اور سفیران دول خارجہ مین سے کسی شخص کو ان کے تبادلہ سے بجز سفیر روس کے جس کی سازشون کو اونہون نے اس صوبہ مین قطعًا بند کر دیا تہا - خوشی نہین ہوئی - اوسوقت سلطنت عثمانیہ کا انتظام دو لایق شخصون یعنے اعلای پاشا اور

فواد پاشا کے ہاتھ مین تہا - ان دونون نے باہم ملکر سلطان پر اسقدر اختیار حاصل کر لیا تہا کہ سلطان باوجود ناپسند کرنے کے اونسے علیحدہ نہین ہو سکتے تہے - ان لوگون نے اسبات کی سخت کوشش کی تھی کہ کوئی ایک شخص جو ان دونون سے زیادہ لایق یا ذی وجاہت ہو سلطان کے سامنے نہ جا سکے - فواد پاشا کے مرنے کے تہوڑے روز بعد اعلائی پاشا کا بھی ۱۸۷۱ء مین انتقال ہو گیا - سلطان اسموقع پر اپنی آزادی کی خوشی کو جو ان لوگون کے مرنے کی وجہ سے میسر ہوی ضبط نہ کر سکے - اور اونہون نے علانیہ بیان کیا کہ اب وہ پہر آزاد ہو گئے - اسوقت سے تمام کاروبار سلطنت بجاے وزرا باب عالی کے محل اور وہان کے سر برآوردہ لوگون کے ذریعہ سے انجام پانے لگا - جسکے خراب نتایج ہر ایک محکمہ سے ظاہر ہونے لگے -

سلطان نے محمود ندیم پاشا کو یہ سمجھکر کہ وہ اونکی بے اعتدالی اور فضول خرچی پر مزاحم نہ ہوگا - اپنا وزیر اعظم مقرر کیا - فی الحقیقت سلطان کی راے محمود کی بابتہ نہایت درست ثابت ہوی - کیونکہ اوسکو کسی ملکی فائدے یا نقصان کی بجز اپنی وزارت قائم رکہنی کے مطلق فکر یا پرواہ نہ تہی - اسیوجہ سے سلطان کی کسی خواہش کی نہ تو وہ مزاحمت کرتا تہا - اور نہ اون وقتون کو سلطان کے سامنے پیش کرتا تہا جو اون کی خواہشون کے پورا کرنے کی وجہ

سے عائد ہوتی تہین۔

اس شخص نے اہل حرم کو بھی اون کی مالی خواہشین پوری کر کے اور اونکے اعزہ اور رشتہ دارون کو بڑے بڑے عہدہ دیکر اپنا پورا ہمدرد بنالیا تھا تمام بڑے اور چہوٹے عہدہ حرم کے ذریعہ سے خرید کئے جاتے تھے صوبہ دارون اور نائب صوبہ دارون کا تبادلہ ہر ہفتہ اور ہر مہینہ مین صرف اوس نذر کے حاصل کرنے کے لئے کیا جاتا تہا جو تبادلہ کے وقت صوبہ دارون کو گذرانی پڑتی ہے۔ اسکی وجہ سے ایماندار لوگ زیر باری مصارف سے خود تباہ اور پریشان ہوتے تھے۔ اور غیر محتاط جن کی تعداد کثیر تھی وہ اپنا خرچہ رعایا سے وصول کر کے اوسکو تباہ کرتی تھے بالآخر کڑورون روپیہ کے فضول اخراجات لئے جو محلات شاہی اور باغات اور دوسرے عیش و عشرت کے کامون مین روزانہ بے دریغ صرف کئے جاتے تھے۔ سلطنت کی مالی حالت کو اسدرجہ نازک کردیا کہ عہدہ دارون سپاہیون ملاحون اور معمولی سرکاری ملازمون کی تنخواہون کا ملنا دشوار ہوگیا۔ اور وہ لوگ بہوکے مرنے لگے۔ اور تنخواہ نہ ملنے کی ہر طرف سے شکایتین ہونے لگین۔

اس عام مصیبت اور بے اطمینانی کی وجہ سے ایک فرقہ نے جسکو ہم فرقہ محب وطن سے تعبیر کرتے ہین۔ اصلاح کے لئے شور مچانا شروع کیا۔

مدحت پاشا رپبلک سی علیحدہ ہوکر کونسل کے پریسیڈنٹ مقرر ہوئے

لیکن اعلائی پاشا جو اوسوقت وزیر اعظم تھے - مدحت پاشا کے روز افزون اختیار کو دیکھہ کر خائف ہو گئے - اور تھوڑے روز بعد اون کو بغداد کا صوبہ دار کرکے بھیجدیا - جہان وہ اعلائی پاشا کے مرنے کے بعد تک ہر محمود کی عہد وزارت مین اوس صوبہ کا تمام روپیہ مختلف فضول خرچیون کے لیئے دار الخلافت کو منگوالیا جاتا تھا - جسکی وجہ سے مدحت پاشا اوس صوبہ کا قابل اطمینان انتظام نہین کرسکے - اور آخرکار اُنھون نے نا امید ہو کر ملازمت سے استعفاء دیدیا - اور قسطنطنیہ چلے آئے فرقۂ محب وطن نے جو وقتاً فوقتاً بڑہتا جاتا تھا اون کو اپنا ہادی قرار دیا محمود نے جو اعلائی پاشا کی طرح مدحت پاشا کا دار الخلافت مین رہنا نہین چاہتا تھا - مدحت پاشا کے قسطنطنیہ پہونچنے سے پیشتر اونکا تقرر اڈریانوپل کی صوبہ داری پر کردیا - جسوقت مدحت پاشا کو قسطنطنیہ پہونچکر یہ معلوم ہوا کہ وہ اڈریانوپل کے صوبہ دار مقرر کیے گئے تو اُنھون نے یہ عذر کیا کہ جسوقت تک اون کو شرف ملازمت حاصل نہو گی - اوسوقت تک وہ اپنی خدمت پر نہ جائینگے - آخرکار باوجود وزیر اعظم کی سخت مخالفت کے مدحت پاشا کو باریابی کی اجازت ہوئی - مدحت پاشا نے سلطان کی خدمت مین حاضر ہو کر نہایت زور کے ساتھہ بیان کیا کہ محمود کی بد انتظامیون سے نہ صرف ملک تباہ ہوا جاتا ہی بلکہ خوفناک بے اطمینانی پھیلتی جاتی ہے - جسکے معلوم ہونے سے سلطان کو اسقدر اندیشہ ہوا کہ اُنھون نے دوسرے دن اپنے عزیز وزیر کو

علیحدہ کرکے مدحت پاشا کو وزیر اعظم مقرر کر دیا۔
لیکن مدحت پاشا کا عرصہ تک وزیر رہنا بالکل ناممکن تہا۔ کیونکہ اون مین دربار داری کا مطلق سلیقہ نہ تہا۔ اور نہ وہ اون بے ضابطگیون کو کسی طرح بہی گوارا کر سکتے تہے جو محلات اور سلطان کی طرف سے روزانہ ہوتی تہین اور نہ سلطان جو عرصہ سے اپنی خواہشون کے موافق کام کرنے کے عادی ہو گئے تہے۔ مدحت پاشا کی مزاحمتون کو برداشت کر سکتے تہے تمام اہل حرم اور بددیانت عہدہ دار جن کی اصلاح کا انہون نے بیڑا اوٹہایا تہا اون کے دشمن ہو گئے اور چند مہینون کے بعد مدحت پاشا وزارت سے علیحدہ کر دئے گئے۔ اور پہر عہدۂ وزارت محمود کو جو سلطان کا نہایت فرمان بردار تہا دیدیا گیا۔ محمود اگرچہ مدحت پاشا سے نفرت کرتا تہا۔ لیکن اوسنے مصلحتاً اون کو اپنے کونسل وزرا مین لے لیا۔ اور مدحت پاشا نے بہی اوسکو اسوجہ سے قبول کر لیا کہ شاید وہ اپنے چند دوستون کی مدد سے جو کونسل وزرا مین شامل تہے وزیر اعظم کی بے ضابطگیون کو روک سکین۔ اور محمود مثل سابق کے حادثے ہونے نہ پاوے۔ لیکن تہوڑے عرصہ کے بعد یہ ناممکن معلوم ہوا اور مدحت پاشا کو ثابت ہو گیا کہ وہ کونسل وزرا مین رہنے سے کوئی فائدہ نہین پہونچا سکے۔ اسلئے اُنہون نے استعفا دیدیا۔ اس امر سے سلطان نہایت ناخوش ہوے۔ کیونکہ اون کے نزدیک کسی شخص کا اوس خدمت سے انکار کرنا جس کی انجام دہی سلطان کی

طرف سے اوسکے ذمہ کیجاسے - نہایت بیجا اور نامناسب ہے - مدحت پاشا
اپنی کارروائی کو یہین ختم نہین کر دیا - بلکہ اوسنے سلطان کے سامنے
ایک رپورٹ پیش کی جس مین ہر قسم کی بدانتظامیان دکھلا کر سلطان
المعظم کو بتلایا کہ وہ خوفناک غار کے کنارہ تک پہونچ گئے ہین - اسکے بعد
مدحت پاشا اپنے گانون کو چلے گئے' جو قسطنطیہ سے کچہ فاصلہ پر تہا -
یہان اگرچہ وہ عرصہ تک عام نظر سے غائب رہے - لیکن اپنے کام سے
غافل نہین رہے - کیونکہ فرقہ محب وطن کی تمام تدابیر اور رایون پہ
یہان غور ہو کر وہ مستحکم طور سے قرار پائی تہین -
دسمبر ۱۸۷۵ع کے آغاز مین اون کے ایک شریک نے جو کہ سلطنت کے
بڑے بڑے عہدون پر مامور رہچکا تہا - مجہہ سے بیان کیا کہ ہمارا
مقصد ایک "انسٹیٹیوشن" حاصل کرنا ہے - یہ پہلا موقعہ تہا کہ مین نے
کسی ترک کی زبان سے یہ لفظ سنا تہا - لیکن یہ اصلاحات کے
جاری ہونے سے ایک سال قبل کا واقعہ ہے اوسوقت اس کی
غرض اوس کانفرنس کی مخالفت بیان کی جاتی تھی جو اوس زمانہ مین
قسطنطیہ مین اجلاس کر رہی تھی - اسکے چند روز بعد مدحت پاشا
خود مجہہ سے ملے - اور اُنہون نے تمام حالات مفصل بیان کئے
اگرچہ مین وہ تمام حالات پہلے سے دوسرے لوگون کے زبانی
سن چکا تہا - مدحت پاشا نے بیان کیا کہ بدانتظامی اور زشت
ستانی کی وجہ سے ملک بالکل برباد ہوا جاتا ہے - اور محلات شاہی

ہو گیا تھا کہ اب سلطان کو تخت سے اوتار دینے کی بہت جلد کوشش
کیجائے گی۔ چنانچہ ۲۵ مئی ۱۸۷۶ء کے مراسلہ مین یہ راے ظاہر
کی تھی کہ اصلاح کی ہر طرف سے پکار ہے۔ صوفیہ جو دارالخلافہ مین تعلیم یافتہ
گروہ کا آئینہ ہین۔ اور جن کو تمام مسلمان اور عیسائی رعایا کی مدد پر پورا
اعتماد ہے۔ اپنے مقاصد مین کامیابی حاصل کیے بغیر نہین رہ سکتی ہین
اگر سلطان نے اون کی خواہشون کے پورا کرنے مین کوئی عذر کیا
تو مجھکو کامل یقین ہے۔ کہ اون کو معزول کرنے کی کوشش کیجائیگی
قرآن شریف کی مختلف آیات اس امر کے ثبوت مین عوام مین شائع
کی گئی ہین کہ کلام مجید سے صرف جمہوری سلطنت کا پتہ ملتا ہے
اور جو شخصی اقتدارات سلطان نے حاصل کر لیے ہین وہ حقیقت مین
رعایا کے حقوق ہین جو بزور غصب کر لیے گئے ہین۔ اور شرعاً
ہرگز جائز نہین ہین۔ اور اس امر کے ثابت کرنے کے لیے کلام مجید
اور دوسرے تفاسیر کی کوشش کیگئی ہے کہ ایسے بادشاہ کی
اطاعت ہرگز ضروری نہین جو اپنے ملک کے فوائد سے غافل ہو۔
یہ جوش رفتہ رفتہ عام ہو گیا اور امراے سلطنت سے
لیکر مزدور اور ملاح تک اپنی راے علانیہ ظاہر کرنے لگے۔ اون دنون
مینے اپنی گورنمنٹ کو یہہ اطلاع دی کہ باوجود اسکے کہ سلطان نے
اپنے بھتیجون کو نہایت احتیاط کے ساتہ نظر بند کیا ہی مگر مجھکو یہ خبر
ملی ہے کہ فرقہ محب وطن نے ولیعہد یعنے شہزادہ مراد سے یہہ

وعدہ لے لیا ہے کہ وہ اپنی تخت نشینی کے ساتھ ہی اصول سلطنت کو
بدل دینگے - ان تمام واقعات کے متعلق جن سے مین اسطور سے
واقف تھا محل مین نہ چرچا ہوتا اور اوس کے نسبت کسی کارروائی کا
عمل مین نہ آنا فی الحقیقت نہایت حیرت انگیز ہے - سفیرون مین
سے جنرل اگنیشیو بھی باوجود بیشمار جاسوسون اور مخبرون کی مدد
کے اس کارروائی سے بالکل بے خبر تھے - لیکن میری رپورٹ
تیار ہونے کے ایک ہی ہفتہ بعد سلطان معزول کر دئے گئے -

معاملہ مین عملی طور سے جو کچھ کیا وہ صرف مدحت پاشا اور حسین عونی
سر عسکر یعنی وزیر صیغہ جنگ نے کیا - مجھکو یہ بات بالتحقیق نہ معلوم
ہو سکی کہ آیا وزیر اعظم کو اس کارروائی کی پہلے سے اطلاع تھی یا
نہین - لیکن اتنا مجھکو معلوم ہے کہ اس واقعہ سے تین دن پہلے
وزیر اعظم سے یہ امر تسلیم کرا لیا گیا تھا کہ ملک کو تمام آفتون سے
نجات دینے کے لیے اسوقت بجز اس کارروائی کے کوئی اور تدبیر
نہین ہو سکتی ہے - وہ اس کارروائی مین اس سے زیادہ شریک
نہین ہوے - اور نہ مدحت پاشا اور حسین ع . ن کے علاوہ کسی
شخص نے اپنے جان کو اس خطرہ مین ڈالنا پسند کیا - اس
کارروائی کے پر خطرہ اور جان جوکھم ہونے مین کچھ شبہ نہین
ہو سکتا لیکن ان لوگون نے اپنے منصوبہ کی بیحد ہوشیاری کا
کے ساتھ پخت و پز کی تھی - اور اوسکو نہایت دلیری اور استقلال

کے ساتھ عمل مین لائے ۔

۲۹ مئی کے شام کو یہ لوگ قسطنطنیہ کے ایشیائی حصہ مین جاکر حسین عونی کے ایک مکان مین ٹھہرے ۔ اور آدہی رات کو جبوقت خوب بارش ہو رہی تہی اور ہر طرف اندہیرا چہایا ہوا تہا معہ ایک نوکر کے چہوٹی سی قایق مین بیٹھکر اس مقام پر اترے جہان وہ گاڑیان موجود رکہنے کے لئے حکم دے گئے تھے لیکن گاڑیان وہان موجود نہین اسلئے اون کو دیر تک سخت بارش مین کہڑا رہنا پڑا ۔ اس حالت مین اگر اون کو کوئی شخص دیکھہ لیتا تو غالبًا اون کے تمام منصوبون اور کارروائیون کا خاتمہ ہو جاتا ۔ آخر کار بڑی دقت اور تلاش کے بعد گاڑیون کا پتہ چلا ۔ جو نوکرون کی غلطی سے کسی دوسری جگہ پر پہونچ گئی تہین ۔

اسکے بعد حسب قرار داد مدحت پاشا محکمہ سرعسکری اور حسین عونی دلمہ باغچہ کی بارگون کی طرف روانہ ہوئے ۔ حسین عونی جو کہ فوج کے سرعسکر تھے ۔ بلا کسی دقت کے اوس فوج کو جو ان بارگون مین مقیم تھی ۔ محلات شاہی پر لے آئے ۔ اور بالکل بیخبری مین تمام شاہی محلات کا محاصرہ کر لیا گیا ۔ محاصرہ کے پورا ہو جانے کے بعد حسین عونی نے دروازہ کہلوایا اور قلار آغا سے جو کہ سلطان کی خانگی ملازمین کا سرگروہ تہا ۔ یہ درخواست کی کہ وہ سلطان کو اون کی نظربندی کی اطلاع کرکے یہ امر سمجہا دے کہ اسوقت زیادہ مناسب یہی معلوم

ہوتا ہی کہ وہ اپنے آپ کو سرعسکر کے حوالہ کردین - جو اون کی
حفاظت کا ذمہ دار ہوگا - پہلے سلطان نے فطرتی طور سے اسکی
مزاحمت کی - لیکن جب حسین عونی نے خود سلطان کے سامنے
جاکر اون کو پورا یقین دلادیا کہ اب مزاحمت سے کوئی فایدہ
نہین ہوسکتا تو وہ خاموش ہوکر اپنی قسمت پر راضی ہوگئے
اور بلا کسی مزاحمت کی اون کے اوپر پہرہ مقرر کرکے حسب قرارداد
ایک توپ اس غرض سے سر کردیگئی تاکہ مدحت پاشا کو معلوم ہوجاے
کہ سلطان نظربند کرلئے گئے ہین -
اس اثنا مین مدحت پاشا کی حالت نہایت خطرناک تھی - اونکو فوج پر
کوئے اختیار نہ تہا - اور نہ وہ باضابطہ طور سے اوسکو کوئی حکم
دیسکتے تھے - اس موقعہ پر اگر کچھ کام چل سکتا تہا تو محض اون کی
ذاتی وجاہت سے - لیکن اندہیری رات مین اون کا تن تنہا اور
بالکل بہیگا ہوا آنا خود اشتباہ پیدا کرتا تہا - اُنہون نے فوج کی
افسر سے یہ ظاہر کیا کہ اون کو سرعسکر نے بہیجا ہی - اور حشر کا
مدتت تمام اوسکو اس امر پر راضی کیا - کہ فوج کو میدان مین تیار
رکھے - مدحت پاشا نے یہ وقت نہایت مشکل سے کاٹا - کیونکہ
اون کو ہر وقت یہ اندیشہ لگا رہتا تھا کہ اگر اس عرصہ مین کوئی بری
خبر محل سے پہونچے تو غالبًا فوج اون سے بگڑ جاے گی -
اون کی یہ خوفناک حالت تقریبًا صبح کاذب تک قایم رہی - لیکن

وہ تہوڑے سے ہی عرصہ مین مشرقی دنیا کے اسٹیج سے غائب ہوگیا
اوس روز سے آجتک یہ "خود مختار ملک" جسپر کانگرس برلن کے
ممبرون نے اس قدر توجہ کی تہی اور جس کی بہبودی اور فلاح کیلئے
دس سال پیشتر یورپ کی تمام سلطنتین سخت کوشش کر رہی تہین -
ایسی دردناک حالت مین مبتلا ہے کہ اگر اوسپر انسان اور فرشتے
روئین تو بجا ہی - اس سے یہ امر بخوبی ثابت ہوتا ہی کہ سلطان نے
جو مدبرانہ صلاحین اس معاملہ مین بارہا دی تہین - اور جنپر مطلق توجہ
نہین کی گئی تہی وہ بالکل صحیح اور معقول تہین - پرنس الگزنڈر کی
آخری رخصت کے بعد امیر بلگیریا کے قائم مقام نے بالگیریا کی حکومت
قبول کرنے کے لئے مختلف لوگون سے درخواست کی - بالآخر
جولائی ۱۸۸۷ء مین ایک شخص مسمی بہ فرڈیننڈ باشندہ کوبرگ نے
اس جگہ کو بشرط رضامندی سلطنت ہای یورپ منظور کیا - لیکن
سلطنتہاے یورپ کی منظوری اسوقت تک نہین آئی ہی - پیشین
گوئی کے لئے بہت زیادہ پولٹیکل اور غیر معمولی عقل کی ضرورت
نہین ہے - غالباً اس کتاب کے طبع ہونے سے پہلی ہی اس
شخص کو بھی پرنس الگزنڈر کی طرح کسی چہوٹی سی جرمنی ریاست
مین پناہ گزین ہونا پڑے - ایک زمانہ مین اس گمراہ شخص کا خیال
نہایت درست معلوم ہوتا تہا جب کہ اوسنے ایک مجمع مین یہ
بیان کیا تہا کہ "اگر مجہکو اپنے دلی خواہشون کے موافق کام کرنیکا

اختیار رہوتا تو مین دفعتا بلگیریا مین چلا جاتا - لیکن جو شخص بلگیریا کا
امیر منتخب کیا جاتا ہی اوسکو تمام معاہدات کی پابندی نہایت ضروری
ہے - اور یہی پابندی اسکی حکومت کو مضبوط اور بلگیریا کو خوشحال
کرسکتی ہے - بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اس شخص کو اپنی مرضی کے
موافق کام کرنے کی اجازت نہین دیگئی - کیونکہ نہ وہ تمام معاہدات کا
پابند رہا - اور نہ باشندگان بلگیریا مین خوشحالی قائم کرسکا - بلکہ خود
اوسکی حکومت بجاے مضبوط ہونے کے اور زیادہ کمزور ہوگئی -
اب اوسکی نسبت صرف یہی سوال ہوسکتا ہی کہ دیکھیئے وہ کب تک
اپنی اس حالت اور جگہ پر قائم رہتا ہے -

سلطان عبد الحمید خان کا معاملہ نہایتہ صاف ہی اوسپر کسی
قسم کا اخلاقی حملہ نہین ہوسکتا - جنوبی اور مشرقی یورپ کی ابتدا مین سوال
علاج کا نگرس برلن مین تجویز کیا گیا تہا اوس مین سلطان عبد الحمید خان
بھی شامل تھے - لہذا وہ کانگرس کے تمام شرائط کی تعمیل کے لئے
ہمیشہ مستعد اور آمادہ رہے - جتنے سلاطین اس معاہدہ مین شریک
تھے - اون مین سے صرف سلطان عبد الحمید خان ایسے ہین
جنہون نے اس معاہدہ کی ہر ایک شرط کی نہایت ایمانداری سے
ساتھہ تعمیل کی ہے - اور اب سلطان کو پرنس بسمارک کے اون
الفاظ کی طرف جو اونہون نے ۱۸۷۸ء مین معاہدہ برلن کی دفعہ
(۲۳) پر بحث کرتے وقت کہے تھے - تمام یورپ کی سلطنتون کو متوجہ کرنا

پورا حق حاصل ہے ۔ مباحثہ کے وقت کانگرس کے بعض ممبرون کو
بلگیریا کے نسبت بہت کچھ بے اطمینانی تھی ۔ چنانچہ درخواست کیگئی
تھی کہ اسوقت بلگیریا کی آیندہ پیچیدگیون اور بدانتظامیون کی انسداد
کا بھی بند وبست کافی طور پر کر دیا جاوے ۔ اسکے نسبت پرنس
بسمارک نے یہ کہا کہ ”اسوقت کانگرس کی یہ حالت نہین ہی کہ وہ
تمام خطرات انسداد کا انتظام اپنے ذمہ لے ۔ اگر باشندگان
بلگیریا حسد یا ذاتی ناقابلیت کی وجہ سے اپنا جدید انتظام نہین چلاسکتی
تو اس مین کچھ شک نہین کہ یورپ کو اس مسئلہ پر دوبارہ غور کرنا پڑیگا
لیکن وہ وقت ابھی نہین آیا“ میرے خیال کے موافق اب وہ وقت
آگیا ہے ۔ اور اوسکا باعث باشندگان بلگیریا کا حسد یا ذاتی ناقابلیت
نہین ہی بلکہ سلطنت روس کا عدم ایفاء وعدہ اور دوسری سلطنتون کی
بے اعتنائی ہی ۔ اور اب جدید انتظام کسی طور سے نہین چلسکتا ۔ اسصورت
مین سلاطین یورپ کوئی کارروائی کرنا مصلحت سمجھتے ہین یا نہین ؟
اگر اسوقت سلاطین یورپ اس مسئلہ پر غور کرین تو اس کی صرف دو نتیجے
ہو سکتے ہین یا تو یہ کہ بلگیریا کا صوبہ دوبارہ سلطان کی رعیت اور بلاواسطہ
حکومت مین دیا جاے ۔ اس فیصلہ کی تائید مین وہ ترقی جو خاص سلطان کی
حکومت مین رہنے والون نے اس عرصہ مین کی ہی ۔ بمقابلہ اوس
پریشانی اور بے اطمینانی کے پیش کیجا سکتی ہی جس مین خودمختار صوبون کے
باشندے مبتلا رہے ہین ۔ اس فیصلہ سے تمام یورپ مین امن قائم ہو جائیگا

اور بلگیریا کی حکومت ایک ایسی سلطنت کی ہر تہہ مین آجائیگی جو سب سے کم طامع
اور نہایت ایماندار ہی۔ اگر وعدؤں کا ایفا یصیبت مین استقلال شستقال
مین صبر سلطنتہاے یورپ کے نزدیک خصائل حمیدہ اور قابل قدر
ہین تو سلطنتہاے یورپ کو سلطان عبدالحمید خان کی پوری قدر
کرنی چاہیئے۔ لیکن افسوس ہی کہ متواتر تجربون سے ثابت کردیا کہ
یہ اوصاف بجاے قابل قدر سمجھے جانے کے بے اعتنائی اور
غضب اور حقارت کے باعث ہوتے ہین۔ مجھکو اسبات کا پورا یقین ہی کہ
سلطنتہاے یورپ کے اس فیصلہ سے بلگیریا اور نیز تمام دنیا کو بیحد
فایدہ پہونچیگا۔ لیکن مجھکو اوسمین کامیابی کی بہت ہی کم امید ہی۔
دوسرا پہلو وہ ہی جسکے اختیار کیے جانیکا گمان غالب ہی۔ اور جسکی طرف
تمام حالات اشارہ کر رہے ہین۔ کیونکہ اس کتاب کو ختم
کرتے وقت جس مین مینے ایک نیک نہاد اور دانشمند پادشاہ کے
حالات بیان کرنے کی کوشش کی ہی۔ مجھکو جنوبی اور مشرقی یورپ کا
افق طوفان کے کالے بادلون سے گھرا ہوا نظر آتا ہی۔ اور میرے
کانون مین اوسی طوفان کی ہلکی ہلکی آوازین آرہی ہین جس مین
بجلی کی جگہہ توپون کے شعلے اور جلتے ہوے شہر نظر آئینگے
اور جس مین بجاے موجون کے انسانون کا سرخ خون اور عورتون کے
تلخ آنسو بہون گے۔ اور تاریخ مین اوسکا یادگار اوسکے لئے ہوئی تختہ ہائی شاہی
ویران سلطنتوں اور تباہ قومون سے رہ جائیگا۔ فقط

توپ کی آواز سے جسکا حالت کامیابی مین سر کرنا قرار دیا گیا تھا۔ اس اندیشہ کو رفع کر دیا۔ اور مدحت پاشا کو معلوم ہو گیا کہ سلطان نظربند ہو گئے۔ مدحت پاشا کو جب یہ اطمینان ہو گیا تو اُنہون نے فوج کے سامنے آکر تقریر کی اور اوسکو اس کارروائی اور اوسکی ضرورت سے واقف کرکے اوسی فوج کا ایک دستہ شہزادہ مراد کو تخت نشینی کا مژدہ پہونچانے اور اونکو اپنے ہمراہ لانیکا حکم دیا۔ فوج نے اس حکم کی نہایت خوشی کے ساتھ تعمیل کی۔ اور جب شہزادہ مراد وہان پہونچے تو تمام فوج اور دوسرے تماشائیون نے جو وہان جمع ہونا شروع ہو گئے۔ اونکی شاہانہ تعظیم کی۔ اور اون کو بخوشی تمام اپنا پادشاہ تسلیم کر لیا سلطان عبد العزیز پہلے اوس محل مین ٹہرائے گئے جو سر اگلیو پائنٹ کے قریب واقع ہے۔ لیکن سنا جاتا ہے کہ اُنہون نے وہان رہنا خود ناپسند کیا۔ ہر چند میرے خیال کے موافق وہ اوس مکان سے بمصلحت منتقل کر دئے گئے تھے۔ کیونکہ استنبول کے عام مسلمان رعایا سے اون کی طرفداری کا سخت اندیشہ تھا۔ پس سلطان کو اس مقام سے چراغان کو منتقل کر دیا جہان اُنہون نے بصرف کثیر رعایا کے بہت سے مکانات منہدم اور ضبط کرکے ایک عالیشان مکان بنوایا تھا اور جو بڑے درجہ تک اون کے بدبختی کا باعث ہوا۔ غالبًا اسی مصلحت پر مبنی ہوگا۔

اس تبدیلی کے متعلق ملک کے ہر ایک حصہ مین تار کے ذریعہ سے

خبرین دیگئین - اور ہر جگہ اس کارروائی پر پورا اطمینان اور خوشی
ظاہر کی گئی - لیکن اوسدن شام تک سفیران دول خارجہ یا کسی
دوسرے شخص کو ملک سے باہر خبر بھیجنے کی بالکل اجازت نہ تہی
ہماری گورنمنٹ کو سفیر مقیم سلونیکا نے یہ تار دیا تہا کہ "مراد کی
تخت نشینی پر عام اطمینان ظاہر کیا گیا ہے" چونکہ میری طرف سے
اون کو کوئی خبر نہین پہونچی تھی - لہذا اون لوگون نے پریشان
ہوکر مجھسے اس تار کے معنے دریافت کئے - اسوقت تار کے دفتر
کہل گئے تھے - اور مینے اون کو تفصیلی کیفیت سے اطلاع دیدی
اس عرصہ مین صرف ایک اخبار کا ایڈیٹر یا مالکان اخبار کے پاس
اس واقعہ کے بھیجنے مین کامیاب ہوا تہا - یہ شخص ایک ترکی پوسٹ
آفس کا افسر تہا - اور اوسنے پولٹیکل خبرون کے بھیجنے کے واسطے
کچھ ایسے اصطلاحی الفاظ مقرر کر رکھے تھے جو بظاہر معمولی معاملات
سے متعلق معلوم ہوتے تھے - اس شخص نے یہ ظاہر کر کے کہ
اوسکو ایک خانگی خبر بھیجنے کی از حد ضرورت ہے - مفصلہ ذیل تار بھیجنے کی
اجازت لے لی تھی -

"ڈاکٹرون (فرقۂ محب وطن) نے بیچارہ چین (عبد العزیز)
کی فصد لینی (معزولی) ضروری خیال کی ہے - دادی (والدۂ سلطان)
اوسکے ساتھہ - بھائی جون (مراد) نے کاروبار اپنے
ہاتھہ لیا" میرے خیال کے موافق اس واقعہ کی یہ پہلی خبر تھی جو کسی

یورپ کے دار الخلافت مین پہونچی۔

اگرچہ سلطان کی معزولی آسانی اور خاموشی کے ساتہ عمل مین آئی تھی۔ لیکن ابھی یہ دیکہنا باقی تہا کہ خاص قسطنطنیہ مین اس خبر کا کیا اثر پڑتا ہی۔ اور کونسا فرقہ معزول شدہ سلطان کے ساتہ ہمدردی کرتا ہی۔ لیکن یہہ تردد بہت جلد رفع ہوگیا۔ کیونکہ اس خبر کو عام رعایا نے نہایت خوشی کے ساتہ سنا۔ جس سے صاف ثابت ہوتا تہا کہ سلطان عبد العزیز خان کے آخر چند سال کی بد انتظامیون نے رعایا کو بہت کچہ بد دل کر دیا تھا۔

سلطان کے متعلقین محمود کے طرف دارون اور روسی فریق کے علاوہ کسی شخص کو اون کی معزولی کا رنج نہ تہا لیکن یہ لوگ تعداد مین اسقدر کم تھے کہ اون کے عام اور پرجوش رائے کا مقابلہ بالکل غیر ممکن تہا۔

مذہبی لوگون کی تسلی کے لیے شیخ الاسلام کے سامنے مفصلۂ ذیل فتوی پیش کیا گیا تہا۔

"اگر خلیفہ وقت سے جنون اور ملکی معاملات سے ناواقفیت کے آثار ظاہر ہون۔ اور وہ بیت المال کا روپیہ اپنے اوپر اوس سے زیادہ صرف کرتا ہو جو قوم نے اوسکے ذاتی اخراجات کے لیے مقرر کیا ہے تو کیا ان وجوہات سے وہ عام مصیبت اور عام تباہی کا باعث نہ خیال کیا جائیگا۔ اور اسصورت مین کیا اوسکو

تخت سے علیحدہ کرنا جائز نہوگا ؟"

اسکے جواب مین شیخ الاسلام حسن خیر اللہ نے لفظ بیشک لکھکر اپنے دستخط کر دئے۔ مسلمانون کی طرح عیسائی بھی اس کارروائی سے نہایت خوش تھے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ فرقہ محب وطن کی کوششون کا اصلی مقصد مسلمانون اور عیسائیون کو برابر کر دینا ہے فی الحقیقت اسوقت جو تبدیلیان ہو رہی تھین وہ ان تبدیلیون سے بالکل مختلف نہین۔ جن مین شخصی حکومت کے رہنے والے کسی پادشاہ کے ظلم سے تنگ ہوکر اوسکو تخت سے اوتار دیتے ہین۔ اسموقعہ پر جو کارروائی کی گئی اوسکا اصلی مقصد پادشاہ کو تخت سے اوتار دینا نہین۔ بلکہ سلطنت کے اصول کو بدل دینا تھا۔ اور یہ سخت کارروائی ایسی حالت مین اختیار کی گئی تھی۔ جب کہ کوئی اور چارہ کار نہ رہا تہا۔ لیکن اگر کسی پادشاہ کا تخت سے اوتار دینا کسی حالت مین جائز ہوسکتا ہے۔ تو یقیناً اسوقت سلطان عبد العزیز خان کو تخت سے اوتار دینا بالکل درست اور جائز تہا۔

اس وقت تک کارروائی مین کوئی دقت پیش نہین آئی تھی۔ لیکن آگے چلکر یہ حالت قائم نرہ سکی۔ اور پے در پے بدقسمتی سے کچھ ایسے واقعات پیش آئے جس سے تمام منصوبون اور امیدون کا خاتمہ ہوگیا۔ ان مین سے سب سے پہلا واقعہ سلطان عبد العزیز خان کی موت تھی۔ انگلستان مین عام طور سے یہی

سمجھا جاتا ہی کہ سلطان مرحوم قتل کئے گئے - ایسا سمجھنا فی الحقیقت کچھ تعجب انگیز نہین ہوسکتا - کیون کہ چوتھی جون کو پانچ دن اون کی معزولی کے بعد جب یہ خبر مشہور ہوی کہ اونہون نے ایک مقراض سے اپنے ہاتھون کی رگین کاٹکر خودکشی کرلی ہی - تو کوئی شخص ایسا نہ تھا جسکو اون کے قتل کا پورا یقین نہ ہو - چنانچہ میری بھی یہی رائے تھی مگر میری یہ راے شام کو سفارت کے ڈاکٹر کا بیان سنکر بالکل بدلگئی ڈاکٹر ڈکسن نے مجھسے وہ واقعات بیان کئے جنسے اہل انگلستان ابتک بخوبی واقف نہین ہین - ڈاکٹر ڈکسن ایک نہایت ہوشیار آدمی تھے - اور ممالک مشرق مین عرصۂ دراز تک رہنے کی وجہ سے محلات شاہی کے پوشیدہ اور ظالمانہ کارروائیون کو بخوبی جانتے اور سمجھتے تھے - علاوہ اسکے اون کی مزاج مین بجاے زود باوری کی ایک درجہ تک بے اعتباری تھی - پس اس امر کا ہرگز احتمال نہین ہوسکتا کہ کوئی شبہ واقع ہوا ہو - اور اون کی نظر اوس پر نہ پڑی ہو مجھکو کامل یقین ہے کہ اگر اون کو کوئی شبہ واقع ہوتا تو وہ اسکو مجھ سے کبھی نہ چھپاتے - ڈاکٹر ڈکسن امتحان نعش کے بعد سیدھے میرے پاس آئے - اور نہایت اعتماد اور شوق کے ساتھ سلطان کی خودکشی کے متعلق اپنی رائے ظاہر کی - اونہون نے مجھسے یہ بیان کیا کہ آج صبح کو باب عالی کے طرف سے قسطنطنیہ کے تمام اطبا اس غرض سے بلائے گئے تھے کہ وہ سلطان مرحوم کی نعش کو

بلکہ اسباب مرگ کی نسبت اپنی راے ظاہر کرین - چنانچہ ہمین نے
اور اکثر سفارتون کے ڈاکٹرون اور ترکی یونانی اور ارمنیا کے
چند طبیبون نے اس درخواست کو منظور کیا تہا - اور ہم سب نے
اون کی نعش کا امتحان کیا ہے -
علاوہ ان لوگون کے ایک اور انگریزی ڈاکٹر مسمی بہ ملتجن بہی اسوقت
قسطنطنیہ مین موجود تھے - یہ ایک ضعیف آدمی ہین اور سی لاگمی مین
لارڈ بیرن کی حالت نزع مین اون کے پاس تھے - اور اوس
زمانہ سے اسوقت تک مشرق مین رہتے - اور شاہی محلات کا
علاج کرتے ہین - یہ اور ڈاکٹر ڈکسن محل مین اتفاق سے ایسے
وقت پہونچے جب کہ دوسرے ڈاکٹر نعش کا امتحان ختم کر چکے تھے
پس ان لوگون کو نعش کا اطمینان کے ساتھ امتحان کرنے کا
پورا موقع ملا - ڈاکٹر ڈکسن کا بیان ہے کہ انہون نے الٹ پلٹ کر
جسم کے ہر ایک حصہ کو نہایت غور سے دیکھا - لیکن اون کو بجز
ہاتھ کے دو زخمون کے زد و ضرب کی اور کوئی علامت نہین ملی -
ڈاکٹر ڈکسن نے مجھ سے یہ بہی بیان کیا کہ انہون نے اپنی
تمام عمر مین ایسی نرم کھال کسی جوان آدمی کی نہین دیکھی -
سلطان مرحوم کے جسم کی کہال ایک شیر خوار بچہ کی کہال کیطرح
نرم اور ملائم تہی - لیکن باوجود اسکے جسم پر کوئی زخم یا نیل
نہین معلوم ہوتا تہا - اور یہ امر محض ناممکن ہے کہ اس قدر قوی

آدمی کو قابو مین لانے کی کوشش کی جائے۔ اور اوسکے جسم پر کوئی علامت ظاہر نہ ہو۔ ایک ہاتھ کی رگین بالکل اور دوسری ہاتھ کی رگین کسیقدر کٹی ہوی تہین۔ ڈاکٹر ڈکسن کی راے مین یہہ زخم چاقو کے نہین بلکہ ایک تیز مقراض کے معلوم ہوتے تھے پس ڈاکٹر ڈکسن اور ملتچن کو سلطان کی خودکشی مین ذرا سا بہی شک نہ تہا۔ اگر یہہ زخم سلطان نے خود نہین کئے تھے تو کسی شخص نے اون کی کرسی کے پیچہے سے آکر یہ زخم لگائے ہون گے لیکن کرسی کے پیچہے کہڑے ہوکر یہ عمل بغیر کسی کشمکش کے کرنا غیر ممکن تہا۔ اگر ایسا ہوتا تو ضرور تہا کہ اوس کے نشانات تمام جسم پر پائے جاتے اس فعل کا اس قدر خاموشی کے ساتھ عمل مین آنا بہی تعجب سے خالی نہ تہا۔ اگر تہوڑا سا بہی شور ہوتا تو اوس کی آواز دوسرے کمرہ مین جہان تمام بیگمات جمع تہین ضرور پہونچتی۔ علاوہ برین یہہ بہی معلوم ہوا ہی کہ جس کوچ پر سلطان لیٹے ہوے تہے اوس کے تکیہ کے پچہلے حصہ کو بیگمات دوسرے کمرہ مین بخوبی دیکہہ سکتی تہین اگر کوئی شخص کوچ کے پیچہے کہڑا ہوکر یہ عمل کرتا تو بیگمات اوس کو ضرور دیکہتین۔

ان واقعات کی بناپر جیسا کہ مین نے اوپر بیان کیا ہی ڈاکٹر ڈکسن اور ڈاکٹر ملتچن کو سلطان کی خودکشی کے متعلق کوی شبہہ نہ تہا جب یہ دونون آدمی باہر جاکر دوسرے ڈاکٹرون سے ملے۔

جو ان سے پہلے نعش کا امتحان کر چکے تھے تو اون کو معلوم ہوا کہ
اون لوگون کی بہی یہی راے ہے۔ ان ڈاکٹرون مین بعض آدمی
ممالک غیر کے رہنے والے ایسے تھے جن پر کسی قسم کا دباو نہین
پڑ سکتا تہا اور اون کو واقعہ کے خلاف بیان کرنے کی کوئی وجہ
نہین معلوم ہوتی تہی۔ مگر ان مین سے کسی شخص نے بھی بجز خودکشی
کے کوئی اور قیاس نہین ظاہر کیا۔ اس واقعہ کے چند سال بعد
سفارت فرانس کے مشہور ڈاکٹر ہیریون اور ڈاکٹر ڈکسن نے
اپنے اپنے بیانات طبع کرائے۔ جن مین بیان کیا گیا تہا کہ وہ لوگ
اپنی پہلی راے پر نہایت استقلال کے ساتہ جمے ہوے ہین
محض ڈاکٹرون کی شہادت خودکشی ثابت کرنے کیلئے کافی تہی لیکن بیگمات کے بیان
کو ڈاکٹرون کی شہادت کے ساتہ مطابق کرانے سے خودکشی کا مسئلہ نہایت صاف ہو جاتا ہے

ڈاکٹر ملتجن بعد امتحان نعش کے فورًا اون بیگمات کے
پاس آ گئے جنکا وہ علاج کرتے تھے۔ اور اس واقعہ کے متعلق
اون سے سوالات کئے۔ بیگمات نے بیان کیا کہ سلطان کی
معزولی کے بعد جب اون کی حالت نہایت پریشان ہوئی تو اوسکے
تمام ایسے ہتیار جنسے وہ اپنے آپ یا دوسرون کو ضرر
پہونچا سکین ہٹا لئے گئے۔ لیکن اوس دن صبح کے وقت
سلطان نے اپنی ڈاڑہی درست کرنے کے لئے مقراض مانگی
پہلے اوسکے دینے سے انکار کیا گیا۔ لیکن بعدہ باوجود دوسرے

بیگمات کے اصرار کے سلطان کی والدہ نے اون کی اس درخواست کا نامنظور کرنا گوارا نہ کیا۔ جب سلطان کو مقراض مل گئی تو اونہون نے بیگمات کو اپنے کمرہ سے علیحدہ کر کے اوسکا دروازہ بند کر لیا۔ اور بیگمات دوسرے کمرہ کی کہڑکی کے قریب بیٹھہ گئین جہان سے وہ سلطان کے کمرہ کے اوس حصہ کو دیکھہ سکتی تہین جہان کوچ بچہا ہوا تہا۔ اور جب سلطان اوسپر بیٹھے تھے تو اونکے سر کا پچہلا حصہ نظر آتا تہا۔ تہوڑی دیر بعد بیگمات نے یہ دیکھکر کہ اون کا سر آگے کو جہکا جاتا ہی شور مچایا۔ سلطان کی والدہ نے دروازہ توڑنے کا حکم دیا۔ اور جب بیگمات اوس کمرہ مین داخل ہوئین تو سلطان کو مردہ اور تمام فرش کو خون سے تربتر پایا۔ جب ڈاکٹر ملتچن کو معلوم ہوا کہ والدہ سلطان کی حالت اپنے بیٹے کے غم مین نہایت ابتر ہے۔ تو اونہون نے والدہ سلطان کے پاس حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ لیکن اونہون نے اسکے جواب مین یہ کہلا بہیجا کہ میرے پاس بجاے ڈاکٹر کے کسی جلاد کو بہیجنا چاہیئے۔ کیونکہ مین ہی کمبخت اپنے پیارے بیٹے کی موت کا باعث ہوی ہون۔ ڈاکٹر ڈکسن نے یہہ تمام واقعات مجہہ سے فوراً محل سے واپس آکر بیان کیئے تھے یہہ امر بالکل یقینی ہے کہ اگر قتل کا کوئی شبہہ ہوتا تو سب سے پہلے سلطان کی والدہ اور محل کی دوسری عورتون کو ہونا چاہیئے تھا

لیکن اوسوقت ان لوگون کو بہی خودکشی کے سوای کوئی اورشبہ نہ تہا
یہ امر مسلم ہے کہ سلطان عبدالعزیز خان کے خاندان مین
جنون موروثی تہا - اون کے بہائی عبدالمجید خان کا دماغ جن کی
بعد وہ تخت نشین ہوے - حالت جوانی مین خراب ہوگیا تہا - اور
اون کا بہتیجا مراد جو اوسنکے بعد تہوڑے دنون کے لیے تخت
نشین ہوا اوسی مرض مین مبتلا رہا - جہان تک مین جانتا ہون خود
سلطان عبدالعزیز خان کئی بار اس مرض مین مبتلا ہوچکے تہے -
پہلی مرتبہ اونکو جنون کا دورہ سنہ ۱۸۶۳ء مین ہوا تہا - جب کہ مین تہہنن
مین ایک کام کے لیے مقیم تہا - اورجسکا ذکر مین نے اون خطوط
مین کیا ہی جو مین نے وہان سے لکہے تہے - معزولی سے ڈیڑہ سال
قبل اون کو جنون کے دو اور دورہ ہوے - اسکی نسبت مین نے
لارڈ ڈربے کو یہ لکہا کہ وزرا مین سے ایک شخص نے جو میرا
بے تکلف دوست ہی مجہہ سے اس واقعہ کو نہایت صحت کے ساتہ
بیان کیا ہی - مینے یہ بہی لکہا تہا کہ یہ جنون عجیب عجیب شکلون مین
ظاہر ہوتا ہی - ایک مرتبہ اون کو یہ خبط ہوگیا تہا کہ وہ کسی ایسے
کاغذ کو نہین دیکہہ سکتے تہے جو سیاہ روشنائی سے لکہا ہو
پس ہر ایک کاغذ جو اون کے سامنے پیش ہوتا اوسکا سرخ
روشنائی سے لکہا جانا ضرور تہا - جو سفیر دولت عثمانیہ کی طرف سے
دوسرے ممالک مین بہیجے جانے کے لیے منتخب ہوتے تہے

اون کو جینون اسوجہ سے پڑنا پڑتا تہا کہ سرکاری مراسلات جو دوسرے پادشاہون کے نام ہوتے تہے۔ وہ قاعدہ کے موافق سرخ روشنائی سے نہین لکہے جا سکتے تہے۔ اور سلطان کسی ایسے کاغذ پر دستخط نہین کرتے تہے جو سرخ روشنائی سے نہ لکہا گیا ہو۔ ایک زمانہ مین ان کو اس قدر خوف ہوگیا تہا کہ بجز اون کے کمرہ کے تمام محل مین کوئی چراغ یا لمپ نہین جل سکتا تہا اور محل کے رہنے والون کو شام سے صبح تک اندہیرے مین بسر کرنا پڑتا تہا۔ بہرحال یہ تمام واقعات ایسے ہین کہ جنپر محض قلون مزاجی کا اطلاق نہین ہوسکتا۔ میرے خیال کے موافق یہ سب جنون کے آثار ہین۔

پس اس مزاج کے شخص کا معزولی کے غم مین خودکشی کر لینا کسیطور سے تعجب انگیز نہین ہوسکتا۔ خصوصًا جب یہ امر بہی معلوم ہی کہ سلطان کے خیال کے موافق معزول شدہ پادشاہ کے واسطے خودکشی سے بہتر کوئی اور تدبیر نہین ہوسکتی تہی۔ جب سلطان عبدالعزیز خان نے شہنشاہ نپولین کی معزولی کی خبر سنی تو بے اختیار اون کی زبان سے یہ نکلا کہ کیا یہ معزول شدہ شخص اب بہی زندہ رہنا پسند کرتا ہی۔ جب مینے پہلی مرتبہ یہ قصہ سنا تو مجکو اوسپر یقین نہ ہوا۔ لیکن کچہ عرصہ کے بعد اوس کی تصدیق ایک ایسے شخص کے زبانی ہوگئی جس نے

خود سلطان مرحوم کی زبان سے اس فقرہ کو سنا تھا شخص مذکور کی
سچائی پر شک کرنے کی بہ ظاہر کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی ۔
اسوقت سلطان عبدالعزیز خان کے قتل کا کوئی شبہ نہ تھا
اور نہ تین سال بعد جب کہ ایک غیر منصفانہ اور برائے نام تحقیقات
شروع ہوئی کوئی قابل توجہ شہادت موجود تھی ۔
حقیقتاً اس تحقیقات سے چند سر برآوردہ اشخاص کو تباہ اور
پریشان کر دینا مقصود تھا ۔ اس مین کچھ کلام نہین کہ اگر ملزمین کو
گواہون پر جرح کرنے کی اجازت دیجاتی تو یہ تمام الزامات
بالکل بے اصل ثابت ہوجاتے ۔ اور ہر شخص کو معلوم ہوجاتا
کہ جو شہادتین ان الزامات مین پیش کی گئی تہین وہ محض بے بنیاد
اور سراسر غلط تہین ۔ چونکہ اس قابل نفرت اور فرضی کارروائی کو
وہ لوگ بہی جن کو ملزمین کے ساتھ کوئی ہمدردی نہین ہے
انصاف کے علاوہ دوسرے مقاصد پر مبنی سمجھتے ہین ۔ لہذا
اوسکی نسبت زیادہ بحث کرنے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی
بہر حال اس کارروائی سے جو کچھ حقیقتاً مقصود تھا اوس مین
پوری کامیابی ہوگئی ۔ اور اس ترکیب سے جو سر برآوردہ لوگ
شخصی اقتدارات کے مزاحم سمجھے جاتے تھے ۔ وہ جلاوطن
کر دئے گئے ۔ لیکن جو لوگ جھوٹی شہادتین دیکر اس
سزایابی کے باعث ہوے تھے ۔ اور جنہون نے خود عہدہ دارکی

کی ترغیب سے سلطان کے قتل کا اقبال کیا تھا وہ نہ صرف سزا سے
بچ گئے بلکہ سنا جاتا ہی کہ اون کو بڑی بڑی پنشین دیگئی ہین۔
قتل پر تین سال گزر جانے کے بعد ایک پہلوان اور ایک مالی کا
عدالت مین حاضر ہوکر سلطان کے قتل کا اقرار کرنا بالکل تعجب انگیز
معلوم ہوتا ہی۔ اور بظاہر اس کی کوئی وجہ بجز اسکے سمجھہ مین نہین آتی
کہ ان لوگون سے گو نہ صرف سزا سے بچا سنے بلکہ انعام وغیرہ کا بھی
وعدہ کیا گیا ہوگا۔ بشرطیکہ وہ اقرار جرم سے مدحت پاشا اور اونکے
دوسرے ساتھیون کو اعانت جرم کی سزا دلواوین۔ چنانچہ اون
لوگون سے ایسا ہی کیا اور سلطان مدحت پاشا اور اون کے ایسے
ساتھیون کے طرف سے جنسے وہ ہر وقت خوف زدہ رہتے تھے بالکل
مطمئن ہوگئے۔ لیکن یہ سلطان عبدالحمید خان کے دامن نیکنامی
وہ بدنما دھبہ ہی جو کسی طرح سے نہین جاسکتا۔ سلطان عبدالعزیز
کی افسوسناک موت کے ساتھہ ہی فرقہ محب وطن کی امید وںکا
بھی خون ہوگیا۔ ایک زمانہ مین مشہور تھا کہ مراد نہایت کثرت سے
شراب پیتے ہین۔ لیکن بعد اوس کے معلوم ہوا تھا کہ انہون نے
اسکیدرجہ اوسکو کم کردیا ہی۔ اون کا دل و دماغ ہمیشہ سے ضعیف
تھا۔ جب سلطان عبدالعزیز خان سے اپنی معزولی سے ایک مہینے
پہلے اون کو قید کرلیا تھا اور ہر وقت اون کو یہ خوف دلایا جاتا تھا
کہ تمہارے قتل کے لیے بہت جلد حکم جاری ہو نے والا ہی تو

اونہون نے پہر شراب کی کثرت کر دی ہتی اور اکثر شمپین مین برانڈی ملا کر پیا کرتے تھے - جس زمانہ مین اون کو تخت پر بٹھانے کے لیے سازشین ہو رہی تہین وہ نہایت خوف کی حالت مین تھے - کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر اس کارروائی مین ناکامی ہوئی تو وہ ضرور قتل کر ڈالے جائینگے - لیکن عبد العزیز خان کی موت کی خبر سے اون کو ایسا صدمہ ہوا کہ اون پر ایک جنون کی سی کیفیت طاری ہو گئی - جسکی وجہ سے تمام اصلاحی کارروائیون کو بمجبوری ملتوی کر دینا پڑا - اس زمانہ مین حیرت ناک واقعات کا ایک سلسلہ جاری تہا - سلطان عبد العزیز خان کی خودکشی کے دس دن بعد دفعتًا یہ خبر مشہور ہوی کہ جماعت وزراء پر جب کہ وہ لوگ کونسل مین جمع تھے حملہ کیا گیا ہی - اور اون مین سے چند آدمی مار ڈالے گئے - اور کچھ زخمی ہوے ہین - اس واقعہ سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا تہا کہ اس تبدیلی کے خلاف کوئی اور تبدیلی ہونے والی ہی - جسکی وجہ سے لوگون مین ایک گونہ بے اطمینانی پہیل گئی تھی - یہ خبر سنکر میرے ایک ساتھی نے نہایت خوف زدہ حالت مین میرے پاس آکر دریافت کیا کہ اب کیا کرنا چاہیئے کیا اس موقعہ پر قسطنطنیہ چھوڑ کر جہاز پر چلا جانا مناسب نہ ہوگا؟ اسکے جواب مین مینے یہ کہا کہ میرا ارادہ تو یہی ہی کہ جب تک مجھکو اس واقعہ کی پوری کیفیت معلوم نہ ہو - مین اپنی جگہہ پر

چپ چاپ بیٹھا رہوں - مین کوئی ایسا کام کرنا نہین چاہتا جس سے
عام خوف اور بے اطمینانی بڑھجاے -
بہرحال تہوڑی دیر کے بعد معلوم ہوگیا کہ یہ کوئی خوف کا موقع نہین ہی
اور جو کچھ ہوا وہ محض ایک شخص نے بلا کسی سازش اور مدد کے
اس بہادری کے ساتھہ کیا ہی جس کی نظیر شاید مشکل سے ملیگی
یہ نوجوان شخص سرکیشیا کا رہنے والا اور حسن چرکس کے نام سے
مشہور تہا عام طور سے یہی خیال کیا جاتا ہی کہ اوسکو حسین عونی
کے علاوہ کسی دوسرے وزیر کے ساتہ کوئی ذاتی عداوت نہ تہی
لیکن وہ ایک ہندوستانی سپاہی کی طرح بہنگ کی نشہ سے
بدمست ہوگیا تہا - اور اوس حالت مین جو شخص اوسکے سامنے آیا
اوسنے بلا تامل اوسپر حملہ کیا - اس خیال کی تائید اس واقعہ سے
بہی ہوتی ہی کہ پہلے وہ حسین عونی کی تلاش مین اوسکے مکانپر
گیا لیکن جب یہ معلوم ہوا کہ وہ کونسل مین ہی - تو وہ سیدہا
کونسل کو روانہ ہوا - رات کے وقت وزراء کا بلا کسی حفاظت کے
کونسل مین جمع ہونا خود اس امر کو صاف بتلا رہا ہی کہ باوجود
ان تمام تبدیلیون کے شہر مین ہر طرح امن تہا - حسن چرکس نے جو کہ
تپنچہ لگانے مین مشہور تہا دربان سے حیلہ کرکے کہ وہ کسی وزیر کے
پاس کچھ پیام لایا ہی بلا کسی مزاحمت کے کونسل کے کمرہ مین پہونچتے ہی
متواتر دو فیر کئے - پہلے فیر نے حسین عونی سرعسکر کا کام تمام

کر دیا۔ اور دوسرے سی رشید پاشا وزیر صیغہ خارجہ مقتول
ہوے۔ یہ حالت دیکھکر دوسرے وزراء سواء وزیر افواج بحری
کونسل کے کمرہ سے نکل جانے کے لیئے دروازہ کی جانب جھپٹے
لیکن یہ بڈہا بہادر جس کی دلیری اس سے پیشتر بارہا بڑے بڑے
موقعون پر ثابت ہوچکی ہتی قاتل کے پیچھے جا پہونچا اور اوس کو
گرفتار کرنا چاہا لیکن جب اس کشمکش مین اوسکے کئی خنجر لگے
تو وہ حسن چرکس کو چھوڑ کر چپکے سے اوس کمرہ مین چلا گیا جہان
وزیر اعظم پیشتر سے پناہ گزین تہا۔ ان دونون بڈہون نے
ایک بڑی کوچ اوٹہا کر دروازہ مین اڑا دی۔ تاکہ حسن چرکس اندر
نہ آسکے۔ جب حسن چرکس دروازہ کہولنے مین ناکامیاب ہوے تو
اوسنے رشدی پاشا وزیر اعظم کی خدمت مین نہایت مودبانہ طور کر
یہ عرض کیا کہ اے میرے باپ مین آپکو یقین دلاتا ہون کہ میرا
مقصد آپ کو ضرر پہونچانا نہین ہے۔ آپ براہ عنایت دروازہ
کہولدین۔ تاکہ مین وزیر افواج بحری کا کام تمام کر دون۔ اسکے
جواب مین رشدی پاشا نے کہا کہ بیٹے تمہاری اسوقت ایسی
حالت نہین ہے کہ مین تم کو اندر آنے کی اجازت دون۔ اور
مین کسیطور سے دروازہ نہین کہولون گا۔ جس وقت کہ یہ عجیب
گفتگو کونسل کے کمرہ مین ہورہی ہتی اوسوقت وزراء کے غیر مسلح
ملازمون نے حسن کو گرفتار کرنا چاہا۔ لیکن وہ لوگ اس کوشش مین

سکے بعد دیگرے قتل اور زخمی ہوے - اور جبتک ایک سپاہی نے
آکر اوسکو ایک برچھی سے زخمی نہین کیا - اوسوقت تک وہ گرفتار
نہین ہوا - حسن چرکس اپنے ہمراہ چار پستول لایا تھا - دونون
ہاتھون مین اور دونون جوتون مین جنکے ذریعہ سے اوسنے سات
آدمیون کو جان سے مارڈالا - جن مین سے دو وزیر تھے - اور
آٹھہ آدمیون کو زخمی کیا جن مین سے ایک وزیر افواج بحری تھا
دوسرے روز حسن چرکس کو پھانسی دی گئی - لیکن اوسنے مرتے
دم تک استقلال اور ثابت قدمی کو ہاتھ سے نہین دیا - باوجود زخمی
ہونے کے وہ پھانسی کے تختہ پر خود چڑھ گیا - اور اپنے گلے مین
اپنے ہاتھہ سے خود پھانسی کی رسی ڈال لی - اور اس موقعہ پر
بھی اوسنے وہی جرات اور ہمت ظاہر کی جو اوسنے اپنے دشمنون سے
معاوضہ لینے کے وقت ظاہر کی تھی - اس کارروائی کی اوسکی
ذاتی عداوت کے سوا جو حسن چرکس کو وزیر صیغہ جنگ کے ساتھ
بظاہر کوئی اور پولیٹکل وجہ معلوم نہین ہوتی - بہر حال اگر یہہ کارروائی
گورنمنٹ کے خلاف بھی فرض کر لی جاوے تب بھی یہ سمجھنا چاہئے
کہ اوس مین بالکل کامیابی نہین ہوی - کیونکہ جو ہنگامہ اس کی وجہ
سے دفعتا ہو گیا تھا وہ تھوڑی دیر بعد رفع ہو گیا - اگر بجای حسین عسکر کے
مدحت پاشا مارے جاتے تو البتہ دوسری حالت تھی - کیونکہ
ان تمام اصلاحون اور تبدیلیون کے منصوبون کے وہی بانی

مبانی خیال کئے جاتے تھے۔ حسین عونی نے اگرچہ سلطان عبدالعزیز کی معزولی مین سب سے زیادہ کوشش کی۔ لیکن عام طور سے یہی سمجھا جاتا تھا کہ اون کو اصلاح کے جانب دلی توجہ نہین ہے۔ کیونکہ خود اون کا محکمہ فوج ایسا پاک وصاف نہ تہا کہ وہ اوس کو ایک قومی جلسہ کے اختیار مین دیدینا پسند کرتے۔ علاوہ برین لوگون کو یہ بھی اندیشہ تہا کہ کہین اون مین اور مدحت پاشا مین قیدار کے متعلق جھگڑا نہ ہوجائے۔ ان تمام وجوہات پر نظر کرکے فرقہ محب وطن نے اونکی موت کو بجاے نقصان کے ایک قسم کا فایدہ تصور کیا۔ جدید قانون متعلق اصلاحات کے اجراء کا ہر شخص کو بے حد انتظار تہا۔ لیکن جب وہ کچھہ عرصہ تک جاری نہ ہوا تو لوگون مین بے اطمینانی پہیلنی شروع ہوی۔ اولاً ان قوانین کے نہ جاری ہونے کا سبب سلطان کی علالت بیان کی جاتی تہی۔ اور اصل حقیقت اس طور پر پوشیدہ رکھی گئی کہ اوسکے نسبت کسیکو شبہہ بھی نہوا۔ باوجودیکہ میرے پاس اطلاع کے ذرائع مہیا تھے۔ لیکن پہر بھی مجھکو ایک عرصہ تک یہہ نہ معلوم ہوسکا کہ سلطان بجاے جسمانی بیماری کے دماغی امراض مین مبتلا ہین جب وزیراعظم کو اس امر کا پورا یقین ہوگیا کہ مین اصل کیفیت سے واقف ہون۔ اوسوقت اونہون نے ۲۲ جولائی کو مجھہ سے اون تمام دقتون کا ذکر کیا جو اون کو پیش تہین۔

وزیر اعظم اور مدحت پاشا گورنمنٹ کی آئندہ کارروائی کے متعلق مختلف الرائے تھے۔ کیونکہ رشدی پاشا اوسوقت تک کوئی کارروائی کرنا نہیں چاہتے تھے۔ جب تک سلطان کی صحت کی نسبت بالکل نا امیدی نہ ہوجاوے۔ اب تک ڈاکٹروں نے اس کی نسبت قطعی رائے قائم نہیں کی تھی۔ برخلاف اسکے مدحت پاشا کا یہ خیال تھا کہ سلطان کی حالت صحت کو قوم سے پوشیدہ رکھنے مین گورنمنٹ پر ایک بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اسلئے ضرور ہے کہ اصلی کیفیت قوم کے ایک بڑے مجمع کے سامنے پیش کیجاوے۔ اور جو کچھ وہ فیصلہ کرے اوس کے موافق عمل کیا جاوے۔ اون کے اوسوقت کی گفتگو سے مجھکو معلوم ہوتا تھا کہ وہ قطعی کارروائی کی لئے بالکل آمادہ تھے۔ کیونکہ اون کو اوسوقت کے بیکار ضائع ہونے کی نسبت سخت افسوس تھا۔ اور وہ بہت جلد اپنی قوم اور تمام اہل یورپ پر یہ بات ثابت کردینا نہایت ضروری سمجھتے تھے۔ کہ اب سلطنت عثمانیہ کی تاریخ مین نیا زمانہ شروع ہونے والا ہے۔ چونکہ قومی کونسل اس امر کا قطعی فیصلہ کرچکی تھی کہ اصول سلطنت مین کامل تبدیلی نہایت ضروری ہے لہذا مدحت پاشا کی رائے تھی کہ وہ اصلاحات صرف اوس فیصلہ کی بنا پر جاری کردئے جائین۔ غالبًا اون کی اس تعجیل کی یہ وجہ تھی کہ اون کو یہ معلوم نہ تھا کہ سلطان عبدالحمید خان

اپنی تخت نشینی کے بعد اون اصلاحات کو جنکے لیئے مدحت پاشا نے
اس قدر سخت کوششین کی ہین ۔ منظور کرتے ہین یا نہین آ
سلطان مراد سے قبل تخت نشینی یہ وعدہ لے لیا گیا تہا کہ وہ اپنی
تخت نشینی کے بعد فورًا اون تمام اصلاحات کو جاری کر دین گے
لیکن سلطان عبد الحمید خان کے نسبت جن سے مدحت پاشا
واقف بہی نہ تھے ۔ یہ سمجہا جاتا تہا کہ وہ بعد تخت نشینی کے بالکل اپنی رای کے
مختار ہون گے ۔ کیونکہ اون سے اسکے متعلق کسی قسم کا وعدہ
نہین لیا گیا تہا ۔ مدحت پاشا کی کارروائی پر وزیر
اعظم کا یہہ اعتراض نہایت قوی تہا ۔ کہ ان اصلاحات کا
اصلی مقصد شاہی اقتدارات کا محدود اور کم کر دینا ہے ۔ اور
ایسے قوانین کا وزراء کو ایسے وقت مین جاری کرنا جب کہ بادشاہ
اون کے سمجہنے سے معذور ہو کیا جائز قرار دیا جا سکتا ہے اور
کیا اوسکے جانشینون پر اون کی پابندی ضرور ہو گی ۔ رشدی پاشا
کا اس معاملہ مین تامل بالکل فطرتی اور واقعی تہا ۔ لیکن دوسرا
دلیرانہ طریقہ بہی غالبًا کچہ خطرناک یا بیجا نہ تہا ۔ کیونکہ وزرا اس عرصہ
مین بہت ایسے اقتدارات بہ مجبوری کام مین لا چکے تہے ۔ اور
اکثر ایسے کام اپنی ذمہ داری سے کر چکے تھے ۔ جن کی نسبت
بادشاہ کی مرضی اور حکم حاصل کرنا ضرور تہا ۔ لیکن وزیر اعظم
مین اس اہم اور خطرناک کام کو اپنی ذمہ داری سے انجام

دینے کی جرات نہ تھی - چنانچہ ایک مہینہ اسی طرح سے گزر گیا - اور وہ اوس کاروائی کے لیے جسکا کرنا مجبوری ضروری تہا آمادہ نہو سکے اور بالآخر یہ چاہا کہ اپنی ذمہ داری کا ایک حصہ میرے سر ڈالین - ان اسباب سے اوس عزت کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہی جو انگلستان کو اوسوقت قسطنطنیہ مین حاصل تہی - کیونکہ ایک ایسی سلطنت کے وزیر اعظم کا جو اپنے معاملات مین غیر لوگون کا دخل دینا سخت ناپسند کرتی ہو اس نازک معاملہ مین سلطنت انگلستان سے مشورہ کرنا بغیر اس اعلے درجہ کی خصوصیت اور اخلاص کے بالکل غیر ممکن تہا -

محمد رشدی پاشا پچیس اگست کو میرے پاس اس غرض سے آئے کہ مجھہ سے اس امر مین صلاح کرین کہ اب سلطان کی مراد کے نسبت کیا کارروائی کیجائے - مینے اوسی روز اس معاملہ کی اطلاع اپنی گورنمنٹ کو دیدی کہ رشدی پاشا نے آج مجھہ سے بیان کیا کہ اب اعلیٰ حضرت کی صحت کی مطلق کوئی امید نہین رہی ہی علاوہ برین دار المجانین کے اعلی عہدہ دار کی بہی (جن کو مین جانتا ہون کہ وہ اس فن مین بہت کامل اور لایق ہین) یہی راے ہے اور ڈاکٹر لیدرس دارف کی جو دماغی امراض کے مشہور طبیب ہین اور ویانا سے خاص طور پر بلوائے گئے ہین یہ راے ہی کہ جب تک سلطان کو چند ماہ تک نہایت خاموشی کی حالت مین نہ رکھا جاے اوسوقت تک یہ فیصلہ کرنا نہایت مشکل ہی کہ اون کا مرض علاج پذیر

ہے یا نہین - لیکن رمضان شریف اور عید قریب ہونے کی وجہ سے
حبس مین پاشا کا برآمد ہونا ضروری ہے - ڈاکٹر لیدرس وارف کی اس
تجویز پر عمل کرنا نہایت مشکل تھا -
وزیر اعظم باوجود ان تمام باتون سے معلوم ہونے سے کے اپنے
دل سے اس خیال کو رفع نہین کرسکتے تھے - کہ ایسا نہ ہو کہ
سلطان مراد اچھے ہو جائین اور اون کو اسبات کا رنج ہو کہ وہ
تھوڑی سی بیماری کی وجہ سے تخت سے علیحدہ کردئے گئے
رشدی پاشا کا یہ منشا تھا کہ اس معاملہ مین مین اون کو کوئی معقول
صلاح دون - مینے اون سے صاف طور پر بیان کردیا کہ آپکو
مجھہ سے ہرگز یہ توقع نہین رکھنی چاہئے کہ مین آپ کو ایسے نازک
مسئلہ مین بحیثیت سفیر انگلستان کوئی راے دون گا - آپ کو
یہ خیال رکھنا چاہئے کہ اسوقت آپ کے دو فرائض منصبی ہین -
ایک اپنے پادشاہ کے متعلق اور دوسرا اپنے ملک کی بہبودی
کے نسبت - پس آپکو ضروری ہے کہ جہان تک ممکن ہو ان دونون کا
پورا خیال رکھین - لیکن جب آپ کو اس امر کا یقین ہو جاے کہ
سلطان کی علالت کی وجہ سے ملک کی امن اور آسایش مین فرق
پڑتا ہے - تب اوسکا رفع کرنا سب سے مقدم ہے - اس امر کا
فیصلہ کرنا کہ آیا وہ وقت آگیا ہے یا نہین - آپ لوگون کا کام ہے
مینے اسکے متعلق جو رپورٹ اپنی گورنمنٹ کو بھیجی اوس مین استقدر

اور زیادہ کردیا تہا کہ اگرچہ وزیر اعظم سے گفتگو کرتے وقت مجہ کو احتیاط اور ہوشیاری ضرور تھی - لیکن مجھکو آپسے اپنی اصلی راے چھپانے کی ضرورت نہین ہے - میری اصلی راے یہ ہے کہ جہانتک ممکن ہو بہت جلد تبدیلی کرنی چاہئیے - اور سلطنت کا بغیر کسی بادشاہ کے رہنا ایکدم سے واسطے بھی مناسب نہین -

دوسرے روز شاہزادہ عبدالحمید نے ایک انگریز کو جو عرصہ سے اون کی خدمت مین رہتا تہا - اور اون کا بڑا معتمد علیہ تھا بغرض طلب مدد سفارت انگلستان میرے پاس بہیجا اور اوسکے ذریعہ سے مجھکو اپنے خیالات اور راے سے مطلع کیا - شاہزادہ نے یہ ظاہر کیا کہ اون کی سب سے پہلی یہ خواہش ہے کہ وہ گورنمنٹ انگلستان کی مرضی کے موافق کام کرین - اور اُنہون نے ہماری پارلیمنٹ کی رپورٹون کا بھی ترجمہ کرادیا ہے - وہ اس امر سے بخوبی واقف ہین کہ انگلستان اور ٹرکی مین جو عہد و تعلقات تہے اون مین بلگیریہ کے واقعہ سے ضرور فرق آجائیگا - اور پارلیمنٹ مین جو سخت الفاظ اون لوگون کے نسبت استعمال کئے گئے تھے - جو اس واقعہ کے ذمہ دار تھے وہ اون کو بالکل درست اور ٹہیک تصور کرتے ہین - اور نیز یہ بیان کیا گیا کہ سلطنت کا اعتبار سخت کفایت شعاری کے ذریعہ سے قایم کیا جاوے گا تاکہ عام قرضخواہون کے ساتھ کوئی بے انصافی نہ ہونے پائے

اور ملک کا انتظام اسطرح پر کیا جائیگا کہ رشوت ستانی کا باب بالکل مسدود ہو جاوے۔

اگرچہ شاہزادہ کے یہ خیالات بظاہر پسندیدہ معلوم ہوتے تھے لیکن مین چاہتا تہا کہ اون کے چال وچلن کے نسبت مجھکو اصلی حالات معلوم ہو جاوین تاکہ مین بطور خود اس امر کا فیصلہ کر سکون کہ اون کا غالبًا کیا طریقۂ عمل ہوگا۔

مجھکو اسکے متعلق اون کے سفیرون سے جو اطلاعین ملین وہ کچھ زیادہ قابل اطمینان نہ تہین۔ اس مین کچھ شک نہین کہ اوس نے اون کے مزاج اور قابلیت کی ازحد تعریف کی۔ اوس کے ساتھ ہی یہہ بھی بیان کیا کہ شاہزادہ عبدالحمید نے یہ مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ وہ کسی وزیر کو اپنے اوپر حاوی نہین ہونے دینگے۔ اور نیز موجودہ وزراء کو جہان تک ممکن ہوگا علیحدہ کر دینگے۔

اس سے یہ امر صاف ظاہر ہوتا تہا کہ وہ فرقۂ محب وطن کی طرفدار نہین ہین۔ کیونکہ وہ شخصی حکومت جاری رکھنا چاہتے تھے اور موجودہ وزراء جن مین سے اکثر فرقۂ محب وطن مین شریک تھے جنکا اصلی مقصد شاہی آزادی اور اختیارات کو محدود کرنا تہا پس سلطان فرقۂ محب وطن کے اون اصلاحون کو کیونکر منظور یا پسند کر سکتے تھے۔ جن کی وجہ سے اون کے اختیارات شاہی مین عام لوگون کا دخل ہوجاتا اور جھگڑے جاری ہوجانے کی بجائے

تخت نشینی سلطان مراد فوراً امید تھی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا شاہزادہ عبد الحمید
اکتیس اگست کو تخت نشین ہوئے۔ اور چھ ہفتہ بعد تخت نشینی کے
اعلان متعلقہ اصلاح سلطنت عثمانیہ جسکا ہر شخص منتظر تھا جاری ہوا
لیکن وہ باضابطہ کانسٹیٹیوشن جو ان اصلاحات کو عمل مین لاتا۔ بالفعل
ملتوی رکھا گیا۔ اگرچہ اعلان مین یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ بجٹ اور
ٹیکسون کے منظور یا نامنظور کرنے کے لئے ایک سینیٹ اور ایک
عام مجلس مقرر کیجاوے گی۔ اور صوبہ جات کے ٹیکس کا موجودہ طریقہ
تبدیل کیا جائیگا۔ اور نیز صوبہ جات مین قوانین کی پوری تعمیل ہوگی
اور انتخاب کے حق مین توسیع کیجاوے گی۔ اسیطرح پر دوسری
آزادانہ کارروائیون اور اون تمام اصلاحون کا وعدہ کیا گیا تھا۔
جن کے جاری کرنے کے لئے بوسینیا اور ہرزی گوینا مین
باب عالی مجبور کیا گیا تھا۔
یہ اعلان اگرچہ بارہ اکتوبر کو طبع ہوچکا تھا۔ لیکن اون وقتون
کی وجہ سے جو محل مین پیش آئین۔ پچیس جنوری آیندہ تک مشتہر
نہین ہوسکا۔ جو اعلان کہ پچیس جنوری کو شایع ہوا وہ مدحت پاشا
کے اصلی مضمون سے اکثر ابواب مین مختلف تھا۔ اور ایک بڑا
اہم فقرہ باوجود مدحت پاشا کی سخت کوشش کے اوسمین داخل
نہین ہوسکا۔ جسکا یہ منشاء تھا کہ کوئی شخص رعایائے سلطنت
عثمانیہ مین سے محض سلطان کے حکم سے جب تک کسی باضابطہ

عدالت کی حکم ہو دیا ہو جلاوطن نہ کیا جاویگا - جب یہہ اعلان جاری ہوا
تو مدحت پاشا نے تجویز کیا کہ اس کی باضابطہ اطلاع اوس کانفرنس کو
دیجاوے جو اوسوقت بغرض اصلاح اور انتظام اون ممالک کی منعقد
ہوی ہتی - جن کی نسبت اوس زمانہ مین بدنظمی کی شکایت پیدا
ہوگئی ہتی - اگر یہ راے منظور ہوجاتی - اور اوس کی باضابطہ اطلاع
کانفرنس کو دیدی جاتی تو یہ اعلان سلاطین یورپ کے مقابلہ مین
بمنزلہ ایک اقرار صالح کے ہوجاتا - اور اوس کی وقعت ایک
باضابطہ عہدنامہ کی ہوتی - اور اوس کی تعمیل کے نسبت سلطنتہاے
یورپ کو زور دینے کا حق پیدا ہوجاتا - اگرچہ سلطان اور اوسکے بعد ہی
اوس سے تجاوز کرسکتے تھے - لیکن اوسوقت ایسی جرءت سے
بمشکل کرسکتے - جیسا کہ اونہون نے بعد کو علانیہ کیا - اور اون کو بالضرور
اس امر کا خیال رہتا کہ جو وعدہ اونہون نے کیا ہی اوس کی
تعمیل کی نسبت نہ صرف سلاطین یورپ زور دین گے - بلکہ خود
اون کی رعایا بہی اوسکی تعمیل پر مصر ہوگی -
لیکن مدحت پاشا کی اس راے کو کانفرنس نے منظور نہین کیا
اگر اوس کانفرنس کے ممبر اصلاحات کی کیفیت سے بخوبی
واقف ہوتے - اور اصلاح چاہنے والون کی دیانت سے
آگاہ ہوتے تو مجہکو کامل یقین ہی کہ وہ ہرگز ایسا نہ کرتے -
اور اس موقعہ کو غنیمت سمجہکر اوسکی تائید کرتے - لیکن اس

کانفرنس کے اکثر ممبر اون حالات سے جو اون کے آنے کے قبل اس ملک مین پیش تھے واقف نہ تھے - اور اسوجہ سے وہ لوگ یہ سمجھے کہ یہ تمام تدابیر اون اصلاحات سے بچنے کے لئے کی گئی ہین - جنپر ممبران کونسل زور دے رہے تھے -

اس اعلان کے متعلق کانفرنس مین جو بحث ہوئی اوسمین اوس کی خوبیون سے بالکل آنکھین بند کر لی گئین اور اوسکے نقائص پر بڑے شد و مد کے ساتھ زور دیا گیا - اور کنایتہً یہ بات محل تک پہونچائی گئی کہ سلطان کو مدحت پاشا سے جو اون کے "جانشینان سابق کو معزول کر چکا ہی - اور اپنے آپ کو براہ راست حکمران بنانا چاہتا ہی بہت ہوشیار رہنا چاہئی انگلستان کی لبرل پارٹی نے بھی یہی راے اختیار کر کے اور مصلحان سلطنت عثمانیہ کی کوششون مین ناکامیابی کے واسطے حتی الامکان سعی کی - جسکی بظاہر کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی - اگرچہ اس اعلان مین بعض چیزین غیر مکمل اور ناقص تھین لیکن اوسکے ساتھ بعض چیزین ایسی بھی تھین جن کے فوری مفید ہونے سے کسی طرح انکار نہین ہو سکتا - اور جن کے ذریعہ سے آیندہ ترقی کے لئے ایک راستہ کھلا جاتا تھا - اس اعلان کے ذریعہ سے پارلیمنٹون کے جو اجلاس منعقد ہوے وہ بہت زیادہ اطمینان دلانے واسطے تھے - اور اون سے ظاہر ہوتا تھا

کہ ممبرون سنے یہ ارادہ کر لیا ہی کہ اون کی بداخلت گورنمنٹ کی
معاملات مین حقیقی ہو گی۔
پارلیمنٹ سکے مختلف اقوام سکے ممبرون مین کسی قسم کا اختلاف
نہ تہا۔ دستار بند ملا۔ فقہا۔ اور عیسائیون سکے منتخب کئے ہوئے
ممبر سب یکدل ہوکر اس جدید انتظام کو اپنے ملک کی فلاح کا
ذریعہ سمجہتے تھے۔ اور نہایت آزادی کے ساتہہ گورنمنٹ کی
ہر ایک کارروائی پر نکتہ چینی کرتے تھے۔ اور اون تمام بدنتظامیون کو
جو صوبہ جات مین پہیلی ہوی تہین پیش کرتے تھے۔ اور اون
تمام مالی درخواستون کو جن کو وہ بے ضرورت یا زیادہ سمجہتے تہے
نامنظور کرتے تھے۔
فی الحقیقت اس سے زیادہ کوئی چیز امید دلانے والی نہین
ہوسکتی ہتی۔ جو لوگ عثمانی پارلیمنٹ کے خیال پر ہنستے تھے
اور یہ پیشین گوئی کرتے تھے کہ وہ بالکل گورنمنٹ کی اشارون پر
کام کرے گی۔ اب انہون نے نہایت ایمانداری کے ساتہہ
اپنا تعجب ظاہر کیا۔ اور اوس آزادی پر جو کہ پارلیمنٹ سے ظہور مین
آئی نہایت آفرین کی۔
مین اوس وقت قسطنطنیہ چہوڑ چکا تہا۔ اسلئے ان کارروائیون
کے نسبت کوئی ذاتی علم ظاہر نہین کرسکتا۔ لیکن لندن ٹائمز
اور نیز دوسرے اخبارون کے کارسپانڈنٹ اوس جرأت اور

دعوے کی شاہد ہین جو پارلیمنٹ کی ہر اجلاس مین ظاہر ہوی۔ اور جس طور سے کہ چیمبر نے گورنمنٹ کی کارروائیون پر اعتراض کیا۔ او مختلف وزرا سے اون کی کارروائیون کے نسبت جواب طلب کیے گئے اون مین یہ بہی بیان کیا گیا تہا کہ اس پارلیمنٹ مین ہر قوم کے چیدہ چیدہ لوگ ہین اور اب جہگڑا صرف رعایا اور پاشاؤن کے درمیان رہگیا ہے۔ دو سال تک رعایا اور سلطان اور اون کے اعلیٰ عہدہ داران مین ایک کشمکش جاری رہی۔ مگر انگلستان نے بدقسمتی سے ایسے وقت مین جب کہ وہ لوگ ذی اقتدار تہے جنکو دوسرے ملک کی آزادی کو دیکہکر خوش ہونا چاہیے تہا (یعنے فرقہ لبرل) ایسے فرقہ کی تائید کی جو آزادی کا مخالف تہا۔

اس امر کا فیصلہ کرنا کسیقدر مشکل ہی کہ اگر یہ لوگ اوس مدد سے محروم نہ کیئے جاتے جسکے وہ درحقیقت مستحق تہے تو اون کو کہان تک کامیابی ہوتی۔ لیکن اس مین کچہہ شک نہین ہوسکتا کہ اگر سلطنت عثمانیہ کے قابل افسوس بدانتظامیون کا کوئی علاج ہوسکتا ہے تو وہ صرف اسی طور ہوسکتا ہے کہ وہان کے سلطان اور اعلےٰ عہدہ دارون پر ایک قومی مزاحمت قایم کیجائے۔ خود مختار بادشاہ اور اون کے عہدہ دار اپنے اختیارات مین کسیطور کی کمی نہین پسند کرتے۔ اور جن لوگون نے کوئی آزادی حاصل کی ہے اون کو نہایت مشکل کے ساتہ اوس کی حفاظت کرنی پڑتی ہے۔

پس یہ امر تعجب انگیز نہین ہے کہ انگلستان کی غفلت اور بے پروائی کی وجہ سے سلطان کو اس امر کی جرأت ہوئی کہ وہ اپنے اختیارات مسلوبہ کے دوبارہ حاصل کرنے کی تدابیر کرنے لگے۔ چونکہ اس مقصد مین کامیابی حاصل کرنے کے لئے سب سے پہلے فرقہ مصلح ملک کے سرگروہ کو علیحدہ کر دینا نہایت ضرور تہا۔

سلطان اس امر سے واقف تھے کہ مدحت پاشا کا علیحدہ کر دینا انگلستان کے کسی فرقہ کے خلاف ہوگا۔ کیونکہ لبرل فرقہ نہایت بے رحمی کے ساتہ مدحت پاشا پر حملہ کر چکا تہا۔ اور کانفرنس منعقدہ قسطنطنیہ بھی مدحت پاشا کو اسوجہ سے ناپسند کرتی تھی کہ اونہون نے اون تمام تجاویز کو جو سفیر کے اشارہ سے پیش ہوئین تہین۔ بجنسہ منظور نہین کر لیا تہا۔ غالباً لوگ اسوقت بہول گئے۔ کہ صرف دو اہم امور ایسے تھے جنکو مدحت پاشا نے کسیطور سے منظور کرنا پسند نہین کیا اون مین سے ایک یہ تہا کہ مختلف صوبون کے گورنر تمام سلطنتون کی منظوری سے مقرر ہون۔ لیکن اس کا تجربہ بلگیریا اور مشرقی رومیلیا مین ہوچکا ہے۔ اسکی بنا پر ہم کہہ سکتے ہین کہ مدحت پاشا کے اعتراضات اسقدر بیجا نہ تھے جیسے کہ اوسوقت ظاہر کئے جاتے تھے۔

سلطان نے نہایت آسانی سے ایسے شخص کو علیحدہ کر دیا جسکی موجودگی مین اصلاحات کا منسوخ کرنا نہایت مشکل تہا۔

ہر شخص اس امر سے بخوبی واقف ہے کہ مدحت پاشا کسطور سے

جلا وطنی مین مر گئے - اور سلطان عبدالحمید خان سے کس طور سے
اپنے شخصی اقتدارات بغیر کسی قسم کی جمہوری یا کسی دوسری مزاحمت
کے دوبارہ حاصل کر لئے - اور کس طرح سے گورنمنٹ عثمانیہ کے
مہذب بنانے کی امیدین خاک مین مل گئین - اور کس طور سے
سلطنت عثمانیہ کی حالت ہر ایک ماسبق زمانہ سے زیادہ مایوس
کرنے والی اور بدتر ہو گئی -

مترجم

مسعود علی - بی - اے منتظم منشی ذریعہ صیغہ کوتوالی سرکار عالی

اطلاع اس ترجمہ کی حسب ضابطہ رجسٹری ہو گئی ہی بلا اجازت چھاپنا ہین



واسطے سند اثبات کے یہہ کتاب طبع
کی ہوئی مطبع عزیز دکن کی ہی اس لئے
مہر و دستخط مہتمم مطبع کی ثبت کی گئی -
العبد
محمد غلام

اشتہار

مشیر الوکلا ترجمہ "ہنٹس اون اڈووکیسی" مصنفہ مسٹر ریچرڈ ہیرس بیرسٹر ایٹ لا مڈل ٹمپل مدلینڈ سرکوئیٹ کوینیس کونسل انگلستان جو کہ ایک نہایت تجربہ کار اور مشہور بیرسٹر ہین انہو اپنے ذاتی اور دیگر مشہور بیرسٹرون کے مختلف تجربون کو ایک کتاب کی شکل مین جمع کرکے چھاپا ہے انگلستان جیسے مہذب اور علم دوست ملک مین یہہ پہلی کتاب ہی جسکے ذریعہ سی پیشہ وکالت کی عملی نقص اور فواید جو تجربہ اور کام کرنے سی معلوم ہوتے ہین بتائے گئے ہین - اُسکی ضروری اور مفید ہونے اس امر سی بخوبی اندازہ ہو سکتا ہی کہ دس سال کی عرصہ مین یہہ کتاب نو مرتبہ طبع ہو چکی ہی جسکا ہر ایک ایڈیشن غالباً پچاس پچاس ہزار سے کم نہوگا ان تمام امور کے معلوم ہونیکے بعد مولانا مولوی مسعود علی صاحب بی - اے - (مدرسۃ العلوم) منتظم پیشی نواب شہاب جنگ بہادر وزیر صیغہ کو وامور عامہ وغیرہ نے اس کتاب کو اپنے بعضے وکالت پیشہ احباب کے اصرار سے اردو مین ترجمہ تاکہ حیدرآباد اور دوسرے مقامات کی وکلاء عدالتون کورٹ انسپکٹرون اور مختارون کو بھی اس سے فائدہ پہونچے چنانچہ اسکو نہایت [illegible] کے ساتھ مطبع مفید عام آگرہ مین [illegible] کرایا ہے بہ نظر سہولت خریداران کے اسکی قیمت للعہ سکہ حال [illegible] کلدار [illegible] ہے - محصول ڈاک ہر حالت مین بذمہ خریدار ہے - تجارت پیشہ لوگون [illegible] کی کتابین [illegible] گے [illegible] کمیشن دیا جائیگا [illegible] [illegible] مشتہر [illegible] ذیل [illegible] کتاب [illegible] دیوان [illegible]

قیمت [illegible]